صرفی قوانین سے متعلق علم صرف کی جامع کتاب
صرف بھترال کا سلیس اُردو ترجمہ اور جدید ترتیب

صرفِ بُھترال

اُردو

ترجمہ و ترتیب

محمد صدیق ہزاروی

مکتبہ اہلسنّت
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

علم صرف کی تعریف

علم صرف وہ علم ہے جس میں کلمات کی بناوٹ اور ان کی اس تبدیلی کا بیان ہوتا ہے جو اعراب کے علاوہ ہو۔

غرض

اس علم کو غرض یہ ہے کہ انسان عربی کلمات کو صحیح طور پر ادا کر سکے۔

موضوع

موضوع علم صرف کا موضوع کلمہ (صیغہ کے اعتبار سے) ہے۔

سوال: علم صرف کو علم نحو سے مقدم کیوں کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ صرفی مفردات سے بحث کرتے ہیں اور نحوی مرکبات سے چونکہ مفرد طبعی طور پر مقدم ہوتا ہے اس لئے اسے ذکر کرنے میں بھی مقدم رکھتے ہیں۔

کلمہ کی اقسام

عربی لغت میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱)۔ اسم کی تعریف

اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر بذاتہٖ دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک سے ملا ہوا بھی ہو۔

(۲)۔ فعل کی تعریف

فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر بذاتہٖ دلالت کرے اور وہ تین زمانوں ماضی، حال، استقبال میں سے کسی ایک زمانے سے ملا ہوا ہو۔ جیسے ضَرَبَ (فعل

ماضی) یَضْرِبُ (فعل حال) سَوْفَ یَضْرِبُ (فعل استقبال)۔

(۳)۔ حرف کی تعریف

حرف وہ کلمہ ہے جو غیر مستقل معنیٰ پر دلالت کرے یعنی بذاتہ اپنے مقصودی معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ غیر کا محتاج ہو جیسے مِنْ اور اِلٰی ابتداء اور انتہاء پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ مثلاً ذَهَبْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ (میں بصرہ سے کوفہ کی طرف گیا)[1]

فعل کی اقسام

فعل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل امر

فعل ماضی

ماضی لغت میں گزری ہوئی چیز کو کہتے ہے اور اصطلاح میں فعل ماضی وہ فعل ہے جو کسی کام کے گزرے ہوئے زمانہ میں پائے جانے پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے گزشتہ زمانے میں) اور دَحْرَجَ (لُڑھکایا اس ایک مرد نے گزشتہ زمانے میں)

فعل مضارع

مضارع لغت میں کسی کے مشابہ ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں فعل مضارع وہ فعل ہے جو کسی کام کے زمانہ حال اور استقبال میں پیدا ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے اور ایک مرد) اور سَوْفَ یَضْرِبُ (مارے گا وہ ایک مرد)۔

فعل امر

امر لغت میں حکم دینے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں فعل امر وہ فعل ہے جو مخاطب کو کسی کام کا حکم دینے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے اِقْرَأْ (تو پڑھ)۔

---

[1] جب تک مِنْ کے ساتھ بصرہ اور اِلٰی کے ساتھ کوفہ کا ذکر نہ ہو ان حروف کا معنی نہیں بنتا ۱۲ ہزاروی۔

(فاعل کی طرف نسبت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے) فعل ماضی اور مضارع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول

فعل معروف

فعل معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل ظاہر یا خفی کی طرف کی جائے۔ خَلَقَ اللّٰہُ (یہاں فاعل اسم جلالت ظاہر ہے) اور اَللّٰہُ خَلَقَ وَیَخْلُقُ (یہاں فاعل ھُوَ ضمیر پوشیدہ ہے جو اسم جلالت کی طرف لوٹ رہی ہے۔

فعل مجہول

فعل مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت (فاعل کی بجائے) مفعول بہ[۱] کی طرف ہو۔ جیسے خُلِقَ العَالَم اور یُخْلَقُ (یُخْلَقُ میں ھُوَ ضمیر مفعول ہے[۲] جو یُخْلَقُ کا نائب فاعل بن رہی ہے۔

مثبت اور منفی اگر فعل ماضی اور مضارع کے شروع میں حرف نفی نہ آئے تو اسے مثبت کہتے ہیں جیسے خَلَقَ اور یَخْلُقُ اور اگر حرف نفی آئے تو اسے فعل منفی کہتے ہیں۔ جیسے مَا خَلَقَ اور لَا یَخْلُقُ

فعل لازم

اگر فعل فقط فاعل پر پورا ہو جائے تو اسے فعل لازم کہتے ہیں جیسے ذَھَبَ زَیدٌ (زید گیا۔)

فعل متعدی

اگر فعل فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کو بھی چاہے تو اسے فعل متعدی کہتے ہیں۔ جیسے شَرِبَ زَیدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا)۔

۱: فعل مجہول کی جس مفعول کی طرف نسبت ہوتی ہے اسے مفعول مالم یسم فاعلہ یا نائب فاعل کہتے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

۲: مفعول سے مراد مفعول بہ ہے کیونکہ دوسرے مفعول فعل لازم کے بھی آجاتے ہیں۔

اسم کی اقسام

اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبنی

معرب کی تعریف

معرب وہ اسم ہے کہ عامل کے بدلنے سے اس کے آخر میں تبدیلی آجائے۔
جیسے زید (جَآءَ زَیْدٌ۔ رَاَیْتُ زَیْدًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ)۔

مبنی کی تعریف

مبنی وہ اسم ہے کہ عامل کے بدلنے سے اس کے آخر میں تبدیلی نہ آئے۔
جیسے (ھٰٓؤُلَاءِ جَآءَنِیْ ھٰٓؤُلَاءِ رَاَیْتُ ھٰٓؤُلَاءِ مَرَرْتُ بِھٰٓؤُلَاءِ) کی ترکیب میں۔

اسم معرب کی اقسام

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف

وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں تینوں حرکتیں تنوین کے ساتھ پڑھی جاسکیں
جیسے۔ (جَآءَنِیْ زَیْدٌ رَاَیْتُ زَیْدًا مَرَرْتُ بِزَیْدٍ)۔

غیر منصرف

وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہ پڑھی جائے جیسے۔ (جَآءَنِیْ اَحْمَدُ رَاَیْتُ اَحْمَدَ مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ)۔

اسم کی ایک اور تقسیم

اِشتِقاق اور عدمِ اِشتِقاق کے بااعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔
(۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد۔

اسم مصدر کی تعریف

مصدر وہ اسم ہے جس سے فعل بنایا جاتا ہے فارسی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے اس کے آخر میں "دَنْ" یا "تَنْ" اور اُردو میں "نا" آتا ہے جیسے اَلضَّرْبُ زدن (مارنا) اور اَلْقَتْلُ کُشتن (قتل کرنا)

اسم مشتق کی تعریف

مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طرح بنایا جائے کہ اس کی شکل اور معنی نیا ہو لیکن وہ مادہ وہی ہو[1] جیسے ضَارِبٌ۔

اسم جامد کی تعریف

اسم جامد وہ اسم ہے جو نہ تو مصدر ہوتا ہے اور نہ مصدر سے مشتق ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ۔

اسم مشتق کی اقسام

اسم مشتق کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم تفضیل

(۴) صفتِ مشبہ (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف

اسم جامد کی اقسام

اسم جامد کی تین اقسام ہیں: (۱) ثلاثی (۲) رباعی (۳) خماسی

ثلاثی تین حرف والے اسم جامد کو ثلاثی کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ

رُباعی چار حرف والے اسم جامد کو رباعی کہتے ہیں جیسے جَعْفَرٌ

خُماسی پانچ حرف والے اسم جامد کو خماسی کہتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ

---

[1] مثلاً ضارِبٌ اسم مشتق ہے جو ضَرْبٌ سے بنا اب اس کی شکل اور معنی وہ نہیں جو مصدر کا ہے لیکن مصدر کی طرح ض ر ب (مادہ) موجود ہے ۱۲ ہزاروی

اسم اور فعل کی تقسیم

(تعدادِ حروف کے اعتبار سے)

مصدر فعل اور تمام مشتقات تعدادِ حروف کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں۔

(۱) ثلاثی (۲) رباعی

پھر ثلاثی اور رباعی میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مجرد (۲) مزید فیہ

ثلاثی مجرد

(ثلاثی مجرد وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے ضَرْبٌ اور وزنِ فَعْلٌ اور ضَرَبَ اور وزنِ فَعَلَ۔

ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مزید فیہ وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی سے کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے اِکْرَامٌ بروزنِ اِفْعَالٌ اور اَکْرَمَ اروزنِ اَفْعَلَ۔

رباعی مجرد

رباعی مجرد وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زاید نہ ہو۔ جیسے دَحْرَجَةٌ بروزنِ فَعْلَلَةٌ اور دَحْرَجَ اروزنِ فَعْلَلَ۔

رباعی مزید فیہ

رباعی مزید فیہ وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی سے کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے تَدَحْرُجٌ بروزنِ تَفَعْلُلٌ تَدَحْرَجَ اروزنِ تَفَعْلَلَ۔

نوٹ:

مجرد اور مزید فیہ ہونے کے اعتبار سے مصدر اور مشتقات اپنے فعل ماضی کے تابع ہوتے ہیں[۱]

---

[۱] یعنی واحد مذکر غائب فعل ماضی کو دیکھا جائے اگر تین حرف اصلی ہوں کوئی زائد نہ ہو تو مصدر اور تمام مشتقات وغیرہ مجرد ہوں گے اگر کوئی حرف زائد بھی ہو تو مزید فیہ ہوں گے ۱۲ ہزاروی۔

میزان

(وزن) عربی کلمات میں حروفِ اصلیہ کو حروفِ زائدہ سے الگ کرنے کے لئے یہ میزان مقرر ہے جو فا عین اور لام ہے۔

سوال: وزن کے لئے فا، عین، لام یعنی فَعَلَ یا فَعْلَلَ کو مقرر کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کی دو وجہیں ہیں۔

(۱) یہ تمام افعال میں عام ہے یعنی تمام افعال کو شامل ہے[۲] جیسے فَعَلَ الضَّرْبَ۔ فَعَلَ النَّصْرَ وغیرہ۔

(۲) بنیادی طور پر وزن کے مخارج تین قسم کے ہیں (۱) شفت (ہونٹ) (۲) وسط (منہ کا اندرونی حصہ) (۳) حلق (گلا) تینوں مخارج میں سے ایک ایک حرف لے لیا گیا شفقت سے "فا" حلق سے "عین" اور وسط سے "لام"۔

حروف اصلی

جو حروف وزن کرتے وقت فا عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں آئیں۔ انہیں حروفِ اصلیہ کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ بروزنِ فَعَلَ اور دَحْرَجَ بروزنِ فَعْلَلَ۔

حروفِ زائدہ

وہ حروف جو وزن کرتے وقت فا عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں جیسے اَکْرَمَ بروزنِ اَفْعَلَ (میں ہمزہ) تَدَحْرَجَ بروزنِ تَفَعْلَلَ (میں تاء)۔

---

[۲] کیونکہ ہر کام چاہے وہ لکھنا پڑھنا یا کھانا پینا وغیرہ فعل ہی ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

۱ لام ثانیہ اور ثالثہ

اگر تین حروف اصلی سے کچھ حروف زائد ہوں لیکن اصلی ہوں تو انہیں لامِ ثانیہ اور لامِ ثالثہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ جیسے جَعْفَرٌ بروزنِ فَعْلَلٌ اور جَحْمَرِشٌ بروزنِ فَعْلَلِلٌ[1]

نوٹ نمبر (۱):

حروفِ زائدہ کو وزن میں بعینہٖ نقل کرتے ہیں جیسے ضَارِبٌ بروزنِ فَاعِلٌ کا الف مَضْرُوْبٌ بروزنِ مَفْعُوْلٌ کی واؤ وغیرہ۔

نوٹ نمبر (۲):

جو حرفِ تعلیل کیوجہ سے بدل کر آیا ہو یا الحاق کے لئے زائد ہو وہ موزون میں ہوگا۔ لیکن وزن میں نہیں آئے گا[2] جیسے اِضْطَرَبَ میں طاء تاء سے بدل کر آئی ہے اس لئے اِفْتَعَلَ میں تاء ہوگی طاء نہیں ہوگی۔ اسی طرح جَلْبَبَ بروزن فَعْلَلَ اور جِلْتِيْتٌ بروزنِ فِعْلِيْلٌ، سُخْنُوْنٌ بروزن فُعْلُوْلٌ میں چونکہ زائد حروف الحاق کیلئے ہیں اس لئے وزن میں نہیں ہوں گے یاد رہے کہ جَلْبَبَ میں دوسری باء جِلْتِيْتٌ میں باء اور دوسری تاء اور سُخْنُوْنٌ میں واؤ اور دوسرا نون الحاق کیلئے زائد ہیں۔

نوٹ نمبر (۳):

اگر کسی کلمہ میں قلب مکانی ہو تو وزن میں بھی قلب مکانی ہوتا ہے[3] جیسے وَجْهٌ بروزن فَعْلٌ تھا، جیم کو مقدم کر کے واؤ کو الف سے بدل جَاهٌ بروزن عَفْلٌ پڑھیں گے اسی طرح حَادِیْ بروزن عَالِفٌ اصل میں وَاحِدٌ بروزن فَاعِلٌ تھا۔ اَیِسَ بروزن عَفِلَ اصل میں یَئِسَ بروزن فَعِلَ تھا۔ اَشْيَاءُ بروزن لَفْعَاءُ اصل میں شَيْئَاءُ بروزنِ فَعْلَاءُ تھا۔

---

[1] جَعْفَرٌ میں صرف لامِ ثانیہ ہے اور جَحْمَرِشٌ میں لامِ ثانیہ اور لامِ ثالثہ دونوں ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

[2] وزن پر جو کلمہ آتا ہے اسے موزون کہتے ہیں مثلاً فَعَلَ وزن اور ضَرَبَ موزون ۱۲ ہزاروی

[3] حروف کو آگے پیچھے کرنے کا نام قلب مکانی ہے جیسے وجہ میں جیم کو واؤ کی جگہ اور واؤ کی جگہ جیم کر کے واؤ کو الف سے بدل دیا جائے گا۔ ۱۲ ہزاروی۔

نوٹ نمبر (۴):

اگر کسی کلمہ سے کوئی حرف حذف کیا جائے تو اس کے وزن سے بھی حذف کرتے ہیں۔ جیسے قَاضٍ بروزنِ فَاعٍ اصل میں قَاضِیٌ بروزنِ فَاعِلٌ تھا۔

نوٹ نمبر (۵):

جس کلمہ میں قلب مکانی کیا گیا یا کوئی حرف حذف کیا گیا اس کے اصل کا اعتبار کرتے ہوئے وزن میں کمی یا تبدیلی نہ کرنا اور وزن کو اسی طرح برقرار رکھنا بھی جائز ہے۔ جیسے قَاضٍ بروزنِ فَاعِلٌ اور حَادِی بروزنِ فَاعِلٌ۔

ہفت اقسام

کوئی بھی اسم اور فعل ان سات قسموں سے باہر نہیں ہوتا[1]

(۱) صحیح (۲) مہموز (۳) مضاعف (۴) مثال (۵) اجوف (۶) ناقص (۷) لفیف

(۱) صحیح

صحیح وہ کلمہ ہے جس کے فاء، عین، لام کلمہ کے مقابلہ میں کوئی حرفِ علت، ہمزہ یا ایک جنس کے دو حروف نہ ہوں جیسے ضَرْبٌ بروزنِ فَعْلٌ اور ضَرَبَ بروزنِ فَعَلَ۔

نوٹ:

حروفِ علت تین ہیں۔ واؤ، الف، یاء اور ان کا مجموعہ "وَای" ہے[2]

---

[1] بنیادی طور پر یہ گیارہ قسمیں ہیں صحیح، مہموز الفاء، مہموز العین، مہموز اللام، مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی، مثال، اجوف، لفیف مفروق، لفیف مقرون ۱۲ ہزاروی۔

[2] چونکہ عرب والے بیماری کے وقت اپنی زبان سے کلمہ "وای" نکالتے ہیں اس لئے ان حروف کو حروف علت (بیماری) کہتے ہیں یا یہ کہ جس طرح بیماری کی حالت میں بیمار کی حالت بدلتی رہتی ہے اسی طرح یہ حروف بھی بدلتے رہتے ہیں مثلاً قَوْلٌ سے قَالَ اس لئے یہ حروف علت کہلاتے ہیں (دیکھئے مراح الارواح) ۱۲ ہزاروی۔

(۲) مہموز

مہموز وہ کلمہ ہے جس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ ہو۔ مہموز کہ تین قسمیں ہیں۔

(۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام

مہموز الفاء

وہ مہموز ہے جس کے اسم یا فعل میں فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو جیسے اَمْــرٌ بروزنِ فَعْلٌ اور اَمَرَ بروزنِ فَعَلَ۔

مہموز العین

جب کسی اسم یا فعل کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو اسے مہموز العین کہتے ہیں۔ جیسے سَئُلٌ اروزنِ فَعُلٌ سَئَلَ اروزنِ فَعَلَ۔

مہموز اللام

وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو اسے مہموز اللام کہتے ہیں۔ جیسے قَرْءٌ اروزنِ فَعْلٌ قَرَءَ اروزنِ فَعَلَ۔

(۳) مضاعف

وہ اسم یا فعل ہے جس کے دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں۔ مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی

مضاعف ثلاثی

وہ مضاعف ہے جس کے عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے مَدٌّ بروزنِ فَعْلٌ مَدَّ بروزنِ فَعَلَ[1]

---

[1] مَدٌّ اصل میں مَدْدٌ اور مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا پہلی دال کو ساکن کر کے دوسری دال میں ادغام کیا ۱۲ ہزاروی۔

مضاعف رباعی

وہ مضاعف ہے جس کے فاء اور لام اول اور عین اور لام ثانی کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے صَرْصَرٌ بروزنِ فَعْلَلٌ، صَرْصَرَ بروزنِ فَعْلَلَ۔

(۴) مثالی

وہ اسم یا فعل ہے جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو جیسے وَعْدٌ بروزنِ فَعْلٌ ۔وَعَدَ بروزنِ فَعَلَ یُسْرٌ بروزنِ فُعْلٌ یَسَرَ بروزنِ فَعَلَ۔

(۵) اجوف

وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو جیسے بَیْعٌ بروزنِ فَعْلٌ، بَاعَ بروزنِ فَعَلَ۔

(۶) ناقص

وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو جیسے رَمْیٌ بروزنِ فَعْلٌ رَمٰی بروزنِ فَعَلَ (یا دَعْوَةٌ بروزنِ فَعْلَةٌ دَعَا بروزنِ فَعَلَ)

نوٹ

اگر حرفِ علت واوٗ ہو تو اسے واوی کہتے ہیں اگر یا ہو تو یائی کہتے ہیں یعنی مثال واوی اور مثال یائی وغیرہ۔

(۷) لفیف

کسی اسم یا فعل میں دو حرفِ علت ہوں تو اسے لفیف کہتے ہیں۔ لفیف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لفیفِ مقرون (۲) لفیفِ مفروق۔

لفیف مقرون

وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو۔ جیسے طَیٌّ، بروزن فَعْلٌ، طَوٰی بروزنِ فَعَلَ[1]

---

[1] طیّ اصل میں طَوْیٌ تھا۔ پہلی یاء کا دوسری میں ادغام کا تو طَیٌّ ہو گیا طوی اصل میں طوی تھا۔ متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا تو طوٰی ہو گیا ۱۲ ابرار وری۔

لفیفِ مفروق

وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین، فاء اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو۔
جیسے وِقْیٌ بروزن فَعْلٌ وَقٰی بروزن فَعَلَ [1]

مشتقات

اہلِ عرب ہر مصدر سے بارہ اسماء وافعال نکالتے ہیں اسے اشتقاق کہا جاتا ہے
وہ بارہ اسماء افعال یہ ہیں۔

(۱)فعل ماضی	(۲)فعل مضارع	(۳)نفی جحد
(۴)نفی تاکید	(۵)امر	(۶)نہی
(۷)اسم فاعل	(۸)اسم مفعول	(۹)اسم زماں
(۱۰)اسم مکاں	(۱۱)اسم آلہ	(۱۲)اسم تفضیل

(۱)فعل ماضی

وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانہ پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَ۔

(۲)فعل مضارع

وہ فعل جس میں موجودہ اور آئندہ زمانہ پر دلالت کرے جیسے یَضْرِبُ۔

(۳)اسم فاعل

وہ اسم ہے جو کام کرنے والے پر بولا جائے۔ جیسے ضَارِبٌ۔

(۴)اسم مفعول

وہ اسم ہے جو اس ذات پر بولا جائے جس پر کام واقع ہو۔ جیسے مَضْرُوبٌ

(۵)نفی تاکید

زمانہ مستقبل میں فعل کی نفی (مع تاکید) کو نفی تاکید کہتے ہیں۔ جیسے لَنْ یَضْرِبَ

[1] وقی اصل میں وَقَیَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا تو وقی ہو گیا ۱۲ ہزاروی

(۶) نفی جحد

(حرف لم کے ساتھ) زمانہ ماضی میں فعل کی نفی کو نفی جحد کہتے ہیں۔ جیسے لَمْ يَضْرِبْ

(۷) فعل امر

کسی کام کا حکم دینے کو کہتے ہیں۔ جیسے اِضْرِبْ

(۸) فعل نہی

کسی کام سے روکنے کو فعل نہی کہا جاتا ہے۔ جیسے لَا تَضْرِبْ

(۹) اسمِ زماں

کام کرنے کے وقت کا نام ہے۔ جیسے مَضْرِبْ' (مارنے کی جگہ)۔

(۱۰) اسمِ مکاں

کام کرنے کے جگہ کا نام ہے۔ جیسے مَضْرِبْ' (مارنے کی جگہ)۔

(۱۱) اسمِ آلہ

اس چیز پر بولا جاتا ہے جس کے ساتھ کوہ کام کیا جائے۔ جیسے مِضْرَبْ

(۱۲) اسمِ تفضیل

بہت زیادہ کام کرنے والے پر بولا جاتا ہے۔ جیسے اَضْرَبُ (مذکر) ضُرْبیٰ (مئونث)

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

جیسے الضَّرْبُ: مارنا

ضَرَبَ۔ یَضْرِبُ۔ ضَرْبًا۔ فَهُوَ۔ ضَارِبٌ۔ وَضُرِبَ۔ یُضْرَبُ۔ ضَرْبًا۔ فَذَاكَ۔ مَضْرُوْبٌ۔ لَمْ یَضْرِبْ۔ لَمْ یُضْرَبْ۔ لَا یَضْرِبُ۔ لَا یُضْرَبُ۔ لَنْ یَضْرِبَ۔ لَنْ یُضْرَبَ۔ اَلْاَمْرُمِنْهُ۔ اِضْرِبْ۔ لِتُضْرَبْ۔ لِیَضْرِبْ۔ لِیُضْرَبْ۔ وَالنَّهْیُ عَنْهُ: لَا تَضْرِبْ۔ لَا تُضْرَبْ۔ لَا یَضْرِبْ۔ لَا یُضْرَبْ۔ اَلظَّرْفُ مِنْهُ: مَضْرِبٌ۔ مَضْرِبَانِ۔ مَضَارِبُ۔ وَمُضَیْرِبٌ۔ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ۔ مِضْرَبٌ۔ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ۔ وَمُضَیْرِبٌ۔ مِضْرَبَةٌ۔ مِضْرَبَتَانِ۔ مَضَارِبُ۔ وَمُضَیْرِبَةٌ۔ مِضْرَابٌ۔ مِضْرَابَانِ۔ مَضَارِیْبُ۔ مُضَیْرِیْبٌ۔ وَمُضَیْرِبَةٌ۔ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ: اَضْرَبُ۔ اَضْرَبَانِ۔ اَضْرَبُوْنَ۔ اَضَارِبُ۔ وَاُضَیْرِبٌ۔ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ: ضُرْبٰی۔ ضُرْبَیَانِ۔ ضُرْبَیَاتٌ ضُرَبٌ۔ وَضُرَیْبٰی۔ وَفِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ: مَا اَضْرَبَهٗ۔ وَاَضْرِبْ بِهٖ۔ وَضَرُبَ یَا ضَرُبَتْ۔

سوال: اسمِ فاعل کے شروع میں ھُوَ اور اسمِ مفعول کے شروع میں ذَاكَ لانے کی کیا وجہ ہے؟[1]

جواب: ضَارِبٌ اور مَضْرُوْبٌ (اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول) صفت ہیں۔ اور صفت کیلئے موصوف کا ہونا ضروری ہے ھُوَا اور ذَاكَ موصوف ہے۔

سوال: اسم فاعل کیلئے ھُوَا اور اسمِ مفعول کیلئے ذَالِكَ کیوں استعمال ہوتا ہے۔

جواب: ذَالِكَ اسمِ اشارہ بعید کیلئے ہے اور مفعول بھی بعید ہوتا ہے جبکہ فاعل قریب ہوتا ہے اسی مناسبت سے اسم فاعل کیلئے ھُوَ اور اسمِ مفعول کیلئے ذَالِكَ لایا گیا۔

---

[1] یعنی صرف صغیر میں ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ پڑھتے ہیں تو اسم فاعل ضَارِبٌ کے ساتھ ھُوَ اور اسم مفعول مَضْرُوْبٌ کے ساتھ ذَالِكَ کیوں لاتے ہیں؟ ۱۲ ہزاروی۔

[2] چونکہ ضَرْبًا مصدر ہے اور معرب بھی اس لئے اس کے دو فتحہ نصب کہلاتے اور تنوین اس لئے کہ یہ اسم ہے جب کہ ماضی مبنی ہے لہذا ضرب میں نصب نہیں بلکہ فتحہ ہوگا اور تنوین بھی حذف ہو جائے گی کیونکہ فعل پر تنوین نہیں ہوتی۔ ۱۲ ہزاروی۔

صرف کبیر ماضی مطلق مثبت معروف و مجہول

معروف: ضَرَبَ۔ ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتْ۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْنَ۔ ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ۔
ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔

مجہول: ضُرِبَ۔ ضُرِبَا۔ ضُرِبُوْا۔ ضُرِبَتْ۔ ضُرِبَتَا۔ ضُرِبْنَ۔ ضُرِبْتَ۔ ضُرِبْتُمَا۔
ضُرِبْتُمْ۔ ضُرِبْتِ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُنَّ۔ ضُرِبْتُ۔ ضُرِبْنَا۔

صرف کبیر ماضی قریب مثبت معروف و مجہول

معروف: قَدْ ضَرَبَ۔ قَدْ ضَرَبَا۔ قَدْ ضَرَبُوْا۔ قَدْ ضَرَبَتْ۔ قَدْ ضَرَبَتَا۔ قَدْ ضَرَبْنَ۔ قَدْ ضَرَبْتَ۔ قَدْ ضَرَبْتُمَا۔
ضَرَبْتُنَّ۔ قَدْ ضَرَبْتُمْ۔ قَدْ ضَرَبْتِ۔ قَدْ ضَرَبْتُمَا۔ قَدْ ضَرَبْتُنَّ۔ قَدْ ضَرَبْتُ۔ قَدْ ضَرَبْنَا۔

مجہول: قَدْ ضُرِبَ۔ قَدْ ضُرِبَا۔ قَدْ ضُرِبُوْا۔ قَدْ ضُرِبَتْ۔ قَدْ ضُرِبَتَا۔ قَدْ ضُرِبْنَ قَدْ ضُرِبْتَ۔
قَدْ ضُرِبْتُمَا۔ قَدْ ضُرِبْتُمْ۔ قَدْ ضُرِبْتِ۔ قَدْ ضُرِبْتُمَا۔ قَدْ ضُرِبْتُنَّ۔ قَدْ ضُرِبْتُ۔ قَدْ ضُرِبْنَا۔

صرف کبیر فعل مضارع مثبت معروف

يَضْرِبُ۔ يَضْرِبَانِ۔ يَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبُ۔ تَضْرِبَانِ۔ يَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبُ۔
تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبِيْنَ۔ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبْنَ۔ اَضْرِبُ۔ نَضْرِبُ۔

صرف کبیر فعل مضارع مثبت مجہول

يُضْرَبُ۔ يُضْرَبَانِ۔ يُضْرَبُوْنَ۔ تُضْرَبُ۔ تُضْرَبَانِ۔ يُضْرَبْنَ۔ تُضْرَبُ۔ تُضْرَبَانِ۔
تُضْرَبُوْنَ۔ تُضْرَبِيْنَ۔ تُضْرَبَانِ۔ تُضْرَبْنَ۔ اُضْرَبُ۔ نُضْرَبُ۔

صرف کبیر فعل مضارع منفی معروف

لَا يَضْرِبُ۔ لَا يَضْرِبَانِ۔ لَا يَضْرِبُوْنَ۔ لَا تَضْرِبُ۔ لَا تَضْرِبَانِ۔ لَا يَضْرِبْنَ۔ لَا تَضْرِبُ۔
لَا تَضْرِبَانِ۔ لَا تَضْرِبُوْنَ۔ لَا تَضْرِبِيْنَ لَا تَضْرِبَانِ۔ لَا تَضْرِبْنَ۔ لَا اَضْرِبُ۔ لَا نَضْرِبُ۔

صرف کبیر فعل مضارع منفی مجہول

لَا يُضْرَبُ۔ لَا يُضْرَبَانِ۔ لَا يُضْرَبُوْنَ۔ لَا تُضْرَبُ۔ لَا تُضْرَبَانِ۔ لَا يُضْرَبْنَ۔ لَا تُضْرَبُ۔
لَا تُضْرَبَانِ۔ لَا تُضْرَبُوْنَ۔ لَا تُضْرَبِيْنَ۔ لَا تُضْرَبَانِ۔ لَا تُضْرَبْنَ۔ لَا اُضْرَبُ۔ لَا نُضْرَبُ۔

صرف کبیر اسم فاعل

ضَارِبٌ ۔ ضَارِبَانِ۔ ضَارِبُوْنَ ضَرَبَ۔ ضُرَّابٌ۔ ضُرَّبٌ ضُرُبٌ۔ ضُرَبَاءُ۔ ضُرْبَانٌ ۔ ضِرَابٌ ۔ ضُرُوْبٌ۔ ضُوَيرِبٌ ۔ ضَارِبَةٌ ۔ ضَارِبَتَانِ۔ ضَارِبَاتٌ ۔ ضُرَّبٌ۔ ضُوَيرِبَةٌ ۔

صرف کبیر اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ ۔ مَضْرُوْبَانِ۔ مَضْرُوْبُوْنَ۔ مَضْرُوْبَةٌ۔ مَضْرُوْبَتَانِ۔ مَضْرُوْبَاتٌ۔ مَضَارِيْبُ وَمُضَيْرِيْبٌ و مُضَيْرِبَةٌ۔

صرف کبیر نفی تاکید بلن ناصبہ معروف

لَنْ يَّضْرِبَ ۔ لَنْ يَّضْرِبَا ۔ لَنْ يَّضْرِبَا۔ لَنْ يَّضْرِبُوْا۔ لَنْ تَضْرِبَ۔ لَنْ تَضْرِبَا۔ لَنْ يَّضْرِبْنَ۔ لَنْ تَضْرِبَ ۔لَنْ تَضْرِبَا۔ لَنْ تَضْرِبُوْا۔ لَنْ تَضْرِبِیْ۔ لَنْ تَضْرِبَا۔ لَنْ تَضْرِبْنَ ۔لَنْ اَضْرِبَ۔ لَنْ نَّضْرِبَ۔

صرف کبیر نفی تاکید بلن ناصبہ مجہول

لَنْ يُضْرَبَ۔ لَنْ يُضْرَبَا۔ لَنْ يُّضْرَبُوْا ۔لَنْ تُضْرَبَ ۔ لَنْ تُضْرَبَا۔ لَنْ يُضْرَبْنَ۔ لَنْ تُضْرَبَ۔ لَنْ تُضْرَبَا۔ لَنْ تُضْرَبُوْا۔ لَنْ تُضْرَبِیْ۔ لَنْ تُضْرَبَا ۔ لَنْ تُضْرَبْنَ ۔ لَنْ اُضْرَبَ۔ لَنْ نُّضْرَبَ۔

صرف کبیر نفی جحد بلم معروف

لَمْ يَّضْرِبْ ۔ لَمْ يَّضْرِبَا ۔ لَمْ يَّضْرِبُوْا۔ لَمْ تَضْرِبْ۔ لَمْ تَضْرِبَا۔ لَمْ يَّضْرِبْنَ۔ لَمْ تَضْرِبْ ۔لَمْ تَضْرِبَا۔ لَمْ تَضْرِبُوْا۔ لَمْ تَضْرِبِیْ ۔لَمْ تَضْرِبَا ۔لَمْ تَضْرِبْنَ ۔ لَمْ اَضْرِبْ۔ لَمْ نَضْرِبْ۔

صرف کبیر نفی جہد بلم مجہول

لَمْ يُضْرَبْ۔ لَمْ يُضْرَبَا۔ لَمْ يُضْرَبُوْا ۔لَمْ تُضْرَبْ ۔ لَمْ تُضْرَبَا۔ لَمْ يُضْرَبْنَ۔لَمْ تُضْرَبْ۔ لَمْ تُضْرَبَا۔ لَمْ تُضْرَبُوْا۔ لَمْ تُضْرَبِیْ۔ لَمْ تُضْرَبَا ۔ لَمْ تُضْرَبْنَ ۔ لَمْ اُضْرَبْ۔ لَمْ نُضْرَبْ۔

صرف کبیر لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف

لَيَضْرِبَنَّ۔ لَيَضْرِبَانِّ۔ لَيَضْرِبُنَّ۔ لَتَضْرِبَنَّ۔ لَتَضْرِبَانِّ۔ لَيَضْرِبْنَانِّ۔ لَتَضْرِبَنَّ۔ لَتَضْرِبَانِّ ۔لَتَضْرِبُنَّ۔ لَتَضْرِبِنَّ۔ لَتَضْرِبَانِّ۔ لَتَضْرِبْنَانِّ۔ لَآ ضْرِبَنَّ۔ لَنَضْرِبَنَّ۔

صرف کبیر لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ مجہول

لَيُضْرَبَنَّ۔ لَيُضْرَبَانِّ۔ لَيُضْرَبُنَّ۔ لَتُضْرَبَنَّ۔ لَتُضْرَبَانِّ۔ لَيُضْرَبْنَانِّ۔ لَتُضْرَبَنَّ۔ لَتُضْرَبَانِّ ۔لَتُضْرَبُنَّ۔ لَتُضْرَبِنَّ۔ لَتُضْرَبَانِّ۔ لَتُضْرَبْنَانِّ۔ لَأُضْرَبَنَّ۔ لَنُضْرَبَنَّ۔

صرف کبیر لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معروف

لَيَضْرِبَنْ ۔ لَيَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبَنْ۔ لَتَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبِنْ۔ لَآ ضْرِبَنْ۔ لَنَضْرِبَنْ۔

صرف کبیر لام تاکید بانون تاکید خفیفہ مجہول

لَيُضْرَبَنْ ۔ لَيُضْرَبُنْ۔ لَتُضْرَبَنْ۔ لَتُضْرَبُنْ۔ لَتُضْرَبِنْ۔ لَأُضْرَبَنْ۔ لَنُضْرَبَنْ۔

صرف کبیر فعل امر حاضر معروف

اِضْرِبْ۔ اِضْرِبَا۔ اِضْرِبُوْا۔ اِضْرِبِیْ۔ اِضْرِبَا۔ اِضْرِبْنَ۔

صرف کبیر امر حاضر مجہول

لِتُضْرَبْ۔ لِتُضْرَبَا۔ لِتُضْرَبُوْا۔ لِتُضْرَبِیْ۔ لِتُضْرَبَا۔ لِتُضْرَبْنَ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم معروف

لِيَضْرِبْ۔ لِيَضْرِبَا۔ لِيَضْرِبُوْا۔ لِتَضْرِبْ۔ لِتَضْرِبَا۔ لِيَضْرِبْنَ۔ لِاَ ضْرِبْ۔ لِنَضْرِبْ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم مجہول

لِيُضْرَبْ۔ لِيُضْرَبَا۔ لِيُضْرَبُوْا۔ لِتُضْرَبْ۔ لِتُضْرَبَا۔ لِيُضْرَبْنَ۔ لِاُ ضْرَبْ۔ لِنُضْرَبْ۔

صرف کبیر امر حاضر معروف بانون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ۔ اِضْرِبَانِّ۔ اِضْرِبُنَّ۔ اِضْرِبِنَّ۔ اِضْرِبَانِّ۔ اِضْرِبْنَانِّ۔

صرف کبیر امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ ۔ لِتُضْرَبَانِّ۔ لِتُضْرَبُنَّ۔ لِتُضْرَبِنَّ۔ لِتُضْرَبَانِّ۔ لِتُضْرَبْنَانِّ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم معروف بانون تاکید ثقیلہ

لِيَضْرِبَنَّ۔ لِيَضْرِبَانِّ۔ لِيَضْرِبُنَّ۔ لِتَضْرِبَنَّ ۔لِتَضْرِبَانِّ۔ لِيَضْرِبْنَانِّ۔ لِاَ ضْرِبَنَّ۔ لِنَضْرِبَنَّ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم مجہول بانون تاکید خفیفہ

لِيُضْرَبَنَّ۔ لِيُضْرَبَانِّ۔ لِيُضْرَبُنَّ۔ لِتُضْرَبَنَّ ۔لِتُضْرَبَانِّ۔لِاُ ضْرَبَنَّ۔ لِنُضْرَبَنَّ۔

صرف کبیر امر حاضر معروف بانون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ۔ اِضْرِبُنْ۔اِضْرِبِنْ

صرف کبیر امر حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ

لِتُضْرَبَنْ۔ لِتُضْرَبُنْ۔ لِتُضْرَبِنْ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم معروف بانون تاکید خفیفہ

لِيَضْرِبَنْ۔ لِيَضْرِبُنْ۔ لِتَضْرِبَنْ۔لِاَ ضْرِبَنْ۔ لِنَضْرِبَنْ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم مجہول بانون تاکید خفیفہ

لِيُضْرَبَنْ۔ لِيُضْرَبُنْ۔ لِتُضْرَبَنْ۔ لِاُ ضْرَبَنْ۔۔ لِنُضْرَبَنْ۔

صرف کبیر فعل نہی حاضر معروف

لَا تَضْرِبْ۔ لَا تَضْرِبَا۔ لَا تَضْرِبُوْا۔ لَا تَضْرِبِیْ۔ لَا تَضْرِبَا۔ لَا تَضْرِبْنَ

صرف کبیر نہی حاضر مجہول

لَا تُضْرَبْ۔ لَا تُضْرَبَا۔ لَا تُضْرَبُوْا۔ لَا تُضْرَبِیْ۔ لَا تُضْرَبَا۔ لَاتَقْرَبْنَ۔

صرف کبیر نہی غائب و متکلم معروف

لَا يَضْرِبْ۔ لَا يَضْرِبَا۔ لَا يَضْرِبُوْا۔ لَا تَضْرِبْ۔ لَاتَضْرِبَا۔ لَا يَضْرِبْنَ۔ لَا اَضْرِبْ۔ لَا نَضْرِبْ۔

صرف کبیر نہی غائب مجہول

لَا يُضْرَبْ۔ لَا يُضْرَبَا۔ لَا يُضْرَبُوْا۔ لَا تُضْرَبْ۔ لَا تُضْرَبَا۔ لَا يُضْرَبْنَ۔ لَا اُضْرَبْ۔ لَا نُضْرَبْ۔

صرف کبیر فعل نہی حاضر معروف بانون تاکید ثقیلہ

لَا تَضْرِبَنَّ۔ لَا تَضْرِبَانِّ۔ لَا تَضْرِبُنَّ۔ لَا تَضْرِبِنَّ۔ لَا تَضْرِبَانِّ۔ لَا تَضْرِبْنَانِّ۔

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ

لَا تُضْرَبَنَّ۔ لَا تُضْرَبَانِّ۔ لَا تُضْرَبُنَّ۔ لَا تُضْرَبِنَّ۔ لَا تُضْرَبَانِّ۔ لَا تُضْرَبْنَانِّ۔

صرف کبیر نہی غائب و متکلم معروف بانون تاکید ثقیلہ

لَا يَضْرِبَنَّ۔ لَا يَضْرِبَانِّ۔ لَا يَضْرِبُنَّ۔ لَا تَضْرِبَنَّ۔ لَا تَضْرِبَانِّ ۔ لَا يَضْرِبْنَانِّ۔ لَا اَضْرِبَنَّ۔ لَا نَضْرِبَنَّ۔

صرف کبیر نہی غائب مجہول بانون تاکید ثقیلہ

لَا يُضْرَبَنَّ۔ لَا يُضْرَبَانِّ۔ لَا يُضْرَبُنَّ۔ لَا تُضْرَبَنَّ۔ لَا تُضْرَبَانِّ۔ لَا يُضْرَبْنَانِّ۔ لَا اُضْرَبَنَّ۔ لَا نُضْرَبَنَّ۔

صرف کبیر فعل نہی حاضر معروف بانون تاکید خفیفہ

لَا تَضْرِبَنْ۔ لَا تَضْرِبُنْ۔ لَا تَضْرِبِنْ۔

صرف کبیر نہی حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ

لَا تُضْرَبَنْ۔ لَا تُضْرَبُنْ۔ لَا تُضْرَبِنْ۔

صرف کبیر نہی غائب و متکلم معروف بانون تاکید خفیفہ

لَا يَضْرِبَنْ۔ لَا يَضْرِبُنْ۔ لَا تَضْرِبَنْ۔ لَا اَضْرِبَنْ۔ لَا نَضْرِبَنْ۔

صرف کبیر نہی غائب مجہول بانون تاکید خفیفہ

لَا يُضْرَبَنْ۔ لَا يُضْرَبُنْ۔ لَا تُضْرَبَنْ۔ لَا اُضْرَبَنْ۔ لَا نُضْرَبَنْ

☆☆☆

صیغوں کی بناوٹ

فعل ماضی معروف،

(۱) ضَرَبَ

کو ضَرْبًا سے بناتے ہیں۔ پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسرے حرف کے نصب کو فتحہ سے بدل دیا تنوین تمکن جو اسم کی علامت ہے اسے حذف کیا کیونکہ فعل اسم کی علامت کو قبول نہیں کرتا ضَرَبَ بن گیا۔

(۲) ضَرَبَا

کو ضَرَبَ سے بنایا۔ الف ضمیر بارز مرفوع متصل جو علامتِ تثنیہ اور ضمیر فاعل ہے ضَرَبَ کے آخر میں لائے تو ضَرَبَا ہو گیا۔[۱]

(۳) ضَرَبُوْا

کو ضَــرَبَ سے بنایا۔ واؤ ضمیرِ بارز مرفوع متصل جو جمع مذکر کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے، ضَــرَبَ کے آخر میں لگا کر اس سے پہلے حرف کو ضمہ دے دیا۔ ضَرَبُوْا ہو گیا۔

نوٹ:

جمع کے صیغے میں آخر میں الف بھی لگایا جاتا ہے جیسے ضَرَبُوْا تا کہ واؤ عاطفہ اور واؤ جمع میں فرق کیا جا سکے۔ مثلاً حَضَرَ وَقَتَلَ (یہاں واؤ عاطفہ ہے)۔

(۴) ضَرَبَتْ

کو ضَرَبَ سے بنایا۔ ضَرَبَ کے آخر میں تائے ساکنہ لائے جو صرف علامتِ تانیث ہے ضمیرِ فاعل نہیں ہے۔ ضَرَبَتْ ہو گیا۔

---

[۱] ضمیر ظاہر ہو تو اسے بارز کہتے ہیں جیسے ضَرَبَا کا الف اور پوشیدہ ہو تو مستتر کہلاتی ہے جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ۔ فاعل کی ضمیر فعل سے ملی ہو تو ضمیر مرفوع متصل کہلاتی ہے ورنہ منفصل اور مفعول کی ضمیر کو منصوب کہتے ہیں ۱۲ منہ

(۵) ضَرَبْتَا

کو ضَرَبْتُ سے بنایا۔ ضَرَابْتُ کے آخر میں الف ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ تثنیہ وضمیرِ فاعل کا اضافہ کر کے اس کے ماقبل کو فتحہ دے دیا (ضَرَبْتَا ہو گیا)۔

(۶) ضَرَبْنَ

کو ضَرَابْتُ سے بنایا۔ نون ضمیرِ بارز مرفوع متصل، علامتِ جمع مؤنث اور ضمیرِ فاعل ضَرَبْتُ کے آخر میں لائے تو ضَرَبْتَنَ ہو گیا۔ تانیث کی دو علامتیں فعل میں جمع ہو گئیں حالانکہ فعل میں تانیث کی دو علامتوں کا جمع ہونا مطلقاً منع ہو[1] اس تا کو حذف کر دیا اور پھر باء کو ساکن کیا تا کہ چار حرکتیں اکٹھی نہ آجائیں ضَرَبْنَ ہو گیا۔

سوال: چار حرکتوں کا جمع ہونا ایک کلمہ میں منع ہے یہ دو کلموں میں ہیں یعنی نون ضمیر الگ کلمہ ہے؟

جواب: ضمیر کا فعل کیساتھ اتصال مضبوط ہوتا ہے کہ وہ دونوں کلمے ایک کلمہ کی طرح ہوتے ہیں۔

(۷) ضَرَبْتَ

کو ضَرَبَ سے بنایا۔ ضَرَبَ کے آخر میں تاء ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ واحد مذکر مخاطب اور ضمیر فاعل لائے اور باء کو ساکن کر دیا تا کہ چار رکعتیں اکٹھی نہ ہو جائیں ضَرَبْتَ ہو گیا۔

(۸) ضَرَبْتُمَا

کو ضَرَبْتَ سے بنایا۔ ضَرَبْتَ کے آخر میں الف ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ تثنیہ وضمیرِ فاعل لائے اور اس سے پہلے میم کا اضافہ کرے تاء کو ضمہ دیا۔ تا کہ واحد مذکر مخاطب کے صیغے میں اشباع کی صورت میں التباس لازم نہ آئے تو اب ضَرَبْتُمَا ہو گیا۔

---

[1] مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ دونوں علامتیں ایک جنس سے ہوں یا الگ الگ مثلاً تائے تانیث (واحد) الف مع تاء (جمع سالم)۔ ایک جنس سے ہیں جبکہ الف مقصور حُبلیٰ علامتِ تانیث دوسری جنس سے ہے فعل میں تانیث کی دو علامتیں جمع نہیں ہوتیں چاہے دونوں ایک جنس سے ہوں یا الگ الگ جنس سے لیکن اس میں الگ الگ جنس حُبلَواتٌ جنس سے ہو جاتی ہیں۔ جیسے حُبلَواتٌ میں یاء بھی تانیث کی علامت ہے جو الف مقصودہ سے بدل کر آئی ہے اور الف تاء بھی تانیث کی علامت ہے ۱۲ ہزاروی اشباع کا معنی مکمل اور پورا کام کرنا ہے اور اصطلاح میں حرکت کو کھینچ کر حرف بنا دینا مثلاً ضرب کے فتحہ کو کھینچیں تو ضربا ہو گیا یعنی الف پیدا ہو گیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

(۹) ضَرَبْتُم

کو ضَرَبْتَ سے بنایا۔ واؤ ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع مذکر و ضمیرِ فاعل ضَرَبْتَ کے آخر میں لائے اور اس کے ماقبل کو ضمہ دیا پھر واؤ سے پہلے میم شفوی مضموم کا اضافہ کیا تا کہ واحد متکلم کے صیغے میں اشباع کی صورت میں التباس لازم نہ آئے تو یہ ضَرَبْتُمُوا ہو گیا۔ پھر واؤ کو حذف کر کے میم کو ساکن کر دیا تو ضَرَبْتُم ہو گیا۔

(۱۰) ضَرَبْتِ

کو ضَرَبْتَ سے بنایا۔ یعنی تاء کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تا کہ مذکر اور مونث میں فرق رہے۔ ضَرَبْتِ ہو گیا۔

(۱۱) ضَرَبْتُمَا

کو ضَرَبْتِ سے بنایا۔ اس کا وہی طریقہ ہے جو ضَرَبْتُمَا تثنیہ مذکر کے ضمن میں بیان ہوا۔

(۱۲) ضَرَبْتُنَّ

کو ضَرَبْتِ سے بنایا۔ نون ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع مونث و ضمیر فاعل اس کے آخر میں لائے اس سے پہلے میم شفوی ساکن ماقبل مضموم کا اضافہ کیا۔ ضَرَبْتُمْنَ ہو گیا۔ میم اور نون قریب المخرج اکٹھے ہو گئے۔ میم کو نون سے بدل کر نون کا نون میں ادغام کیا۔ ضَرَبْتُنَّ ہو گیا۔

(۱۳) ضَرَبْتُ

کو ضَرَبَ سے بنایا۔ تاء مضموم بارز مرفوع متصل علامتِ واحد متکلم و ضمیر فاعل ضَرَبَ کے آخر میں لائے اور باء کو ساکن کر دیا۔ ضَرَبْتُ ہو گیا۔

نوٹ:

باء کو ساکن کرنے کی وجہ پہلے بیان ہو چکی ہے۔

(۱۴) ضَرَبْنَا

کو ضَرَبْتُ سے بنایا۔ تاء کو حذف کر کے اس کی جگہ نون ضمیر مرفوع متصل علامتِ متکلم مع الغیر[1] ضمیرِ فاعل آخر میں لائے اور الف کا بھی اضافہ کیا۔ تاکہ جمع مونث غائب کے صیغے سے التباس نہ لازم آئے[2] ضَرَبْنَا ہوگیا۔

ماضی مجہول

ضُرِبَ کو ضَرَبَ سے اس طرح بنایا کہ فاء کلمہ کو ضمہ اور عین کلمہ کو کسرہ دے دیا۔ ضرب ہوگیا باقی صیغے بنانے کا وہی طریقہ ہے جو معروف کی گردان میں بیان ہوچکا۔

مضارع معروف

یَضْرِبُ۔ تَضْرِبُ۔ اَضْرِبُ۔ نَضْرِبُ کو ضَرَبَ سے بنایا۔ حروف اتین[3] (الف، تاء، یاء نون) میں سے ایک حرف مفتوح ضَرَبَ کے شروع میں لائے۔ فاء کلمہ کو ساکن کیا آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا۔ اور آخر میں ضمہ اعرابی لائے۔ یَضْرِبُ۔ تَضْرِبُ۔ اَضْرِبُ۔ نَضْرِبُ ہوگیا۔

یَضْرِبَان اور تَضْرِبَان

کو یَضْرِبُ اور تَضْرِبُ سے بنایا۔ الف ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ تثنیہ و ضمیرِ فاعل آخر میں لائے اور ماقبل کو فتحہ دیا۔ الف کے بعد نون مکسورہ اس ضمہ کی جگہ لائے جو واحد کے صیغے میں تھا۔ یَضْرِبَانِ اور تَضْرِبَانِ ہوگیا۔

---

[1]: تثنیہ و جمع متکلم کو مع الغیر کہتے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

[2]: التباس کا مطلب یہ ہے کہ صیغوں کے درمیان امتیاز نہ ہو سکے ۱۲ ہزاروی

[3]: حروف اتین کو مضارع کی علامات یا حروف مضارعت کہتے ہیں الف واحد متکلم کے شروع میں تاء آٹھ صیغوں (چھ حاضر کے ایک واحد مونث غائب اور ایک تثنیہ مونث غائب کے صیغے کے شروع میں چار صیغوں (تین مذکر غائب اور ایک جمع مونث غائب) کے شروع میں آتی ہے اور نون جمع متکلم کے شروع میں آتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

يَضْرِبَانِ اور تَضْرِبُوْنَ

کو يَضْرِبُ اور تَضْرِبُ سے بنایا۔ واؤ ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع مذکر وضمیرِ فاعل آخر میں لائے اور ماقبل کو ضمہ دیا۔ اس کے بعد نون مفتوحہ ضمہ اعرابی کی جگہ لے آئے۔ یَضْرِبُوْنَ اور تَضْرِبُوْنَ ہو گیا۔

يَضْرِبْنَ

کو تَضْرِبُ سے بنایا۔ تاء کو حذف کر کے اس جگہ یائے اصلیہ کو واپس لائے ۔(واحد مذکر غائب کی علامت مضارع یاء کو یائے اصلیہ کہا گیا ہے) نون ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع وضمیرِ فاعل اس کے آخر میں لے آئے اور ماقبل کو ساکن کر دیا۔ یَضْرِبْنَ ہو گیا۔

تَضْرِبِيْنَ

کو تَضْرِبُ سے بنایا۔ تَضْرِبُ کے آخر میں یاء ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ واحد مونثہ مخاطبہ وضمیرِ فاعل یا[1] فقط علامتِ واحدہ مونثہ مخاطبہ کا اضافہ کیا اور ماقبل کو کسرہ دیا۔ نون مفتوحہ اس ضمہ اعرابی کے عوض جو تَضْرِبُ میں تھا، آخر میں لائے۔ تَضْرِبِيْنَ ہو گیا[2]

تَضْرِبَانِ

کو تَضْرِبِيْنَ سے بنایا۔ یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ الف ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ تثنیہ اور ضمیرِ فاعل لائے۔ ماقبل کو فتحہ دیا اور نون کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ کیونکہ یہ الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے نونِ تثنیہ کی مثل ہے اور نونِ تثنیہ مکسور ہوتا ہے۔ تَضْرِبَانِ ہو گیا۔

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ یاء ضمیر اور علامت واحدہ مونثہ ہے یا صرف علامتِ واحدہ مونثہ ہے ۱۲ ہزاروی۔

[2] مکمل تفصیل کیلئے مراح الارواح اردو سوالاً جواباً دیکھئے ۱۲ ہزاروی۔

تَضْرِبْنَ

کو تَضْرِبِیْنَ سے بنایا۔ یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ نون ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ جمع مونث وضمیرِ فاعل لے آئے اور ماقبل کو ساکن کر دیا۔ تَضْرِبْنَ ہو گیا۔ نونِ اعرابی کو حذف کر دیا کیونکہ نونِ بناء اور نونِ اعرابی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ دو ضدیں جمع نہیں ہو سکتیں (چونکہ جمع مونث کا صیغہ مبنی ہے اس لئے اس نون کو نون بناء کہتے ہیں) تَضْرِبْنَ ہو گیا۔

مضارع مجہول

یُضْرَبُ کو یَضْرِبُ سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ دیا۔ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دیا۔ یُضْرَبُ ہو گیا۔ باقی صیغے کا وہی طریقہ ہے جو مضارع معروف میں بیان کیا گیا ہے۔

اسمِ فاعل

ضَارِبٌ

کو یَضْرِبُ سے بناتے ہیں۔ علامتِ مضارع کو حذف کر کے فاء کلمہ کو فتحہ دیا۔ اس کے بعد الف علامتِ اسمِ فاعل کا اضافہ کیا عین کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑا اور آخر میں علامتِ اسمیت تنوین لائے۔ ضَارِبٌ ہو گیا۔

ضَارِبَان اور ضَارِبَیْنِ

کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ حالتِ رفع میں علامتِ تثنیہ الف ماقبل مفتوح حالتِ نصب و جر میں علامتِ تثنیہ یاء ماقبل مفتوح لائے اور آخر میں نون مکسور کا اضافہ کیا جو ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض میں ہے[1] حالتِ رفع میں ضَارِبَانِ اور حالتِ نصب و جر میں ضَارِبَیْنِ ہو گیا۔

---

[1] اختلاف کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نونِ اعرابی کس کے عوض میں ہے اس سلسلے میں اختلاف ہے تفصیل مراح الارواح میں ہے ۱۲ ہزاروی۔

ضَارِبُوْنَ اور ضَارِبِیْنَ

کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ حالتِ رفع میں واؤ ماقبل مضموم علامتِ جمع مذکر سالم اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور علامتِ جمع مذکر سالم ضَارِبٌ کے آخر میں لائے۔ واؤ اور یاء کے بعد نونِ مفتوحہ کا اضافہ کیا۔ جو ضمہ یا تنوین یا دونوں کا عوض ہے۔ حالتِ رفع میں ضَارِبُوْنَ اور حالتِ نصب و جر میں ضَارِبِیْنَ ہو گیا۔

ضَرَبَةٌ

کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ اور آخر میں علامتِ جمع تکسیر[1] تاء متحرک ماقبل مفتوح لائے۔ تا کہ اس تاء پر اعراب کو جاری کیا جائے۔ اس لئے کہ کلمہ کے درمیان میں اعراب کو جاری کرنا جائز نہیں ہے ضَرَبَةٌ ہو گیا۔

ضُرَّابٌ

کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ واحد کے الف کو حذف کر دیا عین کلمہ کو مُشدد مفتوح بنایا۔ عین کلمہ کے بعد الف علامتِ جمع تکسیر کا اضافہ کیا ضُرَّابٌ ہو گیا۔

ضُرَّبٌ

کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ عین کلمہ کو مشدد مفتوح بنایا۔ ضُرَّبٌ ہو گیا۔

ضُرُبٌ

کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دے کر واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ اور عین کلمہ کو ساکن کر دیا ضُرْبٌ ہو گیا۔

---

[1] جس جمع میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے اسے جمع تکسیر کہتے ہیں جیسے ضَرَبَةٌ، ضَارِبٌ کا وزن باقی نہیں رہا ۱۲ ہزاردی۔

ضَرَبَاءُ

کو ضَارِبٌ' سے بناتے ہیں۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ آخر میں الف ممدودہ علامتِ جمع تکسیر لائے۔ اور اس سے پہلے حرف یعنی باء کو فتحہ دیا تنوینِ تمکن کو حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔[1] اور اعراب ہمزہ پر جاری کیا۔ کیونکہ کلمہ کے درمیان میں اعراب جائز نہیں ہے ضُرَبَاءُ ہو گیا۔

ضُرْبَانٌ

کو ضَارِبٌ' سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ واحد کے الف کو گرا دیا۔ عین کلمہ کو ساکن کر کے آخر میں الف نون زائدتان علامتِ جمع تکسیر لائے اور ان کے ماقبل کو فتحہ دے دیا۔ اعراب نون پر جاری کیا کیوں کہ کلمہ کے درمیان اعراب جاری نہیں ہوتا ضُرْبَانٌ' ہو گیا۔

ضِرَابٌ

کو ضَارِبٌ' سے بنایا۔ فاء کلمہ کو کسرہ دیکر واحد کے الف کو حذف کر کے عین کلمہ کو فتحہ دے دیا۔ اس کے بعد الف علامتِ جمع تکسیر لائے۔ ضِرَابٌ' ہو گیا۔

ضُرُوْبٌ

کو ضَارِبٌ' سے بنایا۔ واحد کے الف کو حذف کر کے فاء اور عین دونوں کلموں کو ضمہ دے دیا۔ اس کے بعد علامتِ جمع تکسیر واؤ ساکنہ لائے ضُرُوْبٌ' ہو گیا۔

ضَارِبَةٌ

کو ضَارِبٌ' سے بنایا۔ تاء متحرک ماقبل مفتوح علامت تانیث کے طور پر آخر میں لائے اور اعراب تاء پر جاری کیا۔ ضَارِبَةٌ' ہو گیا۔

---

[1] غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی۔

ضَارِبَتَان اور ضَارِبَتَین

ضَارِبَۃٌ سے بنایا۔ الف علامتِ تثنیہ ماقبل مفتوح حالتِ رفع میں اور یاء علامتِ تثنیہ ماقبل مفتوح حالتِ نصب و جر میں اور نون مکسور ضمہ [1] یا تنوین یا دونوں کے عوض آخر میں لائے ضَارِبَتَانِ حالتِ رفع میں ضَارِبَتَینِ (حالتِ نصب وجر میں ہوگیا)۔

ضَارِبَاتٌ کو ضَارِبَۃٌ

الف اور تاء علامتِ جمع مونث سالم مع تنوین مقابلہ [2] آخر میں لے آئے۔ الف کے ماقبل کو فتحہ دیا۔ اور اعراب تاء پر جاری کر دیا۔ اب یہ ضَارِبَتَاتٌ ہوگیا۔ تانیث کی ایک ہی جنس کی دو علامتیں جو ایک ہی جنس سے ہوں، جمع نہیں ہوسکتیں [3] اس لئے پہلی تاء کو حذف کر دیا۔ ضَارِبَاتٌ ہوگیا۔

ضَوَارِبُ کو ضَارِبَۃٌ

سے بنایا۔ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ الف مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلا تیسری جگہ پر الف علامتِ جمع اقصیٰ [4] لائے الف کے بعد والے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ تائے تانیث اور تنوین تمکن [5] کو حذف کر دیا۔ کیونکہ تاء واحد کیلئے ہے اور یہ جمع کا صیغہ ہے اور چونکہ یہ غیر منصرف ہے اس لئے تنوین بھی باقی نہیں رہ سکتی اس طرح یہ ضَوَارِبُ ہوگیا۔

---

1. اختلاف کی طرف اشارہ ہے کہ نون صرف ضمہ کا عوض ہے یا صرف تنوین کا یا دونوں کا ۱۲ ہزاروی۔
2. تنوین مقابلہ وہ تنوین ہے جو جمع مونث سالم پر جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں آتی ہے۔
3. اگر ایک جنس کی نہ ہوں تو جمع ہو جاتی ہیں جیسے حُبْلَیَاتٌ میں یاء جو الف مقصودہ سے بدل کر آئی ہے یہ بھی علامت تانیث اور الف تاء بھی تانیث کی علامت ہے۔
4. جمع اقصیٰ کو نحوی حضرات جمع منتہی الجموع کہتے ہیں جو اکیلے ہی کلمہ کو غیر منصرف بناتی ہے ۱۲ ہزاروی۔
5. تنوین تمکن وہ تنوین ہے جو اسم کے معرب ہونے پر دلالت کرے ۱۲ ہزاروی

ضُرَّبٌ

کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا اور واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ عین کلمہ کو مشدد مفتوح بنایا۔ تاء واحدہ کو حذف کر دیا۔ کیونکہ واحد اور جمع ایک دوسرے کی ضد ہیں ضُرَّبٌ ہو گیا۔

ضُوَیْرِبٌ اور ضُوَیْرِبَۃٌ

کو ضَارِبٌ اور ضَارِبَۃٌ [1] سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ دیا۔ دوسرے حرف یعنی الف مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلا۔ تیسری جگہ پر یاء علامت تصغیر لائے باقی حروف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ ضُوَیْرِبٌ اور ضُوَیْرِبَۃٌ ہو گیا۔

اسمِ مفعول

مَضْرُوْبٌ کو یُضْرَبُ

کو یُضْرَبُ سے بنایا علامتِ مضارع یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح علامت اسم مفعول لائے۔ عین کلمہ کو ضمہ دیا۔ آخر میں تنوینِ تمکن علامت اسمیت کا اضافہ کیا۔ مَضْرُبٌ بروزنِ مَفْعُلٌ ہو گیا۔ چونکہ یہ وزن کلام عرب میں مَعُوْنٌ اور مَکْرُمٌ کے علاوہ نہیں پایا جاتا۔ اس لئے عین کلمہ کے ضمہ میں اشباع کیا۔ تاکہ اس سے واؤ پیدا ہو جائے۔ مَضْرُوْبٌ ہو گیا۔

مَضْرُوْبَانِ اور مَضْرُوْبَیْنِ

کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا۔ حالتِ رفع میں علامتِ تثنیہ الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصب و جر میں علامت تثنیہ یاء ماقبل مفتوح لائے۔ واحد کے ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض آخر میں نون مکسورہ لے آئے۔ مَضْرُوْبَانِ (حالتِ رفع میں) اور مَضْرُوْبَیْنِ (حالتِ نصب و جر میں) ہو گیا۔

---

[1] یعنی ضُوَیْرِبٌ کو ضَارِبٌ سے اور ضُوَیْرِبَۃٌ کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا ۱۲ ہزاروی۔

مَضْرُوْبُوْنَ اور مَضْرُوْبِیْنَ

کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا۔ حالتِ رفع میں واوَ ماقبل مضموم علامت ، جمع مذکر سالم اور حالتِ نصب وجر میں یاء ماقبل مکسور علامتِ جمع مذکر سالم اور آخر میں نونِ اعرابی مفتوح لائے۔ جو واحد کے ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض ہے۔ حالتِ رفع میں مَضْرُوْبُوْنَ اور حالتِ نصب وجر میں مَضْرُوْبِیْنَ ہو گیا۔

مَضْرُوْبَۃٌ

کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا۔ آخر میں تائے متحرکہ علامتِ تانیث لاکر ماقبل کو فتحہ دے دیا۔ اور اعراب تاء پر جاری کیا۔ کونکہ درمیان کلمہ میں اعراب نہیں آتا مَضْرُوْبَۃٌ ہو گیا۔

مَضْرُوْبَتَان اور مَضْرُوْبَتَیْن

کو مَضْرُوْبَۃٌ سے بنایا۔ حالتِ رفع میں الف ماقبل مفتوح علامت تثنیہ اور حالتِ نصب وجر میں یاء ماقبل مفتوح علامت تثنیہ اور آخر میں نونِ اعرابی کا اضافہ کیا۔ تو مَضْرُوْبَتَانِ اور مَضْرُوْبَتَیْنِ ہو گیا۔

مَضْرُوْبَاتٌ

کو مَضْرُوْبَۃٌ سے بنایا۔ الف اور تاء علامتِ جمع مونث سالم مع تنوینِ مقابلہ آخر میں لائے اور ماقبل یعنی تاء کو فتحہ دیا۔ اعراب تاء پر جاری کیا۔ کیونکہ وسطِ کلمہ میں اعراب جاری نہیں ہوتا۔ مَضْرُوْبَتَاتٌ ہو گیا۔ تانیث کی دو علامتیں ایک ہی جنس سے اسم میں جمع ہوئیں اور یہ جائز نہیں ہے۔ اس لئے پہلی تاء کو حذف کر دیا۔ مَضْرُوْبَاتٌ ہو گیا۔

مَضَارِیْبُ

[1] کو مَضْرُوْبٌ اور مَضْرُوْبَۃٌ سے بنایا پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامتِ جمع اقصیٰ لے آئے۔ اس الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ تاء کو حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ واحد کی تاء ہے اور یہ صیغہ جمع کا ہے۔ تنوین کو بھی حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ مَضَارِوْبُ ہو گیا واؤ ساکن مظہر [2] ما قبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدل دیا۔ تو مَضَارِیْبُ ہو گیا۔

مُضَیْرِیْبُ، اور مُضَیْرِیْبَۃٌ

کو مَضْرُوْبٌ، اور مَضْرُوْبَۃٌ [3] سے بنایا پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء علامتِ تصغیر لے آئے اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دے دیا مُضَیْرِوْبٌ، اور مُضَیْرِوْبَۃٌ ہو گیا واؤ ساکن مظہر ما قبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدل دیا مُضَیْرِیْبٌ، اور مُضَیْرِیْبَۃٌ ہو گیا۔

نفی جحد معروف و مجہول

لَمْ یَضْرِبْ وَلَمْ یُضْرَبْ آخر تک کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ آخر تک سے بنایا۔ شروع میں لم جازمہ جحدیہ لے آئے۔ اور آخر کو جزم دیدی۔ پانچ پانچ صیغوں میں جزم کی علامت حرکت کا گرنا ہے سات صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے اور دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ مبنی ہیں اور مبنی وہ ہوتا ہے کہ عوامل کے بدلنے سے اس کی آخر میں کوئی تبدیلی نہیں آتی (گردان دیکھ کر خود صیغوں کو الگ الگ کریں)۔

نوٹ:

(۱) اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو حالت جزم میں گر جاتا ہے۔

(۲) نفی جحد کی صورت میں مضارع ماضی منفی کے معنی ہو جاتا ہے۔

---

[1] مَضَارِیْبُ، جمع مکسر مشترک ہے یعنی جمع مذکر بھی اور جمع مونث بھی جمع مذکر مَضْرُوْبٌ، سے اور جمع مونث مَضْرُوْبَۃٌ، سے بناتے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

[2] ایسا ساکن حرف جو مدغم نہ ہو وہ مظہر کہلاتا ہے ۱۲ ہزاروی۔ [3] مُضَیْرِیْبٌ، کو مَضْرُوْبٌ، سے بناتے ہیں اور مُضَیْرِیْبَۃٌ کو مَضْرُوْبَۃٌ سے ۱۲ ہزاروی۔

مضارع منفی معروف و مجہول

لَا یُضْرِبُ اور لَا یُضْرَبُ کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ سے بنایا اس کے شروع میں لائے نافیہ لے آئے اس کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہوا۔ البتہ مثبت والا معنیٰ منفی بدل گیا۔ لَا یَضْرِبُ اور لَا یُضْرَبُ ہو گیا۔

نوٹ: (تمام صیغوں میں یہی عمل ہوگا۔

مُئو کّد بَاَنْ نَاصِبَہ معروف و مجہول مُئو کّد بَاَنْ نَاصِبَہ معروف و مجہول لَنْ یَضْرِبَ اور لَنْ یُضْرَبَ کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ سے بنایا جب ان صیغوں کے شروع میں لَنْ ناصبہ تاکید یہ لے آئے تو آخر کو نصب دے دیا۔ پانچ پانچ صیغوں میں علامت نصب فتحہ کا ظاہر ہوتا ہے۔ سات سات صیغوں میں نون اعرابی گر جاتا ہے اور دو دو صیغوں میں کوئی چیز نہیں گرتی کیونکہ وہ مبنی ہیں۔ اس طرح لَنْ یَضْرِبَ اور لَنْ یُضْرَبَ ہو گیا (گردان دیکھ کر ان صیغوں کو خود الگ الگ کریں)

امر حاضر معروف

اِضْرِبْ (آخر تک) کو تَضْرِبُ (آخر تک سوائے متکلم کے) سے بنایا علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد چونکہ پہلا حرف ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء محال ہے۔ اس لئے عین کلمہ کو دیکھا۔ چونکہ عین کلمہ مضموم نہیں ہے اس لئے شروع میں ہمزہ وصل مکسور لاتے[1] اور آخر کو علامت وقف دے دی۔ ایک صیغہ میں علامت وقف حرکت کا گرنا[2] اور چار صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے اور ایک صیغہ میں کوئی چیز نہیں گرتی کیونکہ وہ مبنی ہے اِضْرِبْ آخر تک ہو گیا۔

1: اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصل مضموم لایا جاتا ہے جبکہ مکسور اور مفتوح ہو تو ہمزہ وصل مکسور ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

2: اگر آخری حرف، حرف صحیح ہو تو علامت وقف حرکت کا گرنا ہے اور حرف علت ہو تو آخری حرف کا گرنا ہے ۱۲ ہزاروی۔

امر حاضر معروف مؤکد با نون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ

اصل میں اِضْرِبْ تھا۔ جب اس کے آخر میں نون ثقیلہ لائے تو اس کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو کر اِضْرِبَنَّ ہو گیا۔

اِضْرِبَانِّ

اصل میں اِضْرِبَا تھا آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کیا اور نون کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا کیونکہ یہ نون نون تثنیہ کے مشابہ ہے یعنی یہ دونوں نون الف زائدہ کے بعد واقع ہوتے ہیں اِضْرِبَانِّ ہو گیا۔

اِضْرِبُنَّ

اصل میں اِضْرِبُوْا تھا نون ثقیلہ کا اضافہ کیا تو واؤ ساکن اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو گیا[1] چونکہ یہ التقائے ساکنین جائز نہیں ہے اس لئے واؤ کو حذف کر دیا اور اس کے ماقبل کے ضمہ کو اپنی حالت پر چھوڑا تا کہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ اِضْرِبُنَّ ہو گیا۔

اِضْرِبِنَّ

اصل میں اِضْرِبِی تھا آخر میں نون ثقیلہ ملایا تو یاء اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو گیا چونکہ یہ التقائے ساکنین جائز نہیں ہے اس لئے یاء کو حذف کر دیا ماقبل کے کسرہ کو اس کی حال پر چھوڑا تا کہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے اِضْرِبِنَّ ہو گیا۔

ضْرِبَانِّ

اصل میں اِضْرِبَا تھا باقی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

---

[1] دو ساکن حرف جمع ہوں تو اسے التقائے ساکنین یا اجتماع ساکنین کہتے ہیں التقائے ساکنین کی دو صورتیں ہیں (الف) التقائے ساکنین علی حدہٖ (ب) التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ التقائے ساکنین علی حدہٖ یہ ہے کہ پہلا ساکن [illegible] اور دوسرا مدغم ہو اور کلمہ ایک ہو یا پہلا ساکن یائے تصغیر اور دوسرا مدغم ہو اور کلمہ ایک ہو اس کے علاوہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہے تفصیل کیلئے اسی کتاب کے قوانین جوف [illegible] سے قانون نمبر ۲ ملاحظہ کریں ۱۲ ہزاروی۔

اضرِبُنَانِّ

اصل میں اِضْرِبْنَ تھا جب آخر میں نون ثقیلہ ملایا تو اِضْرِبْنَّا ہو گیا۔ تین زائد نون ایک کلمہ میں جمع ہو گئے۔ چونکہ کلام عرب میں یہ انداز پسند نہیں کیا جاتا اس لئے الف فاصل لے آئے اِضْرِبْنَانِّ ہو گیا پھر نون ثقیلہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا کیونکہ یہ نون الف زائدہ کے بعد واقع ہونے میں نون تثنیہ کے مشابہ ہے اِضْرِبْنَانِّ ہو گیا۔

امر حاضر معروف مُؤکدٌ بانون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ

اصل میں اِضْرِبْ تھا۔ آخر میں نون خفیفہ ملا دیا تو ماقبل پر مبنی ہو گیا اِضْرِبَنْ ہو گیا۔

اِضْرِبُنْ

اصل میں اِضْرِبُوْا تھا۔ آخر میں نون خفیفہ ملایا تو واؤ اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا۔ جو جائز نہیں لہٰذا واؤ کو حذف کر کے ماقبل کے ضمہ کو اس کی حالت پر چھوڑا تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے اِضْرِبُنْ ہو گیا۔

اِضْرِبِنْ

اصل میں اِضْرِبِیْ تھا۔ جب آخر میں نون خفیفہ ملایا۔ تو اِضْرِبِیْنْ ہو گیا۔ یاء اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا جو جائز نہیں ہے لہٰذا یاء کو حذف کر کے ماقبل کے کسرہ کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ تاکہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے اِضْرِبِنْ ہو گیا۔

امر حاضر مجہول

لِتُضْرَبْ سے آخر تک متکلم کے علاوہ صیغوں کو تُضْرَبُ وغیرہ سے بنایا لام امر جازمہ شروع میں لائے اور آخر کو جزم دے دی۔ علامت جزم ایک صیغہ میں حرکت کا گرنا اور چار صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے۔ اور ایک صیغہ میں کوئی حرف نہیں گرتا۔ کیونکہ وہ مبنی ہے اس لئے لِتُضْرَبْ آخر تک ہو گیا۔

مؤکّد بانون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ

اصل میں لِتُضْرَبْ تھا۔ اس کے آخر میں نون ثقیلہ لائے تو اس کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو گیا۔ لِتُضْرَبَنَّ ہو گیا۔

لِتُضْرَبَانِّ

اصل میں لِتُضْرَبَا تھا نون ثقیلہ کا اضافہ کیا لِتُضْرَبَانَّ ہو گیا۔ پھر نون ثقیلہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا کیونکہ یہ نون تثنیہ کے مشابہ ہے۔ لِتُضْرَبَانِّ ہو گیا۔

لِتُضْرَبُنَّ

اصل میں لِتُضْرَبُوا تھے۔ آخر میں نون ثقیلہ ملائے تو واؤ ساکن اور نون مدغم کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو گیا جو جائز نہیں ہے۔ لہذا واؤ کو حذف کر کے ماقبل کے ضمہ کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے لِتُضْرَبُنَّ ہو گیا۔

لِتُضْرَبِنَّ

اصل میں لِتُضْرَبِي تھا۔ آخر میں نون ثقیلہ ملایا تو لِتُضْرَبِيْنَّ ہو گیا۔ یاء ساکن اور نون مدغم کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہوا اس لئے یاء کو حذف کر دیا۔ اور ماقبل کے کسرہ کو باقی رکھا تاکہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے لِتُضْرَبِنَّ ہو گیا۔

لِتَضْرِبَانّ

اصل میں لِتَضْرِبَا تھا۔ (اس کا طریقہ گزر چکا ہے)

لِتَضْرِبْنَانّ

اصل میں لِتَضْرِبْنَ تھا۔ آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کیا تو لِتَضْرِبْنَنَّ ہو گیا۔ ایک کلمہ میں تین زائد نون جمع ہو گئے چونکہ یہ کلام عرب میں پسندیدہ نہیں ہیں اس لئے درمیان میں الف فاصل لے آئے۔ نون ثقیلہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا کیونکہ یہ نون تثنیہ کے مشابہ ہے۔ لِتَضْرِبْنَانِّ ہو گیا۔

مؤکّد بانون تاکید خفیفہ

لِتَضْرِبَنْ

اصل میں لِتَضْرِبْ تھا۔ جب آخر میں نون خفیفہ ملایا گیا تو نون کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو گیا۔ لِتَضْرِبَنْ ہو گیا۔

لِتَضْرِبُنْ

اصل میں لِتَضْرِبُوْا تھا۔ جب آخر میں نون خفیفہ ملایا گیا تو واؤ ساکن اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ ہو لہذا واؤ کو حذف کیا۔ اس کے ماقبل ضمہ کو اس کی حالت پر چھوڑا تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ لِتَضْرِبُنْ ہو گیا۔

لِتَضْرِبِنْ

اصل میں لِتَضْرِبِيْ تھا۔ آخر میں نون خفیفہ ملایا تو یاء ساکن اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ ہو گیا لہذا یاء کو حذف کر دیا۔ اور اس کے ماقبل کے کسرہ کو اس کی حالت پر چھوڑا تاکہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ لِتَضْرِبِنْ ہو گیا۔

امر غائب معروف و مجہول

لِیَضْرِبْ اور لِیُضْرَبْ آخر تک (سوائے مخاطب کے صیغوں کے) کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ آخر تک (سوائے مخاطب کے صیغوں کے) سے بنایا جب شروع میں لام امر جازمہ لائے۔ تو آخر کو جزم دے دی۔ علامت جزم چار چار صیغوں میں حرکتوں کا گرنا اور تین تین صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے۔ اور ایک ایک صیغہ میں کوئی حرف نہیں گرتا۔ کیونکہ وہ مبنی ہے۔ لِیَضْرِبْ اور لِیُضْرَبْ آخر تک ہو گیا۔

مؤکد با نون تاکید ثقیلہ

لِیَضْرِبْ لِتَضْرِبْ لَاَضْرِبْ لِنَضْرِبْ۔ لِیُضْرَبْ لِتُضْرَبْ لِاُضْرَبْ لِنُضْرَبْ کے ساتھ نون ثقیلہ ملایا تو نون کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو گیا۔ لِیَضْرِبَنَّ لِتَضْرِبَنَّ۔ لَاَضْرِبَنَّ لِنَضْرِبَنَّ۔ لِیُضْرَبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ۔ لِاُضْرَبَنَّ لِنُضْرَبَنَّ ہو گیا۔

لِیَضْرِبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ۔ لِیُضْرَبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ تثنیہ کے صیغے اصل میں لِیَضْرِبَا لِتَضْرِبَا لِیُضْرَبَا لِتُضْرَبَا تھے۔ آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کیا اور نون کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا لِیَضْرِبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ ہو گیا۔

جمع مذکر غائب کے صیغے لِیَضْرِبُوْا اور لِیُضْرَبُوْا کے آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کیا تو واؤ ساکن اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو گیا۔ جو جائز نہیں ہے۔ لہٰذا واؤ کو حذف کر دیا۔ لِیَضْرِبُنَّ لِیُضْرَبُنَّ ہو گیا واؤ کے ضمہ کو اس لیے باقی رکھا تا کہ واؤ کی حذفیت پر دلالت کرے۔

لِیَضْرِبْنَانِّ اور لِیُضْرَبْنَانِّ اصل میں لِیَضْرِبْنَ اور لِیُضْرَبْنَ تھے نون ثقیلہ کا اضافہ کیا۔ لِیَضْرِبْنَنَّ اور لِیُضْرَبْنَنَّ ہو گیا ایک کلمہ میں تین زائد نون جمع ہو گئے اور کلام عرب میں پسندیدہ نہیں ہے لہٰذا درمیان میں الف فاصل لگایا اور نون ثقیلہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا لِیَضْرِبْنَانِّ اور لِیُضْرَبْنَانِّ ہو گیا۔

مؤکد بانون تاکید خفیفہ

لِیَضْرِبْ لِتَضْرِبْ ۔ لَاَضْرِبْ لِنَضْرِبْ ۔ لِیُضْرَبْ لِتُضْرَبْ ۔ لِاُضْرَبْ لِنُضْرَبْ ۔ کے آخر میں نون خفیفہ ملایا تو ان کا ماقبل فتحہ پر بنی ہو گیا۔ لِیَضْرِبَنْ لِتَضْرِبَنْ۔ لِاَضْرِبَنْ لِنَضْرِبَنْ۔ لِیُضْرَبَنْ لِتُضْرَبَنْ۔ لِاُضْرَبَنْ لِنُضْرَبَنْ ہو گیا۔ لِیَضْرِبُنْ اور لِیُضْرَبُنْ اصل میں لِیَضْرِبُوْا اور لِیُضْرَبُوْا تھا آخر میں نون خفیفہ لائے۔ تو واؤ اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ ہوا۔ لہٰذا واجو کو گرا دیا اور ماقبل کے ضمہ کو باقی رکھا۔ تاکہ واؤ کے حذف ہونے پہ دلالت کرے۔ لِیَضْرِبُنْ اور لِیُضْرَبُنْ ہو گیا۔

نہی حاضر معروف ومجہول

لَا تَضْرِبْ اور لَا تُضْرَبْ (آخر تک) کو تَضْرِبُ اور تُضْرَبُ سے بنایا (متکلم کے صیغے اس میں شامل نہیں ہیں) جب لائے نہی جازمہ شروع میں لائے تو آخر کو جزم دے دی علامت جزم ایک ایک صیغہ میں حرکت کا گرنا اور چار چار صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے اور ایک صیغہ یعنی جمع مؤنث حاضر معروف ومجہول میں کوئی چیز نہیں گرتی کیونکہ وہ مبنی ہے۔

نہی غائب معروف ومجہول

لَا یَضْرِبْ اور لَا یُضْرَبْ (آخر تک مخاطب کے صیغوں کو چھوڑ کر) کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ سے بناتے ہیں۔ جب ان صیغوں کے شروع میں لائے نہی لائی گئی تو آخر کو جزم دی گئی۔ چار چار صیغوں میں علامت جزم حرکت کا گرنا، تین تین صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے اور ایک ایک صیغہ (جمع مؤنث غائب معروف ومجہول) میں کوئی چیز نہیں گرتی کیونکہ یہ صیغہ مبنی ہے۔

نوٹ:

نہی حاضر و غائب دونوں میں نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کو گزشتہ پر قیاس کریں۔

اسم ظرف

مَضْرِبٌ

کو یَضْرِبُ سے بنایا۔ یاء علامت مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح علامت اسم ظرف لائے فاء اور عین کلمے کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیت کا اضافہ کیا۔ مَضْرِبٌ ہو گیا۔

مَضْرِبَانِ

اور مَضْرِبَیْنِ کو مَضْرِبٌ سے بنایا۔ حالت رفع میں الف علامت تثنیہ ماقبل مفتوح اور حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح علامت تثنیہ کا اضافہ کیا۔ اور اس کے بعد نون مکسورہ، ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض میں لے آئے۔ حالت رفع میں مَضْرِبَانِ اور حالت نصب و جر میں مَضْرِبَیْنِ ہو گیا۔

مَضَارِبُ

کو مَضْرِبٌ سے بنایا پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا دوسرے کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصی لے آئے الف کے بعد والے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا کیونکہ یہ کلمہ غیر منصرف ہے۔ مَضَارِبُ ہو گیا۔

مُضَیْرِبٌ

کو مَضْرِبٌ سے بنایا پہلے حرف کو ضمہ دیا دوسرے کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائے اور باقی اس کی حالت پر چھوڑا مُضَیْرِبٌ ہو گیا۔

اسم آلہ

مِضْرَبٌ

کو یَضْرِبُ سے بنایا۔ علامت مضارع حرف یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ

اسم آلہ کی علامت میم مکسور لائے۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ آخر میں علامت اسمیت تنوین تمکن کا اضافہ کیا۔ مِضْرَبٌ ہو گیا۔

مِضْرَبَانِ

اور مِضْرَبَیْنِ کو مِضْرَبٌ سے بنایا آخر میں الف ماقبل مفتوح علامت تثنیہ حالت رفع میں اور یاء ماقبل مفتوح علامت تثنیہ حالتِ نصب و جر میں لانے کے بعد نون مکسور ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض میں لائے تو حالتِ رفع میں مِضْرَبَانِ اور حالت نصب و جر میں مِضْرَبَیْنِ ہو گیا۔

مَضَارِبُ

کو مِضْرَبٌ سے بنایا۔ پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصی لائے الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا اور آخر سے تنوین تمکن کو حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ کلمہ غیر منصرف ہے مَضَارِبُ ہو گیا۔

مُضَیْرِبٌ

کو مِضْرَبٌ سے بنایا۔ میم کو ضمہ اور ضاد کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائی گئی اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ اور آخری حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ مُضَیْرِبٌ ہو گیا۔

مِضْرَبَةٌ

کو مِضْرَبٌ سے بنایا۔ مِفْعَلَةٌ کے وزن پر لانے کے لیے آخر میں تائے متحرکہ لائے ماقبل کو فتحہ دیا۔ اور اعراب آخر میں جاری کیا مِضْرَبَةٌ ہو گیا[1]۔

مِضْرَبَتَانِ

اور مِضْرَبَتَیْنِ کو مِضْرَبَةٌ سے بنایا۔ الف علامت تثنیہ ماقبل مفتوح حالت رفع میں اور یاء ماقبل مفتوح علامت تثنیہ حالت نصب و جر میں اور نون مکسورہ ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض آخر میں لایا گیا حالت رفع میں مِضْرَبَتَانِ اور حالت نصب و جر میں مِضْرَبَتَیْنِ ہو گیا۔

---

[1] مِضْرَبَةٌ میں تاء علامت تانیث نہیں کیونکہ علامت تانیث وہاں ہو گی جہاں فاعل کا مونث ہونا مراد ہو۔ اسم آلہ میں مِضْرَبٌ، مِضْرَبَةٌ اور ... لفظ کے اعتبار سے رکھا ہے (ہزاروی)

مَضَارِبُ

کو مِضْرَبَۃٌ سے بنایا۔ پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصی لایا گیا۔ اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ تائے واحدہ کو حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ جمع کا صیغہ ہے اور تنوین تمکن کو حذف کیا۔ کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ مَضَارِبُ ہو گیا۔

مُضَيْرِبَۃٌ

کو مِضْرَبَۃٌ سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائے گئی اور اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ باقی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا مُضَيْرِبَۃٌ ہو گیا۔

مِضْرَابُ

کو مِضْرَبُ سے بنایا۔ مِفْعَالُ کے وزن پر کرنے کے لیے چوتھی جگہ الف کا اضافہ کیا۔ مِضْرَابُ ہو گیا۔

مِضْرَابَانِ

اور مِضْرَابَيْنِ کو مِضْرَابُ سے بنایا۔ آخر میں الف علامت تثنیہ حالت رفع میں اور یاء علامت تثنیہ حالت نصب و جر میں لے آئے الف اور یاء سے پہلے حرف کو فتحہ دیا اور آخر میں نون مکسورہ ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض لائے اب یہ حالت رفع میں مِضْرَابَانُ اور حالت نصب و جر میں مِضْرَابَيْنِ ہو گیا۔

مَضَارِيْبُ

کو مِضْرَابُ سے بنایا۔ پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصی کا اضافہ کیا۔ تو یہ ایسی صورت بن گئی جسے پڑھ نہیں سکتے (مَضَارابُ) لہٰذا ما قبل کے کسرہ کی وجہ سے الف کو یاء سے بدل دیا اور آخر سے تنوین تمکن کو حذف کر دیا کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ مَضَارِيْبُ ہو گیا۔

مُضَیْرِیْب

کو مِضْرَابٌ سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ حرف یاء علامت تصغیر لا کر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ چونکہ یہ الف ماقبل مکسور ہے جو پڑھا نہیں جاتا۔ مُضَیْرِابٌ لہٰذا الف کو یاء سے بدل دیا۔ مُضَیْرِیْب ہو گیا۔

اسم تفضیل مذکر

اَضْرَبُ

کو یَضْرِبُ سے بناتے ہیں۔ علامت مضارع یاء کو حذف کر کے اس جگہ ہمزہ قطعی مفتوح علامت اسم تفضیل لے آئے۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو تقدیری (پوشیدہ) رکھا کیونکہ یہ غیر منصرف اَضْرَبُ ہو گیا۔

اَضْرَبَانِ

اور اَضْرَبَیْنِ کو اَضْرَبُ سے بنایا۔ الف علامت تثنیہ ماقبل مفتوح حالت رفع میں اور یاء علامت تثنیہ ماقبل مفتوح حالت نصب و جر میں اور نون مکسورہ ضمہ یا تنوین تقدیری یا دونوں کے عوض آخر میں لایا گیا تو حالت رفع میں اَضْرَبَانِ اور حالت نصب و جر میں اَضْرَبَیْنِ ہو گیا۔

اَضْرَبُوْنَ

اور اَضْرَبِیْنَ کو اَضْرَبُ سے بنایا۔ علامت جمع مذکر سالم واؤ ماقبل مضموم حالت رفع اور علامت مذکر سالم یاء ماقبل مکسور حالت نصب و جر میں اور نون مفتوح ضمہ یا دونوں کے عوض اَضْرَبُ کے آخر میں لائے حالت رفع میں اَضْرَبُوْنَ اور حالت و جر میں اَضْرَبِیْنَ ہو گیا۔

اَضَارِبُ

کو اَضْرَبُ سے بنایا۔ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ کا اضافہ کیا الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ باقی کو اس کی حالت پر چھوڑا اَضَارِبُ ہو گیا۔

اُضَیرِبٌ

کو اَضرَبُ سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ حرف یا علامت تصغیر لائے یاء کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا اور یاء پر تنوین تمکن لائے۔ اُضَیرِبٌ ہوگیا۔

اسم تفضیل پر مونث

ضُربیٰ

کو اَضرَبُ سے بنایا۔ ہمزہ کو حذف کر کے فاء کلمہ کو ضمہ دیا عین کلمہ کو ساکن کر کے آخر میں علامت تانیث الف مقصودہ کا اضافہ کیا ضُربیٰ ہوگیا۔

ضُربَیَان

اور ضُربَیَیْنِ کو ضُربیٰ سے بنایا۔ حالت رفع میں الف علامت تثنیہ اور حالت نصب و جر میں یاء علامت تثنیہ اور اس کے بعد نون مکسورہ ضمہ یا تنوین تقدیری یا دونوں کے عوض میں لائے اور الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ سے بدلا تو حالت رفع میں ضُربَیَان اور حالت نصب و جر میں ضُربَیَیْنِ ہوگیا۔

ضُربَیَاتٌ

کو ضُربیٰ سے بنایا۔ الف اور تاء علامت جمع مونث سالم مع تنوین مقابلہ آخر میں لائے اور الف مقصورہ کو یاء مفتوح سے بدل دیا۔ اعراب حرف تاء پر جاری کیا کیونکہ کلمہ کے درمیان میں اعراب جاری کرنا صحیح نہیں ہے۔ ضُربَیَاتٌ ہوگیا۔

ضُرَبٌ

کو ضُربیٰ سے بنایا پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا الف مقصورہ کو حذف کیا تنوین مقدرہ کو ظاہر کیا ضُرَبٌ ہوگیا۔

ضُرَیْبِیْ

کو ضُرَبِیْ سے بنایا۔ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ حرف یاء علامت تصغیر لائے باقی کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ ضُرَیْبِی ہوگیا۔

فعل تعجب

مَا اَضْرَبَہٗ

کو یَضْرِبُ سے بنایا۔ علامت مضارع حرف یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ اور اس سے پہلے ماتعجبیہ کا اضافہ کیا عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ اور آخر میں ضمیر منصوب متصل لا کر اس کے ماقبل کو فتحہ دیا۔

اَضْرِبْ بِہٖ

کو یَضْرِبُ سے بنایا۔ علامت مضارع حرف یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ لے آئے۔ فاء اور عین کلمے کو ان کی حالت پر چھوڑا۔ لام کلمہ کو ساکن کر کے اس کے بعد ضمیر مجرور مع باء جارہ لے آئے اَضْرِبْ بِہٖ ہوگیا۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہوگئے پہلا ساکن دوسرا متحرک ہے لہٰذا پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کر دیا۔ اَضْرِبِہٖ ہوگیا۔

ضَرُبَ

کو یَضْرِبُ سے بنایا علامت مضارع کو حذف کر کے فاء کلمہ کو فتحہ دیا۔ عین کلمہ کو ضمہ دیا۔ اور لام کلمہ کو فتحہ پر مبنی کیا ضَرُبَ ہوگیا۔

قوانین ابواب صحیح

سوال: قانون کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: لفظ قانون یونانی یا سریانی زبان کا لفظ ہے لغت میں مسطر کو قانون کہتے ہیں صرفیوں کی اصطلاح میں وہ قاعدہ کلیہ ہے جو اپنی تمام جزئیات کو شامل ہوتا ہے۔ ھِیَ قَاعِدَۃٌ کُلِّیَّۃٌ مُنْطَبِقَۃٌ عَلٰی جَمِیْعِ جُزْئِیَّاتِھَا۔

سوال: حروف علت کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: حروف علت تین ہیں۔ واؤ۔ الف۔ یاء۔

سوال: حروف علت کی کتنی اور کونسی حالتیں ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: حروف علت کی تین حالتیں ہیں۔

(۱) حرف علت متحرک ہو یا ساکن ماقبل کی حرکت موافق ہو یا نہ ہو اسے مطلق حرف علت کہتے ہیں۔

(۲) حرف علت ساکن ہو اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے موافق ہو یا نہ ہو اسے حرف علت لین کہتے ہیں۔

(۳) اگر حرف علت ساکن ہو اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے موافق بھی ہو۔ تو وہ حرف علت مدہ کہلاتا ہے۔

سوال: حرف علت کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: علت کا معنیٰ بیماری ہے اور اہل عرب بیماری کے وقت حروف علت کا مجموعہ لفظ "وائے" اپنی زبان سے نکالتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جس طرح بیماری میں بیمار کی حالت میں تبدیلی آجاتی ہے اسی طرح یہ حروف بھی بدلتے رہتے ہیں۔

سوال: ان حروف کو حروف لین کیوں کہتے ہیں؟

جواب: لین کا معنیٰ نرمی ہے اور یہ حروف سکون کی حالت میں نرمی سے ادا ہوتے ہیں۔

سوال: ان حروف کو مدہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: مد کا معنیٰ کھینچنا ہے۔ اور یہ حروف بھی حرکات کو کھینچنے سے پیدا ہوتے ہیں فتحہ کو کھینچنے سے "الف" کسرہ کو کھینچنے سے "یاء" اور ضمہ کو کھینچنے سے "واؤ" پیدا ہوتی ہے۔

سوال: حروف زائدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو حروف وزن کرنے میں فاء۔ عین۔ لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔ وہ حروف زائدہ کہلاتا ہے۔

سوال: جمع اقصیٰ کی علامت کیا ہے؟

جواب: جمع اقصیٰ کی علامت یہ ہے کہ اس کے پہلے دو حرف مفتوح ہوتے ہیں تیسری جگہ علامت جمع اقصیٰ "الف" لایا جاتا ہے الف کے بعد دو یا تین حروف ہوتے ہیں اگر

حروف ہوں تو پہلا حرف مکسور ہو گا دوسرے کا کوئی اعتبار نہیں[2] جیسے ضَوَارِبُ اگر تین حروف ہوں تو پہلا حرف مکسور اور دوسرا "یاء" ساکن ہوگا۔ تیسرے کا کوئی اعتبار نہیں جیسے "مُضَارِیْبُ"۔

سوال: اعتراض:۔ یہ قاعدہ صحیح نہیں کیونکہ دَوَابٌّ میں الف کے بعد ایک حرف ہے؟

جواب: قائدہ صحیح یہ ہے "با" ایک نہیں دو ہیں۔ اصل میں دَوَابِبُ تھا۔ ایک جنس کے دو حروف جمع ہوئے۔ پہلی باء کو ساکن کر کے دوسری باء میں ادغام کر دیا۔ دَوَابٌّ ہو گیا۔

سوال: تصغیر[3] کی علامت کیا ہے؟

جواب: اسم تصغیر کا پہلا حرف مضموم ہوتا ہے دوسرا مفتوح اور تیسری جگہ علامت تصغیر حرف یاء ہوتا ہے اور یاء کے بعد ایک یا دو یا تین حروف ہوں گے اگر ایک حرف ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں مثلاً "رُجَیْلٌ" دو ہوں تو پہلا حرف مسکور ہو گا دوسرے کا اعتبار نہیں جیسے ضُوَیْرِبٌ۔ اگر تین حروف ہوں تو پہلا حرف مکسور ہو گا دوسرا حرف یاء ساکن ہو گی اور تیسرے حرف کا کوئی اعتبار نہیں۔ جیسے مُضَیْرِیْبٌ۔

سوال: اعتراض:۔ آپ کا بیان کردہ یہ قاعدہ صحیح نہیں کیونکہ ضُرْبیٰ کی تصغیر ضُرَیْبیٰ ہے۔ یاء کے بعد دو حروف ہیں۔ لیکن پہلا حرف مکسور نہیں۔ سَکْرَانُ اور اَحْمَالٌ کی تصغیر سُکَیْرَانُ اور اُحَیْمَالٌ ہے یائے تصغیر کے بعد تین حروف ہیں لیکن پہلا مکسور اور دوسرا یاء نہیں ہے؟

جواب: یہ قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ اکثریہ ہے[4] لہٰذا چند مقامات پر ایسے صیغوں کے آجانے سے قاعدہ نہیں ٹوٹتا۔

1: جمع اقصیٰ کو جمع منتہی الجموع بھی کہتے ہیں یعنی وہ جمع جس میں الف جمع کے بعد دو حرف متحرک ہوتے ہیں یا تین حرف ہوتے ہیں اور ان میں سے درمیانہ حرف یاء ساکن ہوتی ہے۔ 2: اعتبار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عامل کے مطابق اس کا اعتبار ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی۔ 3: اسم تصغیر وہ اسم ہے جس میں چھوٹائی کا معنی پایا جائے جیسے رَجُلٌ مرد اور رُجَیْلٌ (اسم تصغیر (چھوٹا مرد یا چھوٹا سا پیارا مرد یا حقیر مرد) ۱۲ ہزاروی 4: قاعدہ کلیہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر جگہ نافذ ہوتا ہے جب کہ اکثریہ کا مفہوم یہ ہے کہ اکثر مقامات پر اس پر عمل کیا جاتا ہے بعض جگہ اس کے خلاف بھی ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

قانون نمبر ۱ (مدہ زائدہ کی تبدیلی)

ہر مدہ زائدہ[1] جو اسم میں دوسری جگہ واقع ہو۔ جمع اقصیٰ اور تصغیر بناتے وقت اس کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

وضاحت

چونکہ حروف مدہ تین ہیں واؤ۔ الف۔ یاء اس لیے یہاں چھ مثالیں پیش کی جائیں گی۔ تین جمع اقصیٰ کی اور تین اسمِ تصغیر کی۔

جمع اقصیٰ کی مثالیں

الف مدہ کی مثالیں

ضَارِبَۃٌ سے ضَوَارِبُ اس طرح بنایا گیا کہ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ الف مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلا۔ تیسری جگہ جمع اقصیٰ کی علامت "الف" لایا گیا وحدت کی "ۃ"[2] اور تنوینِ تمکن[3] حذف کر دیا ضَوَارِبُ ہو گیا۔

یائے مدہ کی مثال

ضِرَابٌ سے ضَوَارِبُ کو اس طرح بنایا کہ پہلے حرف کو فتحہ دیا۔ یائے مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلا تیسری جگہ جمع اقصیٰ کی علامت "الف" لائے۔ "راء" کو کسرہ دیا اور اس کے بعد والے حرف کو یاء سے بدل دیا اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا۔ ضَوَارِبُ ہو گیا۔

---

[1] مدہ کی تعریف آپ پڑھ چکے ہیں یعنی وہ ساکن حرف علت جس کے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو مثلاً واؤ ساکن ماقبل مضموم۔ زائدہ اسے کہتے ہیں جو حروف اصلیہ ف ع ل کے مقابلے میں نہ ہو جیسے اِجتَنَبَ بروزن اِفتَعَلَ میں ہمزہ اور تاء زائد ہیں ۱۲ ہزاروی۔

[2] وہ تاء جو واحد کے صیغہ کی علامت پر آتی ہے جیسے ضَارِبَۃٌ کی تاء اسے وحدت کی تاء کہتے ہیں اور تنوین جب اسم متمکن پر آئے اسے تنوین تمکن کہتے ہیں اور وہ اسم منصرف ہوتا ہے چونکہ جمع اقصیٰ غیر منصرف ہے اس لیے تنوین تمکن کو حذف کرتے ہیں اور کلمہ ہونے کی وجہ سے تائے وحدت کو حذف کیا جاتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

واؤ مدہ کی مثال

طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ کو اس طرح بنایا کہ پہلے دونوں حرفوں کو فتحہ دیا تیسری جگہ جمع اقصیٰ کی علامت الف لائے اس کے بعد والے حرف "میم" کو کسرہ دیا۔ اور میم کے بعد والے الف کو یاء سے بدل دیا تنوین تمکن کو حذف کر دیا۔ طَوَامِیْرُ ہو گیا۔

اسم تصغیر کی مثالیں

الف مدہ کی مثال

ضَارِبَۃٌ سے ضُوَیْرِبَۃٌ کو اس طرح بنایا کہ پہلے حرف کو ضمہ دیا الف مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلا۔ اس کے بعد تصغیر کی علامت رف "یاء" لائے باقی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ ضُوَیْرِبَۃٌ ہو گیا۔

یائے مدہ کی مثال

ضُوَیْرِیْبٌ کو ضِیْرَابٌ سے اس طرح بنایا کہ پہلے حرف کو ضمہ دیا دوسرے حرف کو واؤ مفتوحہ سے بدلا تیسری جگہ تصغیر کی علامت "یاء" لائے "راء" کو کسرہ دیکر اس کے بعد والے الف کو یاء سے بدل دیا۔ باقی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ ضُوَیْرِیْبٌ ہو گیا۔

واؤ مدہ کی مثال

طُوَیْمِیْرٌ کو طُوْمَارٌ سے اس طرح بنایا کہ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا ۔ دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ تصغیر کی علامت حرف "یاء" لائے میم کو کسرہ دیکر بعد والے الف کو یاء سے بدل دیا۔ اور راء کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ طُوَیْمِیْرٌ ہو گیا۔

سوال: اعتراض۔ آپ نے قانون میں ہر مدہ کا ذکر کیا ہے حالانکہ الف اور یاء تو واؤ سے بدل سکتے ہیں۔ واؤ کو واؤ سے بدلنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کے تین جواب ہیں۔

(۱) الف اور یاء میں ذات کے اعتبار سے اور واؤ میں صفت کے اعتبار سے تبدیلی مراد ہے۔

(۲) صرف الف اور یائے مدہ کا تبدیل ہونا مراد ہے واؤ کا نہیں۔

(۳) تبدیلی تو صرف دو میں ہوتی ہے لیکن چونکہ اکثر کے لئے کل کا حکم ہوتا ہے لہٰذا تینوں حروف مدہ کا ذکر کیا گیا۔

نوٹ:

مدہ کہہ کر غیر مدہ کو نکال دیا۔ جیسے کَوْکَبٌ، خَیْعَلَةٌ [1] زائدہ کہہ کر حرف اصلی کو نکال دیا۔ جیسے بَابٌ، بِیْرٌ اور سُوْءٌ [2] اور اسم کہنے سے فعل نکل گیا جیسے ضَارَبَ ضُوْرِبَ [3] دوسری جگہ کی قید سے تیسری اور چوتھی جگہ والا مدہ نکل گیا جیسے قَتُوْلٌ۔ جَرِیْحٌ۔ ضِرَابٌ، [4] مَقْتُوْلٌ۔ مِنْطِیْقٌ۔ مِضْرَابٌ [5]۔

قانون نمبر ۲ (نون تنوین اور نون تثنیہ وجمع کا گرانا)

جب کسی اسم پر الف لام داخل کیا جائے یا اسکی اضافت کی جائے تو نون تنوین گرا دیا جاتا ہے نیز تثنیہ اور جمع کا نون بھی اضافت کے وقت گرانا واجب ہے۔

مثالیں:۔

(الف لام کی مثال)

حَمْدٌ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ پر الف لام داخل کیا تو اَلْحَمْدُ۔ اَلضَّارِبُ اور اَلْمَضْرُوْبُ ہو گیا۔ (نون تنوین گر گیا)۔

اضافت کی مثال

ضَارِبٌ اور غُلَامٌ کو لفظ زید کی طرف مضاف کیا تو ضَارِبُ زَیْدٍ اور غُلَامُ زَیْدٍ ہو گیا (نون تنوین گر گیا)۔

---

[1] کَوْکَبٌ اور خَیْعَلَةٌ میں واؤ اور یاء سے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہے لہٰذا یہ واؤ اور یاء مدہ نہیں ہے۔

[2] ان مثالوں میں الف، یاء اور واؤ اصلی ہیں لہٰذا مدہ ہونے کے باوجود یہاں قاعدہ پر عمل نہ ہوگا۔

[3] ضَارَبَ باب مفاعلہ سے فعل ماضی معروف کا اور ضُوْرِبَ ماضی مجہول کا صیغہ ہے ۱۲ ہزاروی۔

[4] ان مثالوں میں حروف مدہ تیسری جگہ ہیں ۱۲ ہزاروی۔

[5] ان مثالوں میں حروف مدہ چوتھی جگہ ہیں ۱۲ ہزاروی۔

نون تثنیہ اور جمع کی مثال

ضَارِبَانِ اور ضَارِبُوْنَ کو زید کی طرف مضاف کیا تو ضَارِبَا زَیْدٍ اور ضَارِبُوْ زَیْدٍ ہو گیا (تثنیہ اور جمع کا نون گر گیا)

سوال: اعتراض:۔ کیا وجہ ہے کہ تنوین کی صورت میں الف لام کا داخل ہونا اور اسم کا مضاف ہونا دونوں تنوین کو گرا دیتے ہیں لیکن تثنیہ اور جمع کا نون صرف اضافت کیوجہ سے گرتا ہے۔ الف لام داخل ہونے کی وجہ سے نہیں گرتا؟

جواب: نون تثنیہ اور جمع کی دو حالتیں ہیں۔ یعنی یہ نون حرکت اور تنوین دونوں کی جگہ آتا ہے اور الف لام کی صورت میں حرکت کا اعتبار کرتے ہیں اور چونکہ الف لام کی وجہ سے حرکت نہیں گرتی لہٰذا نون بھی نہیں گرتا اور اضافت کی صورت میں تنوین کا اعتبار کرتے ہیں۔ اور چونکہ اس صورت میں تنوین کا نون گر جاتا ہے لہٰذا تثنیہ اور جمع کا نون بھی گر جاتا ہے۔۔

سوال: اضافت کے وقت نون تثنیہ اور نون جمع کیوں گرتا ہے؟

جواب: چونکہ مضاف اور مضاف الیہ میں بہت اتصال ہوتا ہے جبکہ نون تنوین اور نون تثنیہ و جمع انفصال کے لئے آتے ہیں چونکہ اتصال اور انفصال ایک دوسرے کی ضد ہیں جو جمع نہیں ہو سکتے اس لئے اتصال کی خاطر یہ نون گر جاتے ہیں۔

سوال: الف لام کے داخل ہونے کی صورت میں نون تنوین کو کیوں گراتا ہے؟

جواب: نون تنوین نکرہ کیلئے آتا ہے جبکہ الف لام معرفہ کی علامت ہے۔ نکرہ اور معرفہ ایک دوسرے کی ضد ہونے کی وجہ سے جمع نہیں ہو سکتے اس لئے نون تنوین کو گرا دیتے ہیں[1]

قانون نمبر ۳ (نون تنوین اور خفیفہ کو حرف علت سے بدلنا)۔

نون تنوین اور نون خفیفہ کو حالت وقف میں یونس صرفی کے نزدیک پہلے حرف کی حرکت مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

---

[1] نوٹ: نون تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کے آخر کی حرکت کے تابع ہو اور تاکید کیلئے نہ ہو جیسے قرءٌ (قرءن) ۱۲ نحو میر وغیرہ

وضاحت

اگر کسی کلمہ کے آخر میں نون تنوین یا نون خفیفہ ہو تو جائز ہے کہ اسے حالت وقف میں اس حرف علت سے بدل دیا جائے جو اس سے پہلے حرف کی حرکت کی مطابق ہے۔

تنوین کی مثال

زَیْدٌ۔ زَیْدًا۔ زَیْدٍ کو زَیْدُوْ۔ زَیْدَا اور زَیْدِیْ پڑھنا۔[1]

نون خفیفہ کی مثال

اِضْرِبَنْ۔ اِضْرِبُنْ۔ اِضْرِبِنْ۔ کو اِضْرِبَا۔ اِضْرِبُوْ۔ اِضْرِبِیْ پڑھنا۔

صحیح قانون

صحیح قانون یہ ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہو تو نون تنوین کا ماقبل حرف مفتوح ہوگا یا مضموم یا مکسور۔ اگر مفتوح ہو تو حالت وقف میں نون تنوین کو عام طور پر الف سے بدلتے ہیں جیسے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ میں عَلِیْمَا۔ حَکِیْمَا۔ غَفُوْرَا۔ رَحِیْمَا۔ پڑھا جاتا ہے اور کبھی کبھی نون تنوین کو گرا دیتے ہیں۔ جیسے عَلِیْمْ۔ حَکِیْمْ۔ غَفُوْرْ۔ رَحِیْمْ پڑھتے ہیں۔ اور اگر نون تنوین کا ماقبل مکسور یا مضموم ہو تو اسے عام طور پر حذف کر دیا جاتا ہے جیسے۔ قَدِیْرٌ سے قَدِیْرْ اور حَسِیْنٌ سے حَسِیْنْ جبکہ کبھی کبھی اسے حرف علت سے بدلتے ہیں۔ جیسے قَدِیْرُوْ اور حَسِیْنُوْ۔

نوٹ:

یہ قانون اس وقت ہے جب کلمہ کے آخر میں تائے تانیث اسمیہ زائدہ[2] نہ ہو۔ اگر ایسی "تاء" ہو تو حالتِ وقف میں اسے "ھا" سے بدلنا واجب ہے جیسے۔ رَحْمَۃٌ سے رَحْمَہْ اور مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَہْ پڑھنا ضروری ہے۔

---

[1] یہاں نون کو واؤ الف اور یاء سے بدلا گیا ۱۲ ہزاروی۔
[2] وہ تاء جو اسم کے آخر میں مونث کی علامت کے طور پر آئے اسے تائے تانیث کہتے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

نون خفیفہ

اگر کسی کلمہ کے آخر میں نون خفیفہ ہو تو اس کی بھی دو حالتیں ہیں۔

(۱) اگر اس کا ماقبل مفتوح ہو تو حالت وقف میں اسے الف سے بدلنا واجب ہے جیسے اِضْرِبَنْ کو اِضْرِبَا پڑھنا۔

(۲) اور اگر اس کا ماقبل مسکور یا مضموم ہو تو حالت وقف میں اسے حرف علت سے بدلنا اور محذوف حرف علت کو واپس لانا واجب ہے جیسے اِضْرِبُنْ کو اِضْرِبُوْا اور اِضْرِبِنْ سے اِضْرِبِیْ[۱] پڑھنا۔

قانون نمبر۴ (نون اعرابی کو گرانا)

مضارع پر حروف نواصب اور جوازم داخل کیے جائیں۔ یا آخر میں نون تاکید لگایا جائے۔ یا امر حاضر معروف بنایا جائے تو نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے۔

مثالیں: (حروف جوازم کی مثال)

لَمْ یَضْرِبَا۔ لَمْ یَضْرِبُوْا۔ لَمْ تَضْرِبَا۔ لَمْ تَضْرِبُوْا لَمْ تَضْرِبِیْ دراصل یَضْرِبَانِ۔ یَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ تَضْرِبِیْنَ تھا جب لم جازمہ ان صیغوں کے شروع میں لائے تو نون اعرابی گر گیا لَمْ یَضْرِبَا (آخر تک ہو گیا)۔

حروف ناصبہ کی مثال

لَنْ یَضْرِبَا۔ لَنْ یَضْرِبُوْا۔ لَنْ تَضْرِبَا۔ لَنْ تَضْرِبُوْا۔ لَنْ تَضْرِبِیْ یہ اصل میں یَضْرِبَانِ۔ یَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ تھے۔ جب لن ناصبہ ان صیغوں کے شروع میں لائے اور نون اعرابی گر گیا تو لَنْ یَضْرِبَا۔ لَنْ یَضْرِبُوْا (آخر تک) ہو گیا۔

---

[۱] اِضْرِبُنْ اصل میں اِضْرِبُوْا تھا جب نون خفیفہ کا اضافہ کیا تو واؤ کو گرا دیا گیا ۱۲ اسی طرح اِضْرِبِنْ اصل میں اِضْرِبِیْ تھا نون خفیفہ کی وجہ سے یاء کو گرا دیا گیا تھا اور اب اس نون خفیفہ کی جگہ واؤ اور یاء واپس آ گئی ۱۲ ابرار دی۔

نون تاکید ثقیلہ کی مثال

لَیَضْرِبَانِّ۔ لَیَضْرِبُنَّ۔ لَتَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبُنَّ لَتَضْرِبِنَّ جو اصل میں یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ تھے جب نون تاکید ثقیلہ ان صیغوں کے آخر میں لائے تو نون اعرابی گر گیا۔ واؤ اور یاء کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا نیز لام مفتوحہ اس کے شروع میں لائے تو لَیَضْرِبَانِّ۔ لَیَضْرِبُنَّ (آخر تک) ہو گیا۔

نون تاکید خفیفہ کی مثال

لَیَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبِنْ جو اصل میں یَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ اور تَضْرِبِیْنَ تھے۔ جب نون خفیفہ ان کے آخر میں لائے تو نون اعرابی گر گیا۔ واؤ اور یاء کو التقاء ساکنین کی وجہ سے گرا دیا۔ لَیَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبِنْ ہو گیا۔

امر کی مثال

اِضْرِبَا۔ اِضْرِبُوْا۔ اِضْرِبِیْ اصل میں تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ تھے۔ امر حاضر معلوم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تاء حرف مضارع کو حذف کیا اس کے بعد والا حرف ساکن ہو گیا۔ لہذا ہمزہ وصلی مکسورہ اس کے شروع میں لے آئے اور آخر میں وقف کر دیا نون اعرابی بھی گر گیا اب یہ اِضْرِبَا۔ اِضْرِبُوْا۔ اِضْرِبِیْ ہو گیا۔

نوٹ:

نون اعرابی وہ نون ہے جو فعل مضارع کے بعض صیغوں کے آخر میں اعراب کے عوض (بدلہ میں) آتا ہے جیسے یَضْرِبَانِ۔ یہاں یَضْرِبَانِ کا نون یَضْرِبُ کے ضمہ کے عوض ہے۔

سوال: مضارع کے آخر میں نون تاکید لگاتے وقت شروع میں لام مفتوحہ کیوں لگاتے ہیں؟

جواب: یہ ایک قاعدہ ہے کہ جب مضارع کے آخر میں نون تاکید لگایا جائے تو عام طور پر شروع میں لام مفتوحہ لگاتے ہیں۔

سوال: مصنف علیہ الرحمہ نے جوازم اور نواصب کیلئے لفظ دخول اور نون تاکید کیلئے لفظ لحوق کا استعمال کیا۔ اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

جواب: طریقہ یہ ہے کہ جو زائد چیز کلمہ کے شروع میں لائی جائے اس کے لئے لفظ دخول استعمال کرتے ہیں۔ اور جو زائد چیز کلمہ کے آخر میں ملائی جاتے اس کیلئے لفظ لحوق استعمال کرتے ہیں اور کبھی اس کے خلاف (الٹ) بھی کر دیتے ہیں۔

سوال: نون تاکید لانے کی صورت میں نون اعرابی کیوں گراتے ہیں؟

جواب: اگر نون اعرابی کو نون تاکید سے پہلے رکھتے تو وسط کلمہ میں اعراب کو لانا لازم آتا اور اگر نون اعرابی کو بعد میں لاتے تو اعراب حرف پر آجاتا اور یہ دونوں باتیں جائز نہیں اس لئے نون اعرابی کو گرانا ضروری تھا۔

قانون نمبر ۵ (نون تنوین اور نون ساکن کو دوسرے حرف سے بدلنا)

جو نون تنوین اور نون ساکن کلمہ کے آخر میں واقع ہو اگر اس کلمہ کے بعد حروف یَرْمَلُوْنَ[1] میں سے کوئی حرف آئے تو نون کو اس حرف سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے۔ اگر نون متحرک ہو تو ادغام جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی چیز ادغام میں رکاوٹ نہ بنے اور ادغام کیوجہ سے التباس لازم نہ آئے۔

نوٹ:

حروف "یَمُوْنَ" میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا اور "لَرْ" میں غنہ کے بغیر ہوگا۔
کلمہ کے آخر میں ہونے کی قید نون ساکن کے ساتھ ہے کیونکہ نون تنوین تو ہمیشہ آخر میں ہوتا ہے۔

نون ساکن کی مثالیں

(ترتیب وار) مَنْ یَّشَاءُ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ۔ مِنْ مَّقَامٍ مِنْ لَّدُنْكَ۔ مِنْ وَّرَائِهِمْ مِنْ نَّبِیٍّ۔

وضاحت

ان تمام مثالوں میں نون ساکن کو اس کے بعد والے حرف یعنی یاء۔ راء۔ میم۔ لام۔ واؤ۔ اور نون سے بدل کر ادغام کیا گیا ہے۔

[1] یرملون سے ی۔ ر۔ ل۔ م۔ و۔ ن علیحدہ علیحدہ لفظ مراد ہیں ۱۲ ہزاروی۔

نون تنوین کی مثالیں

(ترتیب وار) غَـدًا یومئذٍ تَبَعٌ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ رَعْدٌ وَّبَرْقٌ، قَرِیْبٌ، نُّجِبْ۔

نون متحرک کی مثالیں

(ترتیب وار) اَنَا یَتِیْمٌ، اَنَا رَفِیْقٌ، اَنَا مُقِیْمٌ، اَنَا لَئِیْقٌ، اَنَا وَلِیٌّ، اَنَا نَصِیْرٌ۔

وضاحت

ان تمام مثالوں میں نون کو ساکن کر کے بعد والے حرف سے بدلتے ہوئے ادغام کیا لیکن یاد رہے کہ نون اور اس کے بعد الف اگرچہ پڑھنے میں نہیں آتا لیکن لکھنے میں برقرار رہے گا۔

نون ساکن اور اس کے بعد نون متحرک کی مثال

اگر نون ساکن ہو اور اس کے بعد حرف متحرک ہو یا نون متحرک ہو تو اسے ساکن کر کے ادغام کرتے ہیں۔ جیسے وَلٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ۔ دراصل وَلٰكِنْ اَنَا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ تھا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے پہلے حرف یعنی نون کو دی اور ہمزہ کو حذف کر دیا۔ پھر پہلے نون کی حرکت کو گرا کر نون کا نون میں ادغام کیا وَلٰكِنَّا ہوگیا۔

نون تنوین متحرک کی مثال

جیسے عَادَنِ الْاُوْلٰی یہ اصل میں عَادًا الْاُوْلٰی ہے ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے حذف ہوگیا پہلے ہمزہ کی حرکت کو حذف کیا اب نون تنوین اور لام دو ساکن جمع ہوگئے۔ ساکنین سے بچنے کیلئے نون تنوین کو کسرہ دیا عَادَنِ الْاُوْلٰی ہوگیا۔ چونکہ نون متحرک کے بعد لام آرہا ہے لہٰذا جائز ہے کہ نون تنوین کو لام سے بدل کر ادغام کریں اور عَادَ الُّاُوْلٰی پڑھیں۔

سوال: نون ساکن کے کلمہ کے آخر میں ہونے کی شرط کیوں لگائی گئی ہے؟

جواب: اس لئے کہ اگر نون ساکن کلمے کے درمیان میں ہو تو وہاں ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے قِنْوَانٌ۔ بُنْیَانٌ۔ مُنْیَۃٌ۔ غُنْیَۃٌ یہاں اگرچہ نون ساکن کے بعد حرف یرملون میں سے ایک حرف آرہا ہے لیکن چونکہ نون ساکن کلمہ کے درمیان میں ہے لہٰذا ادغام نہیں ہوا۔

سوال: اعتراض: آپ کا بیان کردہ یہ ضابطہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عَنْمَرِشٌ، اِنْمَحٰی میں نون کو میم سے بدل کر ادغام کیا گیا ہے اور اسے عَمَّرِشٌ اور اِمَّحٰی پڑھتے ہیں۔ حالانکہ یہ نون ساکن کلمہ کے درمیان میں ہے؟

جواب: یہ شاذ ہے اور ایسا ہوتا رہتا ہے۔

سوال: غنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: آواز کو ناک سے باہر نکالنا غنہ کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق پڑھنے سے ہے لکھنے سے نہیں۔

قانون نمبر ۶ (نون کو میم سے بدلنا)

اگر نون ساکن اور نون تنوین کے بعد باء مطلق واقع ہو تو اس نون کو میم سے بدلنا واجب ہے اگر نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار کرتے ہیں۔ اس نون کے بعد الف نہیں آتا۔ اور اگر باقی حروف آئیں تو اخفاء[1] کرتے ہیں۔

وضاحت

باء مطلق سے مراد یہ ہے کہ باء چاہے اسی کلمہ میں آئے جس میں نون ہے یا دوسرے کلمہ میں آئے۔ اور اس کا تعلق نون ساکن کے ساتھ ہے کیوں کہ نون تنوین کی صورت میں باء دوسرے کلمہ کے شروع میں آئے گی۔ (کیونکہ نون تنوین خود آخر کلمہ میں ہوتا ہے)۔ حروف حلقی چھ ہیں اور یہ وہ حروف ہیں جن کی ادائیگی حلق سے ہوتی ہے اور وہ چھ حروف یہ ہیں۔

حرف حلقی شش بود اے نور عین

ہمزہ ہاء و عاء و خاء و عین و غین

---

[1] اخفاء یہ ہے کہ نون پہ رک کر غنہ کی صورت میں ادا کرنا ہو جبکہ اظہار میں یہ صورت نہیں ہوتی ۱۲ ہزاروی۔

نون تنوین اور نون ساکن کے بعد الف نہیں آتا کیونکہ الف بھی ساکن ہوتا ہے اور اس طرح اجتماع ساکنین لازم آتا ہے جو جائز نہیں اگر نون ساکن اور نون تنوین کے بعد مندرجہ ذیل پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آئے تو اخفاء کرتے ہیں وہ پندرہ حروف یہ ہیں۔ (تاء۔ ثاء۔ جیم۔ دال۔ ذال۔ زاء۔ سین شین۔ صاد۔ ضاد۔ طاء۔ ظاء۔ فاء۔ قاف۔ کاف)

مثالیں:

نون ساکن اور باء ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے یَنْبَغِیْ۔ عَنْبَرٌ مِنْبَرٌ۔ یہاں نون کو میم سے بدل کر یَنْبَغِیْ، عَنْبَرٌ اور مِنْبَرٌ پڑھتے ہیں۔نون ساکن اور باء الگ الگ کلمہ میں ہوں جیسے مِنْ بَعْدِ۔

نون تنوین کی مثال

لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ یہاں قاف کے نون تنوین کو میم سے بدل کر پڑھتے ہیں۔

نوٹ:

نون تنوین کی صورت میں باء دوسرے کلمہ کے شروع میں آتی ہے۔ایک کلمہ میں یہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔جیسے اوپر والی مثال سے ظاہر ہے۔

قانون نمبر ۷: (نون ثقیلہ کا استعمال)

وہ مضارع جو طلب کے معنی سے خالی ہو یا مضارع منفی ہو اس کے شروع میں حرف نفی لا آئے یا ما۔ان دونوں صورتوں میں نون ثقیلہ کم استعمال ہوتا ہے۔ حرف لَمْ اور ادوات شرط جواب شرط اور جزا کی صورت میں نون ثقیلہ بہت کم استعمال ہوتا ہے البتہ اما کے بعد نون ثقیلہ کا استعمال واجب ہے۔ان صورتوں کے علاوہ نون ثقیلہ کا استعمال یا تو واجب ہے یا کثیر ہے۔

وضاحت

وجوب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وجوبِ تام

یعنی جب مضارع مثبت جوابِ قسم کے طور پہ واقع ہو اور لامِ قسم اور مضارع کے درمیان فصل نہ ہو۔

(۲) قریبِ وجوب

جب مضارع مَا کے بعد واقع ہو۔

نون ثقیلہ کا زیادہ استعمال

پانچ جگہوں میں نون ثقیلہ زیادہ استعمال ہوتا ہے وہ پانچ مقامات یہ ہیں۔

نہی، دعا، عرض، تمنی، استفہام

نوٹ:

نون ثقیلہ مضارع کے ساتھ مخصوص ہے البتہ بعض اوقات ماضی، اسم فعل، فعل تعجب اور اسم فاعل پر بھی آتا ہے۔

مثالیں

(۱) زَیْدٌ یَضْرِبَنَّ وہ مضارع جو طلب سے خالی ہے۔ "یہاں نون ثقیلہ کم استعمال ہوتا ہے۔"

(۲) مَا یَضْرِبَنَّ اور لَا یَضْرِبَنَّ مضارع منفی کی مثال "یہاں نون ثقیلہ کم استعمال ہوتا ہے"

(۳) لَمْ یَعْلَمَنَّ حرف لم کی مثال۔ یہاں نون ثقیلہ بہت کم استعمال ہوتا ہے۔

(۴) وَمَنْ یَشْفِقَنَّ ادواتِ شرط[1] کی مثال ہے۔

(۵) تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ۔ وجوب تام کی مثال ہے یہاں نون ثقیلہ کا استعمال واجب ہے

(۶) اِمَّا تَخَافَنَّ وَاِمَّا تَرَیِنَّ قریب وجوب کی مثال ہے۔

(۷) لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا نہی کی مثال ہے یہاں نون ثقیلہ اکثر استعمال ہوتا ہے۔

---

[1] ادواتِ شرط سے مراد شرط کے معنی میں استعمال ہونے والے کلمات ہیں جیسے اِنْ حرفِ شرط اور مَنْ وغیرہ اسمائے شرطیہ ۱۲ ہزاروی۔

اسم ظرف کے قواعد (قانون نمبر ۸)

اسم ظرف یَفْعِلُ اور مثال سے مطلقاً مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے اور غیر یَفْعِلُ اور ناقص نیز لفیف اور مضاعف سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اور یہ واجب ہے اس کے علاوہ شاذ ہے۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ اسم ظرف اور مصدر میمی اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔

وضاحت

مضارع مکسور العین ہو یا مثال مطلقاً ہو تو اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔ حَسِبَ یَحْسِبُ سے مَحْسِبٌ۔ وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ۔ وَسُمَ یَوْسُمُ سے مَوْسِمٌ۔ وَضَعَ یَضَعُ سے مَوْضِعٌ اگر مضارع مکسور العین نہ ہو یا فعل ناقص یا لفیف مضاعف ہو تو اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ۔ شَرِبَ یَشْرَبُ سے مَشْرَبٌ رَمٰی یَرْمِیْ سے مَرْمًی۔ وَقٰی یَقِیْ سے مَوْقًی اور فَرَّ یَفِرُّ سے مَفَرٌّ۔ اس کے علاوہ اسم ظرف شاذ ہوتا ہے جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ۔ شَرَقَ یَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ۔ غیر ثلاثی مجرد[1] سے اسم ظرف اور مصدر میمی اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ اور تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ سے مُتَدَحْرَجٌ۔

سوال: مثال مطلقاً کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ مثال کا مضارع مفتوح العین ہو مکسور العین ہو یا مضموم العین ہو۔ (کوئی قید نہیں)۔

سوال: کیا مثال کے قانون سے اختلاف بھی کیا گیا ہے؟

جواب: جی ہاں بعض لوگوں کے نزدیک اسم ظرف مثال واوی سے مطلقاً مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے اور مثال یائی سے یہ وزن اس وقت آئے گا جب اس کا مضارع مکسور العین ہو۔

سوال: شاذ کسے کہتے ہیں؟

جوب: شاذ اسے کہتے ہیں جو قیاس کے خلاف ہو جیسے قیاس کے مطابق یَسْجُدُ سے اسم ظرف مَسْجَدٌ ہونا چاہیے تھا لیکن اسے مَسْجِدٌ پڑھتے ہیں۔

---

[1] غیر ثلاثی مجرد سے مراد ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، اور رباعی مزید فیہ اور ملحقات ہیں ۱۲ ہزاروی۔

سوال: شاذ کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: شاذ کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مخالفِ قانون موافقِ استعمال ہو جیسے مَسْجِدٌ، مَغْرِبٌ، مَشْرِقٌ۔

(۲) موافقِ قانون مخالفِ استعمال ہو جیسے مَسْجَدٌ، مَشْرَقٌ، مَغْرَبٌ۔

(۳) مخالفِ قانون اور مخالفِ استعمال ہو جیسے۔ مَسْجُدٌ، مَشْرُقٌ، مَغْرُبٌ۔

نوٹ:

یہ تیسری قسم مردود ہے۔

قانون نمبر ۹ (مصدر میمی کا ضابطہ)

ثلاثی مجرد کے تمام بابوں سے مصدر میمی کا مفتوح العین آنا واجب ہے البتہ مثال واوی جس کا فاء کلمہ محذوف ہو اور اس کا مضارع مکسور العین یا مفتوح العین ہو۔ نیز مثال یائی سے مطلقاً مصدر میمی کا مکسور العین آنا واجب ہے۔ وَجِلَ لازم سے اکثر کے نزدیک مکسور العین آتا ہے اجوف یائی کا مصدر میمی صحیح کے مصدر میمی کی طرح آتا ہے۔ لیکن بعض صرفیوں کے نزدیک مکسور العین اور مفتوح العین دونوں طرح جائز ہے۔

وضاحت

مصدر میمی کے دو وزن ہیں۔ (۱) مَفْعِلٌ (۲) مَفْعَلٌ

مندرجہ ذیل صورتوں میں مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

(۱) مثال واوی جس کا فاء کلمہ محذوف ہو اور مضارع مکسور العین یا مفتوح العین ہو۔ جیسے مَوْعِدٌ اور مَوْضِعٌ۔

(۲) مثال یائی مطلقاً (یعنی اس میں مثال واوی والی شرائط کی قید نہیں ہے) جیسے مَيْسِرٌ

(۳) وَجِلَ جو فعل لازم ہوتا ہے متعدی نہیں اس کے مصدر میمی میں اختلاف ہے اکثر صرفیوں کے نزدیک مکسور العین ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک مفتوح العین جیسے مَوْجِلٌ (یا مَوْجَلٌ)۔

(۴) اجوف یائی کا مصدر میمی میں بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک مفتوح العین اور مکسور العین دونوں طرح جائز ہے۔ لیکن جمہور کے نزدیک اس کا وہی حکم ہے جو صحیح کے مصدر میمی کا ہے۔

(۵) ان تمام صورتوں کے علاوہ ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کے مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَنْصَرٌ، مَشْرَبٌ وغیرہ۔

قانون نمبر (۱۰) الف کی تبدیلی

اگر الف کے ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف ہو تو الف کو اس حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے البتہ تصغیر ترخیم کے وقت نہیں بدلتے[1]۔

وضاحت

اگر الف سے پہلے والے حرف پر ضمہ ہو تو الف کو واؤ سے بدلتے ہیں۔ جیسے ضُوْرِبَ یعنی جب ضَارَبَ سے ماضی مجہول بناتے ہیں تو فاء کلمہ یعنی "ض" کو ضمہ دیا اور الف کو واؤ سے بدل دیا۔ اور اگر الف سے پہلے کسرہ ہو تو الف کو "یاء" سے بدلنا واجب ہے جیسے مَضَارِیْبُ اسے مِضْرَابٌ سے بنایا میم اور ضاد کو فتحہ دیا اس کے بعد جمع اقصی کی علامت الف کا اضافہ کیا اور "راء" کو کسرہ دیا اور اس کسرہ کی وجہ سے بعد والے الف کو "یاء" سے بدل دیا اور تنوین کو حذف کر دیا۔ مَضَارِیْبُ ہو گیا۔

تصغیر مع ترخیم کی مثال

دِحْرَاجٌ اسم تصغیر بناتے وقت "دال" کو ضمہ اور "حاء" کو فتحہ دیا اس کے بعد یائے تصغیر لائے یاء کے بعد والے حرف یعنی راء کسرہ دیا۔ اور الف کو گرادیا۔ لہذا اسے یاء سے بدلنے کی ضرورت نہیں ہے اس گرانے کو ترخیم کہتے ہیں دُحَيْرِجٌ ہو گیا[2]۔

---

[1] ایسی تصغیر جس میں ترخیم بھی پائی جائے تفصیل آگے آرہی ہے ۱۲ ہزاروی۔
[2] اصطلاح صرف میں تخفیف کی غرض سے کسی حرف کو گرانا ترخیم کہلاتا ہے یہاں تصغیر اور ترخیم کا عمل ہوا ہے ۱۲ ہزاروی۔

قانون نمبر ۱۱ (الف مقصورہ وممدودہ کی تبدیلی)

جو الف مقصورہ اسم میں تیسری جگہ واقع ہو، واؤ سے بدلا ہوا ہو یا اصلی ہو۔ لیکن اس میں امالہ نہ کیا گیا ہو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت اسے واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے اور ان صورتوں کے علاوہ "یاء" سے بدلنا واجب ہے۔ الف ممدودہ اگر اصلی ہو تو اسے باقی رکھتے ہیں اور اگر تانیث کا ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے ان دو صورتوں کے علاوہ الف ممدودہ کو باقی رکھنا اور بدلنا البتہ باقی رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال: الف مقصورہ کون سا الف ہوتا ہے؟

جواب: الف مقصورہ وہ الف لازم ہوتا ہے جو اسم میں دوسری جگہ کے علاوہ ہوتا ہے جیسے عَصٰی اور رَحیٰ کا الف۔

سوال: الف لازم اسم اور اسم میں دوسری جگہ کے سوا ہونے کی قید کیوں لگائی گئی ہے؟

جواب: اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ الف غیر لازم مقصورہ نہیں ہوتا جیسے زَیْدًا کا الف اور اسم میں دوسری جگہ آنے والا الف بھی مقصورہ نہیں جیسے۔ یا (موصولہ) کا الف اور حرف میں آنے والا الف بھی مقصورہ نہیں چاہے وہ تیسری جگہ ہی کیوں نہ ہو جیسے اِلیٰ کا الف۔

سوال: الف ممدودہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کلمہ کے آخر میں الف زائدہ کے بعد جو ہمزہ ہوتا ہے اسے الف ممدودہ کہتے ہیں جیسے کِسَاءٌ اور رِضَاءٌ کے آخر کا ہمزہ۔

سوال: الف مقصورہ کو مقصورہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: مقصورۃ (اسم مفعول) قصر سے بنا ہے۔ جس کا معنی بند کرنا ہے۔ چونکہ الف مقصورہ کو پڑھتے وقت آواز اور حرکت کو کھینچا نہیں جاتا ہے اس لیے اسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔

سوال: الف ممدودہ کو ممدودہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ممدودہ (اسم مفعول) مد سے بنا ہے۔ جس کا معنی کھینچا جاتا ہے چونکہ اسے پڑھتے وقت آواز اور حرکت کو کھینچا جاتا ہے اس لیے اسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔

سوال: الف ممدودہ کو ہمزہ کہنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اصل میں یہ ہمزہ ہے اور اس پر الف کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کئی مقامات پہ ہوتا ہے جیسے الف لام تعریف الف وصلی الف قطعی ہمزہ ہیں لیکن انہیں الف کہا جاتا ہے۔

سوال: امالہ کا لغویہ اور اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب: لغت میں امالہ جھکاؤ کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں فتحہ کو کسرہ کی اور الف کو یاء کی طرف دیکر اس طرح پڑھنا کہ حرکت فتحہ اور کسرہ کے درمیان اور حرف الف اور یاء کے درمیان ہو جائے جیسے کِتَابٌ سے کِتِیبٌ اور حِسَابٌ سے حِسِیبٌ۔

سوال: کیا اسم مبنی اور حروف میں بھی امالہ ہوتا ہے؟

جواب: اسم مبنی میں تین جگہ اور حروف میں بھی تین جگہ امالہ ہوتا ہے اس کے علاوہ نہیں۔

اسم مبنی کی مثالیں

مَتٰی (اسم شرط) سے مَتِیْ۔ اَنّٰی (اسم شرط) سے اَنّی اور ذَا (اسم اشارہ) سے (ذِیْ)۔

حروف کی مثالیں

بَلٰی (حرف ایجاب نفی) بَلِیْ۔ یَا (حرف نداء) سے یِیْ اِمَّا لَا سے اِمَّالِیْ[1]

جس کلمہ کے آخر میں الف مقصورہ ہو اس اسم سے تثنیہ اور جمع مونث سالم بناتے وقت الف مقصورہ کو دو صورتوں میں واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے اور باقی صورتوں میں یاء سے بدلتے ہیں واؤ سے بدلنے کی دو صورتیں ہیں۔

---

[1] اِمَّالَا کے "لَا" میں امالہ ہوتا ہے یہ اصل میں اِنْ کُنْتَ لَا تَخْرُجُ فَتَکَلَّمْ تھا کُنْتَ اور تَخْرُجُ کو حذف کیا اس کی جگہ لفظ کو لایا گیا اِنْ کے نون کا میم میں ادغام کیا اِمَّا ہو گیا۔ اس کے بعد فَتَکَلَّمْ جزاء کو بھی حذف کر دیا کیونکہ شرط اس پر دلالت کر رہی ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک اصل میں اِفْعَلْ ھٰذَا اِمَّالَا یعنی اِفْعَلْ ھٰذَا اِنْ کُنْتَ لَا تَفْعَلْ وغیرہ ہے بعض کے نزدیک اصل میں اِنْ کُنْتَ لَا اِفْعَلْ ھٰذَا فَتَکَلَّمْ ہے۔ چونکہ یہ فعل کی جگہ واقع ہوتا ہے اس لئے اِمَّالَا اس میں بھی ہوتا ہے کیونکہ فعل میں اِمَّالَا کا پایا جانا مشہور و معروف ہے۔

(۱) الف مقصورہ اسم میں تیسری جگہ واقع ہو اور واؤ سے بدلا ہوا ہو جیسے عَصٰی جو اصل میں عَصَوٌ تھا واؤ کو الف مقصورہ سے بدلا تو عصٰی ہو گیا۔ اس سے تثنیہ عَصَوَانِ[۱] اور عَصَوَیْنِ اور جمع مونث سالم عَصَوَاتٌ بنے گی۔

(۲) الف مقصورہ اصلی ہو اور اس میں امالہ نہ کیا جائے جیسے اِلٰی کو کسی کا علم بنایا جائے تو یہاں الف مقصورہ اصلی ہے اور اس میں امالہ بھی نہیں ہوتا کا تثنیہ اِلَوَانِ اور اِلَوَیْنِ اور جمع مونث سالم اِلَوَاتٌ کیا ہے۔

الف مقصورہ کو یاء سے بدلنے کی درجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) الف مقصورہ چوتھی جگہ ہو (۲) پانچویں جگہ ہو (۳) چھٹی جگہ ہو

تانیث کے لئے ہو یا الحاق کیلئے واؤ سے بدلا ہوا ہو یا یاء سے ان تمام صورتوں میں الف مقصورہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

نوٹ

(۱) ضَرْبیٰ اور حُبْلیٰ کا تثنیہ اور جمع ضَرْبَیَانِ ضَرْبَیَاتٌ، حُبْلَیَانِ اور حُبْلَیَاتٌ آتا ہے یہاں الف مقصورہ چوتھی جگہ ہے اور تانیث کیلئے ہے۔

(۲) اَرْطٰی (ایک درخت کا نام) کا تثنیہ اور جمع مونث اَرْطَیَانِ اور اَرْطَیَاتٌ ہے اور اس میں الف مقصورہ چوتھی جگہ ہے اور جَعْفَرٌ کیساتھ الحاق کیلئے اس کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۳) مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَیَانِ اور جمع مُصْطَفَیَاتٌ ہے یہاں الف مقصورہ پانچویں جگہ ہے اور یاء سے بدل کر آیا ہے[۲]

(۴) مُسْتَدْعٰی۔ یہاں الف مقصورہ چھٹی جگہ ہے اور یہ یاء سے بدل کر آیا ہے[۳] اس سے تثنیہ اور جمع مونث سالم کا صیغہ مُسْتَدْعَیَانِ اور مُسْتَدْعَیَاتٌ آتا ہے۔

سوال: اِلٰی کے ساتھ علمیت کی قید کیوں لگائی گئی ہے؟

جواب: چونکہ اِلٰی حرف ہے اور حرف کا تثنیہ اور جمع نہیں آتا۔ لہٰذا تثنیہ اور جمع مونث لانے کیلئے ضروری ہے کہ اسے علم قرار دیا جائے۔

۱: ...لت میں عصوان میں جری حالت میں عصوین

۲: یعنی اصل میں واؤ ہے صفو سے بنا ہے پھر واؤ تیسری جگہ سے آگے چلی گئی اس لئے اسے یاء سے بدلا پھر یاء کو الف سے بدلا ۱۲ ہزاروی۔

۳: یعنی اصل میں واؤ تھا پھر واؤ کو یاء بنایا گیا پھر یاء کو الف مقصورہ بنایا گیا ۱۲ ہزاروی۔

سوال: مُصْطَفیٰ اور مُسْتَدْعیٰ مذکر کے صیغے ہیں اور مذکر میں جمع الف اور تاء کیساتھ نہیں آتی حالانکہ آپ نے یہاں جمع کیلئے الف اور تاء کا اضافہ کیا؟

جواب: جب ان کو مؤنث کیلئے علم قرار دیا جائے تو اس وقت ان کی جمع الف اور تاء کیساتھ آتی ہے۔

سوال: ایسی کوئی مثال بتائیں جہاں الف مقصورہ اسم میں تیسری جگہ ہو اور اس کو یاء سے بدلا گیا ہو نیز اسے یاء سے بدلنے کی کیا وجہ ہوگی؟

جواب: اس کی مثال رَحیٰ ہے جو کہ اصل میں رَحَیٌ تھا یاء کو الف مقصورہ سے بدلا اب اس کا تثنیہ اور جمع رَحَیَان اور رَحَیَاتٌ آتا ہے۔ یہ قانون کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں واؤ سے بدلنے کی قید اس صورت میں تھی جب وہ اصل میں واؤ سے بدلا ہوا ہو اور یہ یاء سے بدلا ہوا ہے۔

سوال: کوئی ایسی مثال بتائیں کہ الف مقصورہ اصلی ہو اور اس میں امالہ کیا جاتا ہو؟

جواب: اسکی مثال مَتیٰ اور بَلیٰ ہے۔ جب وہ حروف کسی کا علم قرار پائیں تو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت الف مقصورہ کو یاء سے بدلتے ہیں۔ جیسے مَتَیَان اور مَتَیَاتٌ، بَلَیَان اور بَلَیَاتٌ۔

الف ممدودہ کا قانون:

اگر الف ممدودہ اصلی ہو تو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت اسے ثابت رکھنا واجب ہے۔ جیسے قُرَّاءٌ میں الف ممدودہ اصلی ہے اس کا تثنیہ قُرَّاءَانِ اور جمع قُرَّاءَاتٌ بنتا ہے اور اگر الف ممدودہ تانیث کیلئے ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَان، حَمْرَاوَیْن اور حَمْرَاوَاتٌ پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر الف ممدودہ اصلی بھی نہ ہو اور تانیث کیلئے بھی نہ ہو تو اسے واؤ مفتوحہ سے بدلنا اور ثابت رکھنا دونوں طرح جائز ہے۔ جیسے کِسَاءٌ۔ رِضَاءٌ[1] عِلْبَاءٌ سے کِسَاءَانِ کِسَاءَاتٌ، رِضَاءَانِ، رِضَاءَاتٌ، عِلْبَاءَانِ، عِلْبَاءَاتٌ پڑھنا بھی جائز ہے اور کِسَاوَانِ کِسَاوَاتٌ۔ رِضَاوَانِ۔ رِضَاوَاتٌ عِلْبَاوَانِ۔ عِلْبَاوَاتٌ پڑھنا بھی جائز ہے کِسَاءٌ کا ہمزہ واؤ سے رِضَاءٌ کا ہمزہ یاء سے بدلا ہوا ہے جبکہ عِلْبَاءٌ کا ہمزہ قرطاس کے الحاق کیلئے زائد کیا گیا ہے۔

[1] رِضَاءٌ کا ہمزہ یاء سے بدلا یا واؤ سے بدلی ہوئی ہے ۱۲ ہزاروی۔

قانون نمبر۱۲ (عین کلمہ کی مختلف صورتیں)

ہر وہ کلمہ جو فَعِلَ کے وزن پر ہو اور اس کا عین کلمہ حروف حلقی میں سے ہو اُسے اصلی وزن کے علاوہ تین اور طریقوں پر پڑھنا بھی جائز ہے۔

وضاحت

اس قانون کی تشریح یہ ہے کہ اسم یا فعل کے عین کلمہ کی مختلف حالتیں ہیں۔

(۱) اگر عین کلمہ حرف حلقی ہو مکسور العین بھی ہو تو وزن اصلی کے علاوہ دوسرے تین طریقوں پر پڑھنا بھی جائز ہے۔

فعل کی مثال

شَهِدَ (وزنِ اصلی) فعل شَهْدَ شِهْدَ شِهِدَ بروزن فَعْلَ، فِعْلَ، فِعِلَ

اسم کی مثال

فَخِذٌ (وزنِ اصلی) فعل فَخْذٌ۔ فِخْذٌ۔ فِخِذٌ بروزن فَعْلٌ۔ فِعْلٌ۔ فِعِلٌ۔

(۲) اگر عین کلمہ حرف حلقی نہ ہو البتہ مکسور ہو تو وزن اصلی کے علاوہ اسم میں دو اور فعل میں ایک طریقہ جائز ہے۔

اسم کی مثال

کَتِفٌ (وزنِ اصلی) بروزن فَعِلٌ کے علاوہ کَتْفٌ بروزنِ فَعْلٌ اور کِتْفٌ بروزنِ فِعْلٌ پڑھتے ہیں۔

فعل کی مثال

عَلِمَ (وزنِ اصلی) بروزن فَعِلَ کے علاوہ عَلْمَ بروزن فَعْلَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ:

اگر کوئی کلمہ اس وزن پر نہ ہو بلکہ اس شکل پر ہو تو وہاں بھی یہی قاعدہ ہوگیا۔ یعنی فعل والا حکم آئے گا۔ مثلاً وَهِیَ کو وَهْیَ اور فَلِیَضْرِبْ کو فَلْیَضْرِبْ پڑھنا بھی جائز ہے (فَلْیَ اور فَلْیَ) اگر عین کلمہ مضموم ہو حرف حلقی ہو یا نہ اسم ہو یا فعل ان تمام صورتوں میں وزن اصلی کے علاوہ ایک صورت میں پڑھنا جائز ہے یعنی دوسرے حرف کو ساکن کر کے پڑھ سکتے ہیں۔

فعل کی مثال

فَعُلٌ کو فَعْلٌ پڑھنا

اسم کی مثال

عَضُدٌ کو عَضْدٌ پڑھنا۔ اور اس کے ہم شکل کی مثال وَهُوَ کو وَهْوَ وَضُرِبَ کو وَضْرِبَ پڑھنا۔

نوٹ:

فِعِلٌ کو فِعْلٌ جیسے اِبِلٌ کو اِبْلٌ اور فُعُلٌ کو فُعْلٌ جیسے عُنُقٌ کو عُنْقٌ اور رُسُلٌ کو رُسْلٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔

سوال: قانون ذکر کرتے ہوئے فَعِلَ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے لام کلمہ کو ساکن کیوں رکھا گیا؟

جواب: اگر لام کلمہ پر تنوین اور ضمہ لاتے تو شبہ ہوتا کہ شاید یہ قانون اسم کے بارے میں ہے فعل کے بارے میں نہیں ہے اور اگر لام کلمہ پر فتحہ لایا جاتا تو شبہ ہوتا کہ شاید یہ قانون صرف فعل سے متعلق ہے اس لئے لام کلمہ کو ساکن چھوڑا گیا۔

قانون نمبر ۱۳ (علامت مضارع کو کسرہ دینا)

جس باب کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو یا ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ[1] ہو یا ماضی کے شروع میں ہمزہ اصل ہو تو غیر اہل حجاز کے نزدیک یاء کے علاوہ علامت مضارع کو کسرہ دینا جائز ہے البتہ اَبِیَ یَأْبَی میں یاء کو بھی کسرہ دیتے ہیں اسی طرح بنو کلب کے بعض لوگ یاء کو بھی کسرہ دیتے ہیں یہ کسرہ دینا جائز ہے واجب نہیں۔

وضاحت

اس قانون میں بتایا گیا ہے کہ جب ماضی درجہ ذیل تین صورتوں میں ہو تو اس کے مضارع کی علامت کو کسرہ دینا جائز ہے لیکن یہ ضابطہ یاء کے بارے میں نہیں ہے نیز اہل حجاز بھی اس کے قائل نہیں ہیں وہ تین صورتیں یہ ہیں۔

---

[1] مطردہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ قیاس کے مطابق ہو۔ ۱۲ ہزاردی۔

(۱) ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو۔ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ یہاں مُعْلَمُ۔ اَعْلَمُ۔ نَعْلَمُ کو تِعْلَمُ۔ اِعْلَمُ۔ نِعْلَمُ پڑھنا جائز ہے۔

(۲) فعل ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہو۔ جیسے تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ یہاں تَتَصَرَّفُ اِتَصَرَّفُ نِتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

(۳) فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ وصل ہو جیسے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ یہاں تَکْتَسِبُ اَکْتَسِبُ نَکْتَسِبُ، اِکْتَسِبُ، نِکْتَسِبُ پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ:

اَبیٰ یَابیٰ کی مثال یہ ہے یَا بیٰ ابیٰ نَابیٰ وَیِئْبیٰ ، تعْبیٰ ، انْبیٰ نتبیٰ پڑھنا جائز ہے۔

سوال: غیر اہل حجاز یاء کو کسرہ کی حرکت کیوں نہیں دیتے؟

جواب: چونکہ یاء دو تقدیری کسروں کے برابر اگر یاء کو کسرہ دیا جائے تو تین کسروں کا اکٹھا آنا لازم آتا ہے جو کہ جائز نہیں۔

سوال: تو اس صورت میں فاء کلمہ کو کسرہ دے دیتے؟

جواب: اگر فاء کلمہ کو کسرہ دے دیتے تو چار حرکتوں کا اکٹھا آنا لازم آتا جو صحیح نہیں ہے۔

سوال: عین کلمہ کو کسرہ دے دیا جاتا؟

جواب: اگر عین کلمہ کو کسرہ دیتے تو یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ کسرہ اصلی ہے یا ماضی مکسور العین ہونے پر دلالت کر رہا ہے؟

سوال: تو اس صورت میں لام کلمہ کو کسرہ دے سکتے تھے کیوں نہیں دیا؟

جواب: لام کلمہ تبدیلی کی جگہ ہے۔ حالت نصب و جزم میں یہاں حرکت بدلتی اور گرتی اور لہٰذا لام کلمہ کو کسرہ دینے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ نیز یہ کہ فعل کے آخر میں کسرہ نہیں آتا۔

سوال: جس ماضی کے شروع میں ہمزہ وصل ہو وہاں یاء کے علاوہ علامات مضارع کو کسرہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہ کسرہ اس لئے دیتے ہیں تاکہ ماضی میں ہمزہ کے مکسور ہونے پر دلالت کرے۔

قانون نمبر ۱۴ (حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا)

ہر حرف علت جو مَفَاعِلُ کے الف کے بعد آئے اسے ہمزہ سے بدلنا واجب ہے اگر وہ حرف علت زائدہ ہو تو مطلقاً اور اگر اصلی ہو تو شرط یہ ہے کہ مَفَاعِلُ کے الف اسے پہلے بھی کوئی حرف علت ہو۔
مَعَائِشُ (جمع مَعِيْشَةٌ) شاذ ہے۔

نوٹ:

وزن کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وزن صرفی یعنی ساکن کے مقابلہ میں ساکن متحرک کے مقابلہ میں متحرک، اصلی کے مقابلہ میں اصلی اور زائدہ کے مقابلہ میں زائدہ حروف ہوں۔ اور حرکات و سکنات کی خصوصیت کا بھی لحاظ کیا جائے۔ جیسے ضَوَارِبُ بروزنِ فَوَاعِلُ۔

(۲) وزنِ صُوری ساکن حرف کے مقابلہ میں ساکن اور متحرک حرف کے مقابلہ میں متحرک ہو۔ حرکات وسکنات کی خصوصیت کا بھی لحاظ کیا گیا ہو۔ لیکن اصلی اور زائدہ حروف کا لحاظ نہ ہو جیسے ضَوَارِبُ بروزنِ مَفَاعِلُ۔

(۳) وزنِ عروضی ساکن حرف کے مقابلہ میں ساکن اور متحرک حرف کے مقابل میں متحرک ہو۔ لیکن حرکات وسکنات کی خصوصیت اور اصلی اور زائدہ حروف کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ جیسے شَرِيْفٌ طَعَامٌ، اِدَامٌ بروزنِ فَعُوْلٌ۔

فائدہ

حرکات وسکنات کی خصوصیت کا مطلب یہ ہے کہ وزن اور موزن دونوں میں ایک جیسی حرکتیں مقابلہ میں ہوں۔ اسی طرح حروف اصلی اور زائدہ میں بھی مطابقت ہونی چاہیے[1] چونکہ شریف میں عین کلمہ مکسور اور فعول میں مضموم ہے اسی طرح شریف میں زائد حرف یاء اور فعول میں واؤ ہے لہٰذا یہاں نہ تو حرکات کی خصوصیت کا لحاظ رکھا گیا ہے اور نہ حروف واؤ میں مطابقت ہے۔

[1] اسی طرح حروف اصلی اور زائد میں مطابقت جو وزن صرفی میں حتم ہے اس میں دو لحاظ رکھے گئے ہیں ایک یہ کہ حرف زائد کے مقابل زائد ہو یہ صورت ضوارب بروزن مفاعل وزن عروضی میں جبکہ پائی گئی کیونکہ ضوارب میں ضاد اصلی ہے اور مفاعل میں میم زائد ہے اسی طرح اصلی کے مقابل زائد میں کیا گیا ہے (دوسری صورت وہی جو نقل کر دی گئی) ۱۲ ابزاروی۔

وضاحت

اگر الفِ مَفَاعِلُ کے بعد حرف علت آئے تو اسکی دو صورتیں ہیں یا تو وہ زائدہ ہوگا یا اصلی اگر زائدہ ہو تو اسے مطلقاً ہمزہ سے بدلنا واجب ہے مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ مفاعل کے الف سے پہلے حرف علت ہو یا نہ ہو اور اگر حرف علت اصلی ہو تو اسے ہمزہ سے بدلنے کیلئے شرط یہ ہے کہ مَفَاعِلُ کے الف سے پہلے بھی حرف علت ہو تینوں صورتوں کی مثالیں۔

(۱) جب حرف علت زائدہ ہو اور الف سے پہلے حرف علت نہ ہو۔ جیسے شَرَائِفُ، عَجَائِزُ، اور رَسَائِلُ۔ اصل میں شَرَایِفُ (شَرِیْفَۃٌ کی جمع) عَجَاوِزُ (عَجُوْزَۃٌ کی جمع) اور رَسَایِلُ (رِسَالَۃٌ کی جمع) تھا۔

(۲) حرف علت زائدہ ہو اور الف سے پہلے بھی حرف علت ہو جیسے طَوَائِلُ۔ حَوَائِلُ اور طَوَائِقُ اصل میں طَوَاوِلُ (طَوِیْلَۃٌ کی جمع) حَوَاوِلُ (حَوَالَۃٌ کی جمع) اور طَوَاوِقُ (طُوْوَقَۃٌ کی جمع) تھا۔

(۳) اگر حرف علت اصلی ہو تو الفِ مَفَاعِلُ سے پہلے حرف علت کا ہونا شرط ہے جیسے قَوَائِلُ اور بَوَائِعُ اصل میں قَوَاوِلُ (قَاوِلَۃٌ کی جمع) اور بَوَایِعُ (بَایِعَۃٌ کی جمع) تھا۔

نوٹ:

اگر الفِ مَفَاعِلُ کے بعد حرف علت اصلی ہو لیکن الف سے پہلے حرف علت نہ ہو۔ تو اس صورت میں حرف علت کو ہمزہ سے نہیں بدلیں گے۔ کیونکہ حرف علت اصلی کیلئے جو شرط تھی وہ نہیں پائی گئی۔ جیسے مَقَاوِلُ اور مَبَایِعُ میں حرف علت کو ہمزہ سے نہیں بدلا (یعنی یہاں الف سے پہلے حرف علت نہیں اور یہ شرط ہے)۔

سوال: جَدَاوِلُ جو جَدْوَلٌ کی جمع ہے اس میں الف کے بعد حرف علت واقع ہوا۔ اسے ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: ہم نے کہا تھا کہ وہ حرف علت زائدہ ہو اور یہ اصلی کے حکم میں ہے۔ کیونکہ جَدَاوِلُ جَعَافِرُ کے ساتھ ملحق ہے اور جو حرف الحاق کیلئے زائد ہو وہ اصلی کے حکم میں ہوتا ہے۔

سوال: طَاؤُوسٌ، جو اصل میں طَاوُوسٌ ہے اس کی جمع طَوَاوِیسُ میں الف کے بعد حرف علت واقع ہوا آپ نے اسے ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ حرف علت مَفَاعِلُ کے الف کے بعد ہو اور یہ مَفَاعِیلُ کے الف کے بعد ہے۔

سوال: عَیَائِیلُ جو جمع ہے عَیِّلٌ کی یہاں یاء مَفَاعِیل کے الف بعد واقع ہوئی ہے قانون کیسے جاری ہو گیا۔

جواب: یہ اصل میں عَیَائِیلُ نہیں بلکہ عَیَایِلُ ہے جو مَفَاعِلُ کا وزن ہے اسلئے یا ہمزہ سے بدلا اور کسرہ میں اشباع کر کے عَیَائِیلُ بنایا۔

سوال: مَعِیْشَۃٌ کی جمع مَعَائِشُ اور مُصِیْبَۃٌ کی جمع مَصَائِبُ میں آپ نے یاء اصلی کو ہمزہ سے بدلا حالانکہ الف سے پہلے حرف علت نہیں جبکہ اس کا ہونا شرط ہے[1]

جواب: یہ شاذ ہے۔

قانون نمبر ۱۵ (ہمزہ وصلی اور ہمزہ قطعی)

کلمہ کے شروع میں جو ہمزہ زائد واقع ہوتا ہے وہ دو حال سے خالی نہیں ہوتا یا تو ہمزہ وصلی ہو گا یا ہمزہ قطعی۔

ہمزہ وصلی وہ ہمزہ ہے جو کلام کے درمیان میں آئے تو پڑھنے میں نہیں آتا لکھنے میں آتا ہے اور اگر اس کے بعد والا حرف متحرک ہو جائے تو اکثر گر جاتا ہے نہ پڑھنے میں آتا ہے نہ لکھنے میں ہمزہ قطعی کا حکم یہ ہے کہ کلام کے درمیان آجائے یا اس کے بعد والا حرف متحرک ہو جائے یہ کسی صورت میں بھی نہیں گرتا۔

نوٹ:

ہمزہ قطعی نو مقامات پر آتا ہے۔

(۱) باب اِفعال (۲) جمع کا ہمزہ (۳) واحد متکلم کا ہمزہ

(۴) اسم تفضیل کا ہمزہ (۵) علم کا ہمزہ (۶) بناء کا ہمزہ[2]

(۷) فعل تعجب کا ہمزہ (۸) اِستفہام کا ہمزہ (۹) نِداء کا ہمزہ

---

[1] مَعَائِش اصل میں مَعَایِش اور مَصَائِب اصل میں مَصَاوِب ہے۔۱۲ ہزاروی۔

[2] اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلمہ کی وضع میں ہی ہمزہ رکھا گیا ہے جیسے اِصْبَعٌ، اِثْمٌ، اَرْضٌ، اَرْضٌ، وغیرہ ۱۲ ہزاروی۔

ان سب کی مثالیں ترتیب وار درج ذیل ہیں۔

(۱) اَکْرَمَ (۲) اَشْرَافٌ (۳) اَضْرِبُ (۴) اُضْرُبْ
(۵) اِسْمَاعِیْلُ (۶) اِسْحٰقُ (۷) اِصْبَعٌ (۸) مَا اَضْرَبَهٗ
(۹) ءَاَنْذَرْتَهُمْ (۱۰) اَعَبْدَ اللّٰهِ

وضاحت

یہ قانون اس ہمزہ زائدہ سے متعلق ہے جو کلمہ کے شروع میں آتا ہے یہ ہمزہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) ہمزہ وصلی (۲) ہمزہ قطعی

(۱) ہمزہ وصلی

ہمزہ وصلی وہ ہمزہ ہے کہ اگر کسی وقت کلام کے درمیان میں آجائے تو پڑھنے میں نہیں آتا لکھنے میں باقی رہتا ہے جیسے اِضْرِبْ کا ہمزہ اگر اس سے پہلے ''واؤ'' یا ''فاء'' آجائے تو وَاضْرِبْ اور فَاضْرِبْ پڑھتے ہیں اگر اس ہمزہ کے بعد والا حرف متحرک ہو جائے تو عام طور پر اسے گرادیا جاتا ہے جیسے اِکْسَسَبَ[1] پہلی ''س'' کا فتحہ ''ک'' کو دیا اور اب چونکہ ''ک'' کے متحرک ہونیکی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت باقی نہیں رہی لہٰذا اسے گرادیا اور پھر ''س'' ساکن کا ''س'' متحرک میں ادغام کر دیا تو کَسَّبَ پڑھتے ہیں۔ یہاں ہمزہ لکھنے اور پڑھنے دونوں اعتبار سے گرادیا گیا البتہ بعض لوگ اس صورت میں ہمزہ کو بالکل نہیں گراتے اور وہ اِکَسَّبَ پڑھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ ''کاف'' کی حرکت عارضی ہونے کیوجہ سے وہ سکون کے حکم میں ہے لہٰذا ہمزہ کو ضرورت باقی ہے۔

(۲) ہمزہ قطعی

یہ ہمزہ کسی صورت میں نہیں گرتا چاہے کلام کے درمیان آجائے جیسے اَکْرَمَ سے وَاَکْرَمَ اور فَاَکْرَمَ چاہے اس کے بعد والا حرف متحرک ہو جائے جیسے اَقَامَ جو اصل میں اَقْوَمَ تھا واؤ کا فتحہ ''ق'' کو دیا اور واؤ کو الف سے بدل دیا اب اگرچہ ''ق'' متحرک ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود ہمزہ کو نہیں گراتے۔

---

[1] اِکْسَسَبَ اصل میں اِکْتَسَبَ ہے تاء کو سین کیا اور سین کو سین میں ادغام کیا۔ قانون آگے آجائیگا۔ ۱۲ ہزاروی۔

لفظ اسم کا ہمزہ

اس سلسلے میں بصریوں اور کوفیوں کے درمیان اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک یہ اصل میں سِمْوٌ تھا واؤ کو خلاف قیاس حذف کر دیا اور شروع میں ہمزہ وصل لے آئے تو اِسْمٌ بروزن اِفْعٌ ہو گیا کوفیوں کے نزدیک اسکی اصل وَسْمٌ ہے واؤ کو حذف کر کے اس کے عوض ہمزہ وصل شروع میں لائے تو اِسْمٌ بروزن اِعْلٌ ہو گیا۔

سوال: اعتراض: بصریوں پر یہ اعتراض ہے کہ جب ان کے نزدیک اسم کا ہمزہ وصلی ہے تو وہ اسے کتابت کے اعتبار سے بھی کیوں گراتے ہیں۔ اور کوفیوں پر یہ اعتراض ہے کہ آپ کے نزدیک یہ ہمزہ قطعی ہے اور ہمزہ قطعی بالکل نہیں گرتا آپ اسے کیوں گراتے ہیں؟

جواب: دونوں کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ کثرِ استعمال کیوجہ سے اسے گرایا جاتا ہے۔ کیونکہ کثرت استعمال کلمہ کے خفیف ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔

سوال: استعمال کی کثرت پڑھنے میں ہے لکھنے میں نہیں تو لکھنے میں گرانے کی وکیا وجہ ہے؟

جواب: لکھنے میں بھی یہ اکثر استعمال ہوتا ہے مثلاً خط و کتابت میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

سوال: جس جگہ کوئی حرف حذف کیا جائے تو اس کے حذف پر دلالت کرنے والی کوئی چیز ہوتی ہے جیسے اِضْرِبُنَّ کا ضمہ واؤ کے حذف ہونے پر اور اِضْرِبِنَّ کا کسرہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یہاں کون سی چیز ہمزہ کے حذف ہونے پر دلالت کرتی ہے؟

جواب: باء کو لمبا لکھنا اس کے حذف کی دلیل ہے۔

سوال: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا میں اسم کے ہمزہ کو کیوں حذف کیا گیا؟

جواب: اس کا استعمال بھی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ لوگ جب کسی سواری پر سوار ہوتے ہیں تو اسے پڑھتے ہیں۔

سوال: اِنَّہٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا استعمال کثیر نہیں ہے۔ پھر یہاں ہمزہ کو حذف کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: دوسری عام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر محمول کرتے ہوئے حذف کیا گیا۔

سوال: محمول یا حمل کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے اَلْحَمْلُ تَشْرِيْكُ لَفْظٍ بِلَفْظٍ اٰخَرَ فِیْ حُکْمٍ مِّنَ الْاَحْکَامِ بَعْدَ وِجْدَانِ الْمُنَاسَبَةِ بَيْنَهُمَا۔

ترجمہ

جب دو لفظوں کے درمیان کوئی مناسبت پائی جائے تو ان میں سے ایک لفظ کے کسی حکم کو دوسرے لفظ پر بھی نافذ کر دینا۔

سوال: یہاں کیا مناسبت ہے؟

جواب: سورہ نمل کی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور عام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دونوں کامل ہیں اور یہی مناسبت ہے۔

سوال: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں ہمزہ کو لکھنے میں کیوں حذف نہیں کیا گیا؟

جواب: یہاں بِسْمِ اللّٰہ کامل نہیں ہے[1]

سوال: ہمزہ وصلی کو وصلی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: (۱) وصل کا لغوی معنی اتصال یعنی ملنا ہے اور یہ ہمزہ کلام کے درمیان میں آنے کی صورت میں جب گر جاتا ہے تو اپنے ماقبل اور مابعد کو آپس میں ملا دیتا ہے۔
(۲) وصل کا ایک معنی پہنچانا ہے یہ ہمزہ بھی متکلم کو اس کے مقصد تک پہنچاتا ہے مثلاً اِضْرِبْ کو تَضْرِبُ سے بناتے ہیں تاء کو گرانے کے بعد شروع میں ہمزہ وصل لگاتے ہیں اگر یہ ہمزہ نہ لگائیں تو متکلم امر کا صیغہ استعمال نہیں کر سکتا۔

سوال: ہمزہ قطعی کو قطعی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: قطع کا لغوی معنی کاٹنا اور جدا کرنا ہے چونکہ یہ ہمزہ کلام کے درمیان میں آنے کی صورت میں نہیں گرتا لہٰذا اپنے ماقبل اور مابعد کو ایک دوسرے سے جدا رکھتا ہے اس لئے اسے ہمزہ قطعی کہتے ہیں۔

---

[1] یعنی صرف لفظ بِسْمِ رَبِّكَ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مکمل نہیں ۱۲ ہزاروی۔

قانون نمبر ۱۶ (علامتِ مضارع کو ضمہ دینا)

ہر وہ ماضی جو چار حرف والی ہو اس کے مضارع معروف میں حروف اَتَیْنَ کو ضمہ دینا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چار حرف ہوں چاہے تمام اصلی ہوں یا ایک زائد ہو اور باقی اصلی ہوں تو اس باب کے مضارع معروف میں علامت مضارع کو ضمہ دینا واجب ہے جیسے اَکْـرَمَ، یُکْرِمُ کَرَّمَ یُکَرِّمُ ضَارَبَ یُضَارِبُ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ۔

سوال: علامتِ مضارع کو فتحہ کیوں نہیں دیتے؟

جواب: اگر بابِ اِفعَالَ کے مضارع معلوم میں علامتِ مضارع کو فتحہ دیں تو ثلاثی مجرد کے باب فَعَلَ یَفْعِلُ کے مضارع سے التباس لازم آتا ہے جیسے یَضْرِبُ اور یَکْرِمُ میں فرق نہیں ہو سکے گا۔

سوال: اس ایک باب میں علامت مضارع کو فتحہ دینے سے التباس لازم آتا ہے باقی ابواب میں فتحہ دے دیتے؟

جواب: دوسرے بابوں کو اس باب پر محمول کیا ہے اور ان کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ جس طرح باب افعال کی ماضی میں چار حرف ہیں اسی طرح باقی بابوں کی ماضی بھی چار حرفی ہے۔

سوال: قلیل کو کثیر پر محمول کرتے ہیں یہاں کثیر کو قلیل پر کیوں محمول کیا گیا؟

جواب: یہ بھی جائز ہے۔

سوال: اگر اس صورت میں علامات مضارع کو کسرہ دے دیتے تو کیا حرج تھا؟

جواب: کسرہ دینے کی صورت میں واحد مذکر غائب کے صیغوں میں تین کسروں کا مسلسل آنا لازم آتا کیونکہ یاء دو تقدیری کسروں کے برابر ہے۔

سوال: واحد مذکر غائب کے صیغے کے علاوہ دوسرے صیغوں میں یہ خرابی لازم نہیں آتی وہاں کسرہ دیتے؟

جواب: ان صیغوں کو واحد مذکر غائب کے صیغے پر محمول کیا ہے اور مناسبت یہ ہے کہ مضارع کے یہ تمام صیغے ایک ہی ماضی سے آتے ہیں۔

سوال: یہاں بھی آپ نے کثیر کو قلیل پر محمول کیا حالانکہ قلیل کو کثیر پر محمول کیا جاتا ہے؟

جواب: یہ جائز ہے۔

قانون نمبر ۱۷ (مضارع معلوم کے آخر سے پہلے حرف کی حرکت)۔

جس باب کی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہو اس کے مضارع معروف میں آخر سے پہلے حرف کو فتحہ دیتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو کسرہ دیتے ہیں لیکن ثلاثی مجرد کے باب اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ ماضی میں یا تو تاء بالکل نہیں ہوگی جیسے اَکْرَمَ یا ہوگی لیکن شروع میں نہیں ہوگی جیسے اِکْتَسَبَ اور یا شروع میں ہوگی جیسے تَضَارَبَ اگر تاء زائدہ مطردہ شروع میں ہو تو مضارع معروف کے آخر سے ماقبل حرف کو فتحہ دینا واجب ہے جیسے تَصَرَّفَ تَضَارَبَ تَدَحْرَجَ سے مضارع تَتَصَرَّفُ تَتَضَارَبُ تَتَدَحْرَجُ آتا ہے تو مضارع میں آخر سے پہلے حرف پر فتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اگر ماضی میں تاء بالکل نہ ہو۔ جیسے اَکْرَمَ اور کَرَّمَ یا تاء لیکن شروع میں نہ ہو جیسے اِکْتَسَبَ اور اِسْتَخْرَجَ تو ان دونوں صورتوں میں مضارع معلوم کے آخر سے پہلے حرف کو کسرہ دینا واجب ہے جیسے یُکْرِمُ۔ یَکْتَسِبُ، یَسْتَفْرِجُ۔

سوال: کیا ثلاثی مجرد کے بابوں کیلئے بھی یہی قاعدہ ہے؟

جواب: نہیں بلکہ ثلاثی مجرد کے جن بابوں میں مضارع معلوم کے آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے وہاں ماضی کے شروع میں تاء کی کوئی قید نہیں ہے جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ ۔ مَنَعَ یَمْنَعُ یہاں مضارع کے آخر کا ماقبل مفتوح ہے لیکن ماضی کے شروع میں تاء نہیں ہے۔

سوال: قانون میں تاء زائدہ کی قید لگانے کیا فائدہ ہے؟

جواب: یہ قید اصلی تاء کو نکالنے کیلئے لگائی گئی ہے جیسے تَارَكَ يُتَارِكُ میں مضارع کے آخر کا ماقبل مکسور ہے کیونکہ ماضی کی تاء اصلی ہے زائدہ نہیں۔

سوال: مطردہ کی قید لگانے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: یہ قید لگا کر شاذ تاء کو نکال دیا جیسے باب تَفَاعُلٌ اور تَفَعُّلٌ کے شروع میں ایک اور تاء کا اضافہ کر کے تَتَقَطَّعَتْ اور تَتَشَابَهَتْ پڑھتے ہیں (یہاں ایک تاء کو شین سے بدل کرادغام کیا) تو یہاں تاء غیر مطردہ ہے اس لئے قانون جاری نہیں ہوگا۔

سوال: لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان مثالوں میں قانون جاری ہوا ہے کیونکہ مضارع کے آخر کا ماقبل مفتوح پڑھا جارہا ہے؟

جواب: چونکہ یہاں دوسری تاء مطردہ ہے اس لئے قانون جاری کہا گیا۔

قانون نمبر ۱۸

تائے مضارعت کا حذف

جب تائے مضارعت باب تَفَعُّلٌ یا تَفَاعُلٌ یا تَفَعْلُلٌ کی تاء پر داخل ہوتی ہے تو مضارع معروف میں ایک تاء کو گرانا جائز ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ باب تَفَعُّلٌ یا تَفَاعُلٌ کی تَفَعْلُلٌ کے مضارع معروف پر جب تاء علامت مضارع کے طور پر داخل ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے چونکہ کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان دونوں میں سے ایک تاء کو گرانا جائز ہے جیسے تَتَضَارَبُ، تَتَدَحْرَجُ کو تَصَرَّفُ، تَضَارَبُ، تَدَحْرَجُ پڑھتے ہیں۔

سوال: ان دونوں تاء میں سے کون سی تاء کو حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: اس سلسلے میں صرفیوں کا اختلاف ہے بعض صرفی دوسری تاء کو حذف کرتے ہیں کیونکہ پہلی تاء (مضارع کی) علامت ہے اور علامت کو حذف نہیں کیا جاتا جبکہ بعض صرفی پہلی تاء کو حذف کرتے ہیں کیونکہ دوسری تاء باب کی علامت ہے اور باب کی علامت زیادہ مقصود ہے۔

سوال: تاء کو حذف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: چونکہ ایک جنس کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہونے سے کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے اس لئے ان میں سے ایک کو حذف کر دیتے ہیں اور یہاں بہت ثقیل ہے کیونکہ ایک جنس کے دو حروف جمع ہوئے وہ بھی کلمہ کے شروع میں اور خاص طور پر یہ کہ وہ دونوں تاء ہیں اس لئے ثقل پیدا ہو گیا۔

سوال: یہ وجہ مضارع مجہول میں پائی جاتی ہے وہاں کیوں نہیں حذف کرتے؟

جواب: اگر بابِ تَفَعُّلْ کے مضارع مجہول میں دوسری تاء کو حذف کریں تو باب تفعیل سے التباس لازم آتا ہے[1] اگر باب تَفَاعُلْ میں دوسری تاء کو حذف کریں تو باب مُفَاعَلَه کے ساتھ التباس لازم آتا ہے[2] اور باب تَفَعْلُلْ کی دوسری تاء کو حذف کیا جائے تو باب فَعْلَلَةٌ کے مضارع مجہول کیساتھ التباس لازم آتا ہے اس لئے حذف نہیں کرتے[3]۔

سوال: یہ التباس دوسری تاء کو حذف کرنے سے لازم آتا ہے آپ پہلی تاء کو حذف کر دیں؟

جواب: اگر پہلی تاء کو حذف کریں تو اسی باب کے مضارع سے اس صورت میں التباس آئے گا جب مضارع معروف کی ایک تاء کو حذف کر دیا جائے۔ لہٰذا التباس سے بچتے ہوئے مضارع مجہول میں تاء کو حذف ہی نہیں کرتے[4]۔

قانون نمبر ۱۹ (واؤ اور یاء کو باب اِفْتِعَالْ، تَفَاعُلْ، تَفَعُّلْ کی تاء سے بدل کر ادغام کرنا)۔

ہر واؤ اور یاء جو ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو اور بابِ اِفْتِعَالْ تَفَعُّلْ تَفَاعُلْ کے فاء کلمہ کے مقابلہ واقع ہو تو اس واؤ اور یاء کو تاء سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے یہ غیر اہل حجاز کے نزدیک ہے۔ اہل حجاز کے اکثر حضرات اِفْتِعَالْ میں اور بعض حضرات باب تَفَعُّلْ یا تَفَاعُلْ میں یہ قانون نافذ کرتے ہیں اور اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ شاذ ہے۔

۱؎ یعنی تُتَقَبَّلُ کی دوسری تاء کو حذف کرنے سے تُقَبَّلُ ہو جائے گا جو باب تفعیل کا مضارع مجہول ہے ۱۲ ہزاروی۔

۲؎ تُتَضَارَبُ کی دوسری تاء کو حذف کرنے سے تُضَارَبُ ہو گیا جو باب مُفَاعَلَہ کا مضارع مجہول ہے ۱۲ ہزاروی۔

۳؎ تُتَدَحْرَجُ کی دوسری تاء کو حذف کرنے سے تُدَحْرَجُ ہو جائے گا جو باب فَعْلَلَةٌ یعنی دَحْرَجَ کا مضارع مجہول ہے ۱۲ ہزاروی۔

۴؎ مثلاً تَتَدَحْرَجُ میں پہلی تاء کو حذف کیا جائے تو تَدَحْرَجُ بن جائے گا اور مضارع معروف بھی تَتَدَحْرَجُ سے تَدَحْرَجُ بنتا ہے لہٰذا اس طرح معروف مجہول میں امتیاز نہیں ہوگا اسی طرح تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلُ اور تَتَضَارَبُ سے تَضَارَبُ ہو جائے گا یہ صورت مضارع معلوم کو حذف تاء میں ہے ۱۲ ہزاروی۔

وضاحت

جو واؤ اور یا باب تَـفَعُّل اور تَـفَاعُل اور اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور وہ ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو تو غیر اہلِ حجاز کے نزدیک اس کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام واجب ہے۔

مثالیں

باب اِفْتِعَالٌ (۱)

وَعَدَ سے اِوْ تَعَدَ بنا واؤ کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام کیا تو اِتَّعَدَ ہو گیا (واؤ کی مثال)۔ یَسَرَ سے اِیْتَسَرَ بنایا پھر یاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کیا تو اِتَّسَرَ ہو گیا (یاء کی مثال)۔

باب تَفَاعُلٌ (۲)

وَعَدَ سے تَوَاعَدَ بنا واؤ کو تاء سے بدل کر ادغام کیا چونکہ اب ساکن[1] سے ابتداء نہیں ہو سکتی اس لئے شروع میں ہمزہ وصل لے آئے تو اِتَّاعَدَ ہو گیا (واؤ کی مثال)۔ یَسَرَ سے تَیَاسَرَ بنا یاء کو تاء سے بدل کر ادغام کیا تو شروع میں ہمزہ وصل لے آئے تو اِتَّاسَرَ ہو گیا (یاء کی مثال)۔

باب تَفَعُّلٌ (۳)

وَعَدَ سے تَوَعَّدَ بنا واؤ کو تاء سے بدل کر تاء سے بدل کر ادغام کیا شروع میں ہمزہ وصل لے آئے تو اِتَّعَّدَ ہو گیا (واؤ کی مثال) یَسَرَ سے تَیَسَّرَ بنا یاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کیا شروع میں ہمزہ وصل لائے تو اِتَّسَّرَ ہو گیا۔

نوٹ:

باب اِفْتِعَال (۱)

بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مجرد کا فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ وصل لائیں فاء کلمہ کے بعد تاء زائدہ لگائیں فاء کلمہ کو ساکن کر دیں جیسے وَعَدَ سے اِوْ تَعَدَ۔

---

[1] یعنی ادغام کرنے کیلئے پہلے حرف کو ساکن کرنا ضروری ہے جب ساکن ہو گیا تو ابتداء بالساکن ممکن ہی نہ رہی ۱۲ ابزاروی۔

بابِ تَفَعُّلُ (۲)

بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مجرد کا فاء کلمہ سے پہلے تاء کا اضافہ کریں اور عین کلمہ کو مشدد کردیں جیسے وَعَدَ سے تَوَعَّدَ۔

بابِ تَفَاعُلُ (۳)

کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مجرد کے فاء کلمہ سے پہلے تاء لائیں فاء کلمہ کے بعد الف کا اضافہ کردیں جیسے وَعَدَ سے تَوَاعَدَ۔

سوال: واؤ اور یاء کے ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہونے کی قید کیوں لگائی ہے؟

جواب: یہ قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ اگر واؤ اور یاء ہمزہ سے بدل کر آئیں تو انہیں تاء سے نہیں بدلا جائیگا جیسے اِیْتَمَرَ کی یاء ہمزہ سے بدل کر آء ہے اصل میں اِئْتَمَرَ تھا پہلے ہمزہ کے کسرہ کیوجہ سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو یہاں اس یاء کو تاء سے نہیں بدلتے۔

سوال: اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ جو کہ اصل میں اِیْتَخَذَ[1] تھا اور یہ یاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہے اسے تاء سے بدل کر ادغام کیوں کیا گیا؟

جواب: یہ شاذ ہے۔

سوال: کیا اس قانون پر تمام اہلِ صرف کا عمل ہے۔

جواب: نہیں بلکہ اہلِ حجاز کا اس میں اختلاف ہے اکثر بابِ اِفْتِعَال میں اور بعض بابِ تَفَعُّلُ تَفَاعُلُ میں اس قاعدہ کو استعمال کرتے ہیں۔ اور بعض ماقبل حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل کر پڑھتے ہیں جیسے اِیْتَعَدَ اصل میں اِوْتَعَدَ تھا۔

قانون نمبر ۲۰ (بابِ اِفْتِعَال کی تاء کو سین شین سے بدلنا)۔

اگر بابِ اِفْتِعَال کے فاء کلمہ میں سین یا شین آجائے تو تائے اِفْتِعَال کو فاء کلمہ کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور جنس کا جنس میں ادغام واجب ہے۔

---

[1] اِیْتَخَذَ اصل میں اِئْتَخَذَ تھا ہمزہ ساکن ماقبل ہمزہ مکسور تھا اس لئے یاء سے بدلا تو اِیْتَخَذَ ہو گیا۔ ۱۲ اجراروی۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے اگر باب اِفْتِعَالٌ کا فاء کلمہ سین یا شین ہو تو تاءِ اِفْتِعَال کو فاء کلمہ کی جنس سے بدلنا جائز ہے اگر بدل دیں تو ادغام کرنا واجب ہو جائیگا۔ سَمِعَ سے باب اِفْتِعَال کی مثال اِسْتَمَعَ بنی تاء کو سین سے بدل کر ادغام کیا اِسَّمَعَ ہو گیا شَبِہَ سے باب اِفْتِعَال کی ماضی اِشْتَبَہَ بن گئی تاء کو شین سے بدل کر ادغام کیا تو اِشَّبَہَ ہو گیا۔

سوال: جب دو حروف قریب المخرج ہوں جنہیں مُتَقَارِبَیْن کہا جاتا ہے تو پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کرتے ہیں آپ نے الٹ کیوں کیا؟

جواب:۔

(۱) چونکہ سین میں صفت صفیر پائی جاتی ہے یعنی اس کے تلفظ میں سیٹی کی آواز آتی ہے اگر اسے تاء سے بدلتے تو یہ صفت کم ہو جاتی ہے۔

(۲) کیونکہ صفت صفیری نہایت پسندیدہ ہے اس لئے اسے باقی رکھنا ضروری تھا۔

(۳) سین کا مخرج بڑا ہے اور تاء کا مخرج چھوٹا ہے اس لئے چھوٹے مخرج والے کو بڑے مخرج والے حرف سے بدلا۔

سوال: شین کے بارے میں یہی اعتراض ہے کہ اسے تاء سے کیوں نہیں بدلا جبکہ شین پہلا اور تاء دوسرا حرف ہے؟

جواب: شین حروف ضُوِیَ مِشْفَرٌ میں سے ہے یہ وہ حروف ہیں جن کا دوسرے حروف میں ادغام نہیں ہوتا ضُوِیَ مِشْفَرٌ کا معنی ہے اونٹ کا ہونٹ کمزور ہو گیا۔

قانون نمبر ۲۱ (باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ صاد، ضاد، طاء، ظاء، کی تبدیلی)

اگر باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ میں صاد، ضاد، طاء، ظاء میں سے کوئی حروف آجائے تو تاءِ اِفْتِعَالٌ کو طاء سے بدلنا واجب ہے اب اگر فاء کلمہ طاء ہو تو ادغام واجب ہوگا اگر ظاء ہو تو اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں ادغام کی صورت میں طاء کو ظاء سے۔ اور ظاء کو طاء سے بدلنا جائز ہے اگر فاء کلمہ کے مقابلہ میں صاد یا ضاد میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہار اور ادغام دونوں

جائز ہیں لیکن صاد اور ضاد کو طاء سے نہیں بدل سکتے بلکہ طاء کو صاد اور ضاد سے بدل کر ادغام کریں گے۔

وضاحت

اس قانون میں بتایا گیا ہے کہ اگر باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں صاد ضاد طاء، ظاء میں سے کوئی حرف آجائے تو تائے اِفْتِعَال کو طاء سے بدلنا واجب ہے اور فاء کلمہ کے بارے میں تین صورتیں ہیں:۔

(۱) اگر فاء کلمہ طاء ہو تو ادغام واجب ہوگا۔ جیسے طَلَبَ سے اِطْتَلَبَ بنا تاء کو طاء سے بدل کر ادغام کیا تو اِطَّلَبَ ہو گیا۔

(۲) اگر فاء کلمہ کے مقابلے میں ظاء ہو تو یہاں دو صورتیں ہونگیں۔

(۱) ادغام (۲) اظہار

اظہار کی صورت میں باب اِفْتِعَال میں جیسے ظَلَمَ سے اِظْتَلَمَ بنا تو تاء کو طاء سے بدلا تو اِظْطَلَمَ ہو گیا اگر ادغام کریں تو طاء کو ظاء سے بدلیں گے اور ظاء کا ظاء میں ادغام کریں گے تو اِظَّلَمَ ہو جائیگا یا ظاء کو طاء سے بدلیں اور طاء کا طاء میں ادغام کریں تو اِطَّلَمَ ہو جائیگا اس کو تین طریقوں پر پڑھ سکتے ہیں۔

(۱) اِظْطَلَمَ (۲) اِظَّلَمَ (۳) اِطَّلَمَ

(۳) اگر فاء کلمہ صاد ضاد ہو تو اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں البتہ ادغام کی صورت میں صاد اور ضاد کو طاء سے نہیں بدل سکتے جیسے (صاد کی مثال) صَبَرَ سے باب اِفْتِعَال بنایا تو اِصْتَبَرَ ہو گیا تاء کو طاء سے بدلا تو اظہار کے طور پر اِصْطَبَرَ پڑھیں گے اور ادغام کی صورت میں طاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کریں گے جیسے اِصَّبَرَ (ضاد کی مثال) ضرب سے باب اِفْتِعَال اِضْتَرَبَ بنا تاء کو طاء کیا تو اِضْطَرَبَ ہو گیا یہ اظہار کی صورت ہے طاء کو ضاد سے بدل کر ادغام کریں گے تو اِضَّرَبَ ہو جائے گا۔

سوال: مُتَقَارِبَیْن میں حرف کو دوسرے حرف سے بدلتے ہیں آپ نے دوسرے حرف کو پہلے سے کیوں بدلا؟

جواب: (صاد کی صورت میں) چونکہ صاد میں وصف صفیر پایا جاتا ہے اگر ہم صاد کو طاء سے بدلتے تو یہ وصف گم ہو جاتا ہے حالانکہ یہ صفت بہت پسندیدہ ہے نیز صاد کا مخرج بڑا ہے اور طاء کا مخرج چھوٹا ہے اس لئے چھوٹے مخرج والے کو بڑے مخرج والے سے بدل دیا (جواب بصورت ضاد) چونکہ ضاد ضُوِیَ مِشْفَرٌ کے مجموعہ میں سے ہے اور ان حروف کا کسی دوسرے میں ادغام نہیں ہوتا۔

قانون نمبر ۲۲ (باب اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ دال، ذال، زاء کی تبدیلی)

اگر باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ میں دال ذال زاء میں سے کوئی حرف آجائے؟ تائے اِفْتِعَال کو دال سے بدلنا واجب ہے پھر دیکھیں گے اگر فاء کلمہ دال ہو تو ادغام واجب ہو گیا۔ اگر ذال یا زاء ہو تو ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں البتہ دال کو ذال اور ذال کو دال سے بدل سکتے ہیں اور دال کو زاء سے بدلنا جائز ہے لیکن زاء دال سے بدلنا جائز نہیں۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر باب اِفْتِعَال کا فاء کلمہ دال ذال زاء میں سے کوئی ایک حرف ہو تو تائے اِفْتِعَال کو دال سے بدلنا واجب ہو گا اس کے بعد تینوں حروف کیلئے جو فاء کلمہ کی جگہ آتے ہیں الگ الگ حکم ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) فاء کلمہ کے مقابلہ میں دال ہو تو اس صورت میں دال کا دال میں ادغام واجب ہو گا جیسے دَرَكَ سے باب اِفْتِعَال اِدْتَرَكَ بنا تاء کو دال کر کے دال کا دال میں ادغام کیا تو اِدَّرَكَ ہو گیا۔

(۲) فاء کلمہ کے مقابلہ میں ذال ہو تو اس صورت میں اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں اور ادغام کی صورت میں ذال کو دال سے اور دال کو ذال سے بدل سکتے ہیں۔

مثال اظہار

ذَكَرَ سے باب اِفْتِعَال اِذْتَكَرَ بنا تاء کو دال سے بدلا تو اِذْدَكَرَ ہو گیا۔

مثال ادغام

اِذْ دَکَرَ کی ذال کو دال سے بدل کر ادغام کریں اور اِدَّکَر پڑھیں یا دال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کریں اور اِذَّکَرَ پڑھیں دونوں طرح جائز ہے۔

(۳) فاء کلمہ زاء ہو تو اس میں صورت ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں مثال زَلَفَ سے باب اِفْتِعَال اِزْ تَلَفَ بنا تاء کو دال سے بدل کر اِزْدَلَفَ پڑھ سکتے ہیں یہ اظہار کی صورت ہے دال کو زاء سے بدل کر ادغام کر کے اِزَّلَفَ بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن زاء کو دال سے بدلنا جائز نہیں ہے۔

سوال: مُتَقَارِبَیْن میں ادغام ہوتا ہے تو پہلے حرف کو دوسرے حرف کا ہم جنس کرتے ہیں لیکن یہاں دوسرے کو پہلے کا ہم جنس بنایا گیا ایسا کیوں کیا گیا؟

جواب: چونکہ زاء حروف صفیریہ میں سے ہے اگر اس کو دال سے بدلتے تو یہ صفت گم ہو جاتی حالانکہ یہ بہت مرغوب ہے نیز چونکہ زاء کا مخرج بڑا ہے اور اس کے مقابلے میں دال کا مخرج چھوٹا ہے لہٰذا چھوٹے مخرج والے کو بڑے مخرج والے سے بدلا گیا۔

قانون نمبر ۲۳

باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ "ثاء" کی تبدیلی

اگر باب اِفْتِعَال کا فاء کلمہ ثاء ہو تو وہاں ادغام کرنا واجب ہو گا یعنی تاء کو ثاء یا ثاء کو تاء کر کے ادغام کریں گے البتہ تاء کو ثاء سے بدلنا زیادہ بہتر ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر باب اِفْتِعَالٌ کا فاء کلمہ ثاء ہو تو یہاں ادغام ضروری ہو گا البتہ ادغام کی صورت یہ ہے کہ ثاء اور تاء دونوں ایک دوسرے سے بدل سکتے ہیں جیسے ثَقُلَ سے باب اِفْتِعَال اِثْتَقَلَ ہوا۔ یہاں اِثَّقَلَ یا اِتَّقَلَ دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔

سوال: صاحب کتاب نے اس قانون کے سلسلے میں ایک اختلاف ذکر کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: مصنف نے فرمایا کہ قانونچہ کھیوالی میں ادغام کو واجب قرار دیا گیا ہے جبکہ سیبویہ

کے نزدیک اظہار بھی جائز ہے لہٰذا سیبویہ کے نزدیک اِنْتَقَل بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دوسرا یہ اختلاف ذکر کیا ہے قانونچہ کھیوالی کے مطابق تاء کو ثاء سے بدلنا بہتر ہے جبکہ صَرف کی دوسری کتابوں[1] میں ثاء کو ثاء سے بدلنا زیادہ[2] فصیح (بہتر) قرار دیا ہے۔

سوال: صاحب کتاب نے قانون کے متن میں بھی کوئی اختلاف کیا ہے یا نہیں؟

جواب: قانون میں تاء کو ثاء کرنا زیادہ بہتر قرار دیا گیا ہے مصنف نے فرمایا کہ تاء کا ثاء میں ادغام یعنی ثاء کو ثاء کر کے ادغام کرنا تمام صورتوں سے بہتر ہے۔

قانون نمبر ۲۴ (بابِ اِفْتِعَالٌ کے عین کلمہ اورر باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے فاء کلمہ کی تبدیلی

اگر بابِ اِفْتِعَالٌ کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ثاء، دال، ذال، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، طاء اور ظاء میں سے کوئی ایک حرف واقع ہو تو تائے اِفْتِعَال کو عین کلمہ سے بدلنا جائز ہے اس کے بعد جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں تاء ہو تو ادغام جائز ہے اور اگر ان حروف میں سے کوئی حرف باب تَفَعُّلٌ یا تَفَاعُلٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو ان دونوں بابوں کی تاء کو فاء کلمہ کا ہم جنس بنانا جائز ہے اور ادغام کرنا واجب ہے اگر فاء کلمہ کے مقابلہ میں تاء ہو تو ادغام جائز ہے۔

وضاحت

اگر بابِ اِفْتِعَالٌ کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ثاء، دال، ذال، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء میں سے کوئی حرف واقع ہو تو جائز ہے۔ کہ بابِ اِفْتِعَال کی تاء کو عین کلمہ سے بدل دیں اور پھر ادغام کرنا واجب ہوگا اور اگر باب تَفَاعُلٌ یا تَفَعُّلٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ان حروف میں سے کوئی حرف واقع ہو تو تائے تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کو فاء کلمہ سے بدلنا جائز ہے اور ادغام واجب ہوگا البتہ بابِ اِفْتِعَال کا عین کلمہ اور تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کا فاء کلمہ تاء ہو تو ادغام جائز ہوگا۔

بابِ اِفتِعال کی مثال

کَثُرَ سے بابِ اِفتِعَالُ اِکْتَثَرَ بنا یہاں دو صورتیں ہونگیں یا تو اظہار کر کے اِکْتَثَرَ یَکْتَثِرُ اِکْتِثَاراً پڑھیں گے یا تاء کو ثاء سے بدل کر ادغام کریں گے ادغام کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اِکْتَثَرَ سے اِکْثَتَرَ بن گیا اب پہلے ثاء کی حرکت کاف کو دی اور ادغام کر دیا تو اِکَثَّرَ ہو گیا کاف کے متحرک ہونیکی وجہ سے ہمزہ کی ضرورت نہ رہی تو ہمزہ کو گرا دیا تو کَثَّرَ ہو گیا البتہ بعض حضرات ہمزہ کو نہیں گراتے۔

(۲) پہلی ثاء کو ساکن کر کے ادغام کیا اب کاف اور ثاء دونوں کا ساکن جمع ہوئے چونکہ ساکن کو کسرہ کی حرکت دیتے ہیں لہٰذا کاف کو کسرہ کی حرکت دی تو اِکِثَّرَ ہو گیا ہمزہ کو ضرورت نہ رہی تو گرا دیا اور کِثَّرَ ہو گیا البتہ بعض حضرات ہمزہ کو نہیں گراتے اب صورت یہ ہوگی۔

ماضی معروف

اِکْتَثَرَ، اِکَثَّرَ، کَثَّرَ، اِکِثَّرَ، کِثَّرَ

مجہول

اُکْتُثِرَ، اُکُثِّرَ، کُثِّرَ، اُکِثِّرَ، کُثِّرَ

مضارع معروف

یَکْتَثِرُ، یُکَثِّرُ۔ یُکِثِّرُ

اسم فاعل

مُکْتَثِرٌ، مُکَثِّرٌ مُکِثِّرٌ مُکُثِّرٌ[1]

اسم مفعول

مُکْتَثَرٌ، مُکَثَّرٌ، مُکِثَّرٌ، مُکُثَّرٌ

[1] مُکُثِّرٌ یعنی اسم فاعل اور اسم مفعول میں ایک ایک صورت اور جائز ہے وہ یہ کہ کاف کو میم کی تابعداری کی وجہ سے ضمہ دے دیا جائے ۱۲ ہزاروی۔

مصدر

اِکْتِثَارًا، کِثَّارًا، اِکِثَّارًا، اِکَثَّارًا، اِکْثَارًا[1]

امر حاضر

اِکْتَثِرْ، اِکَّثِرْ کَثِّرْ اِکِثِّرْ، کِثِّرْ

باقی حروف سے اسی طرح ماضی وغیرہ بنائی جائیگی یعنی قَدَرَ، عَذَرَ، عَزَلَ، کَسَبَ، بَشَرَ، بَصَرَ، غَضِبَ، خَطَبَ، نَظَمَ، فَتَلَ، سے باب اِفْتِعَالُ بنا کر قانون نافذ کیا جائے۔

مثال بابِ تفعُّل اور تفاعُل

ثَقُلَ سے بابِ تَفَعُّلُ تَثَقَّلَ اور تَفَاعُلُ تَثَاقَلَ بنا اب تاء کو ثاء کر کے ادغام کریں تو شروع میں حرف ساکن ہو جاتا ہے اور اس سے ابتداء ناممکن ہے لہٰذا ہمزہ داخل کر کے اِثَّقَلَ اور اِثَّاقَلَ پڑھیں گے باقی حروف سے اسی طرح بنا سکتے ہیں۔ یعنی دَرَكَ ذَكَرَ، زَلَفَ، سَمِعَ، شَبِهَ، صَبَرَ، ضَرَبَ، طَلَبَ، ظَلَمَ اور تَرَكَ سے باب تَفَعُّلُ اور تَفَاعُلُ بنا کر تاء کو فاء کلمہ سے بدل کر ادغام کریں یا نہ بدلیں اظہار کے طور پر پڑھیں دونوں طرح جائز ہیں۔

سوال: تاء کو الگ کیوں ذکر کیا؟

جواب: چونکہ تاء کا حکم الگ ہے کیونکہ اس صورت میں تائے اِفْتِعَال اور تائے تَفَعُّلُ اور تَفَاعُلُ کو نہیں بدلتے نیز یہاں ادغام واجب نہیں بلکہ جائز ہے اس لئے الگ ذکر کیا۔

سوال: ادغام کی صورت میں باب اِفْتِعَال کے ہمزہ کو گرانے اور نہ گرانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: جو حضرات گراتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اب بعد والے حرف کے متحرک ہو جانے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں۔ اور جو نہیں گراتے وہ کہتے ہیں فاء کلمہ کی حرکت عارضی ہونے کی وجہ سے وہ سکون کے حکم میں ہے لہٰذا ہمزہ وصلی کی ضرورت باقی ہے۔

---

[1] مصدر میں پانچ صورتیں اس طرح بنتی ہیں۔ (۱) اصل پر رہنے دیں تو اِکْتِثَارًا پڑھیں گے (۲) تاء کو ثاء سے بدل کر ادغام کریں تو ثاء کی حرکت کاف کو دینگے اور ہمزہ کو حذف کر دیں گے اس طرح کِثَّارًا پڑھیں گے (۳) اگر دوسری صورت میں ہمزہ کو حذف نہ کریں تو اِکِثَّارًا پڑھیں گے۔ نوٹ۔ اگر تاء کی حرکت کاف کو نہ دیں بلکہ اسے گرا دیں تو اب کاف کو کسرہ دیں گے یا فتح؟ اگر کسرہ دیں تو دوسری اور تیسری صورت ہوگی۔ (۴) اور اگر تاء کی حرکت گرا کر فتح دیں اور ہمزہ کو گرا دیں تو کَثَّارًا پڑھیں گے (۵) اور چوتھی صورت میں ہمزہ کو نہ گرائیں تو اِکَثَّارًا پڑھیں گے۔

قانون نمبر ۲۵

حروف شمسی پر الف لام کا داخل ہونا

اگر لام اَلْ کے بعد تاء، ثاء، دال، ذال، زاء، راء، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، نون میں سے کوئی حرف آئے تو لام اَلْ کو مابعد کی جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہے اور اگر ان میں سے کوئی حرف ایسے لام کے بعد آئے جو "ال" کا لام نہیں ہے تو لام کو مابعد کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے البتہ راء ہو تو یہاں لام کو راء سے بدلنا اور ادغام کرنا دونوں باتیں واجب ہیں۔

وضاحت

حروف دو قسم کے ہیں (۱) حروفِ شمسی (۲) حروفِ قمری

(۱) حروف شمسی یہ ہیں۔تاء، دال، ذال، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، نون۔

(۲) ان کے علاوہ حروف قمری ہیں۔

حروفِ شمسی کا قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی حرف "ال" کے لام کے بعد آئے تو لام کو اس کا ہم جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہوگا جیسے التاء اصل میں التاء تھا لام کو تاء کر کے تاء میں ادغام کر دیا۔

نوٹ:

باقی حروف کو اسی پر قیاس کر لیں اور اگر ان میں سے کوئی حرف ایسے لام کے بعد واقع ہو جو "ال" کا لام نہ ہو تو راء کے علاوہ باقی حروف میں اظہار بھی جائز ہے۔ اور مابعد کا ہم جنس بنانا بھی۔ لیکن اس صورت میں ادغام واجب ہوگا جبکہ راء کی صورت میں لام کو را سے بدلنا اور ادغام دونوں واجب ہیں جیسے ھَتَّاءُ اصل میں ھَلْتَاءُ تھا لام کو تاء سے بدل کر ادغام کیا تو ھَتَّاءُ ہو گیا قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ اصل میں قُلْ رَبِّ اغْفِرْ تھا لام کو راء سے بدل کر ادغام کیا۔

نوٹ:

هَنُوْنٌ اصل میں هَلُنُوْنٌ ہے اسے هَنُّوْنٌ پڑھ سکتے ہیں لیکن یہ قبیح ہے۔

سوال (۱) بَلْ رَانَ میں لام کو راء سے بدلتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اس سلسلہ میں قُرّاء اور اہلِ صَرف میں اختلاف ہے صرفی یہاں ادغام کرتے اور قاری صاحبان سکتہ کرتے ہیں۔

سوال (۲) سکتہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: امامِ حَفص نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ ادغام اور اظہار کے درمیان پڑھنا سکتہ ہے۔

سوال (۳) حروفِ شمسی کو شمسی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: چونکہ سورج کی موجودگی میں ستارے چھپ جاتے ہیں اور ان حروف کی موجودگی میں لام تعریف چھپ جاتا ہے۔ اس مشابہت کی وجہ سے ان حروف کو حروف شمسی کہتے ہیں۔

سوال (۴) حروفِ قمری کو قمری کیوں کہتے ہیں؟

جواب: چونکہ چاند کی موجودگی میں ستارے چھپتے نہیں اسی طرح حروف قمری کی موجودگی میں اَلْ کا لام نہیں چھپتا بلکہ ظاہر رہتا ہے اس لئے ان حروف کو حروف قمری کہتے ہیں۔

***

قوانین و تعلیمات ابوابِ مثال

تعلیل

عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا یا وِعْدَۃٌ اس میں تعلیل کی چار صورتیں ہیں۔

نمبر (۱)

عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا واؤ پر کسرہ ثقیل تھا نقل کر کے بعد والے حرف کو دیا واؤ کو حذف کر کے آخر میں تاء لائے اور ماقبل کو فتحہ دیا عِدَۃٌ ہو گیا۔

نمبر (۲)

عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا واؤ پر کسرہ ثقیل تھا واؤ کو اس کی حرکت سمیت گرا دیا اس کے بدلے آخر میں تاء لائی گئی تاء کے ماقبل کو فتحہ دیا اور عین کلمہ کو کسرہ دیا کیونکہ ساکن کو جب حرکت دیجاتی ہے تو کسرہ کو حرکت دیتے ہیں عِدَۃٌ ہو گیا۔

نمبر (۳)

عِدَۃٌ دراصل وِعْدَۃٌ تھا واؤ کو اس کی حرکت سمیت گرا دیا عین کلمہ کو کسرہ دیا اور آخر میں جو تاء ہے اسے واؤ کا عوض قرار دے دیا عِدَۃٌ ہو گیا۔

نمبر (۴)

عِدَۃٌ دراصل وِعْدَۃٌ تھا واؤ کی حرکت نقل کر کے بعد والے حرف کو دی واؤ کو گرا دیا اور آخر میں جو تاء ہے اسے واؤ کا عوض قرار دے دیا عِدَۃٌ ہو گیا۔

سوال: واؤ کی حرکت گرانے کی بجائے بعد والے حرف کو کیوں دیتے ہیں؟

جواب: چونکہ عین کلمہ کو حرکت دینا ضروری ہے اس لئے باہر سے حرکت لانے کی بجائے قریب والے حرف واؤ کی حرکت اسے دیدی۔

سوال: جو حضرات واؤ کو بمع حرکت کے گراتے ہیں ان کی دلیل کیا ہے؟

جواب: قاعدہ یہ ہے کہ حرکت نقل کر کے ماقبل کر دیتے ہیں مابعد کو نہیں دیتے ساکن حرف کو کسرہ کی حرکت دینا بھی قانون کے مطابق ہے لہٰذا واؤ کو حرکت کے ساتھ گرا دیا جاتا ہے اور عین کلمہ کو کسرہ دیا جاتا ہے۔

سوال: ضابطہ یہ ہے کہ حرف کو جس جگہ سے گرایا جاتا ہے اس کا عوض اسی جگہ لایا جاتا ہے لیکن یہاں واؤ کو شروع سے گرا کر آخر میں اس کا عوض لایا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اگر تاء شروع میں لائی جاتی تو صورتاً تعدِّ مضارع کے ساتھ التباس لازم آتا ہے[1]

سوال: ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ ''ۃ'' واؤ کے عوض لائی گئی ہے اور دوسری طرف آپ اسے اصل میں وَعْدَۃٌ قرار دیتے ہیں اس طرح عوض اور معوض عنہ جمع ہو گئے حالانکہ یہ جائز نہیں ہے؟

جواب: اس ''ۃ'' کو واؤ کو عوض اس وقت قرار دیتے ہیں جب واؤ کو گرا دیا جاتا ہے لہٰذا یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا اب عوض و مُعَوَّض عَنْہُ جمع نہیں ہو رہے۔

قانون نمبر (۱)

(مصدر کے فاء کلمہ واؤ کا حذف)

جو واؤ مصدر کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور مصدر 'فِعْلٌ' کے وزن پر اور اس کے مضارع معروف میں واؤ حذف ہوتی ہو تو اس واؤ کا کسرہ نقل کر کے بعد والے حرف کو دیتے ہیں پھر واؤ کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لگاتے ہیں اور یہ عمل 'اِقَامَۃٌ' کے قاعدے کے تحت ہوتا ہے۔ 'اِقَامَۃٌ' کا قاعدہ یہ ہے کہ جس مصدر میں التقائے تنوین کے علاوہ التقائے ساکنین کی وجہ سے کوئی حرف حذف ہو گیا ہو اس کے بدلے آخر میں تاء لانا واجب ہے 'لُغَۃٌ' اور 'مِائَۃٌ' شاذ ہیں۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب مضارع پر اعراب نہ ہوگا تو کیسے معلوم ہوگا کہ یہ مضارع ہے یا مصدر؟ مثلاً مصدر کے شروع میں تاء لائیں تو تعِدُ ہوگا اور مضارع بھی تعِدُ اعراب کی صورت میں امتیاز ہو سکتا ہے جب کہ اعراب نہ ہونے کی صورت میں معنوی امتیاز ہے صورت دونوں ایک جیسے ہوں گے ۱۲ ہزار وی۔

وضاحت

جب کسی مصدر کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واؤ واقع ہو تو درج ذیل شرائط کے ساتھ اس واؤ کو حذف کر کے اس کی جگہ آخر میں تاء لاتے ہیں۔

(۱) وہ مصدر 'فِعْل' کے وزن پر ہو۔

(۲) اس کے مضارع معروف میں واؤ حذف ہوتی ہو اس کی مثال 'عِدَۃ' ہے جو اصل میں 'وِعْدٌ' تھا اس کے مضارع معروف میں واؤ گر جاتی ہے۔ جیسے یَعِدُ تَعِدُ وغیرہ پڑھتے ہیں (اصل میں یَوْعِدُ تَوْعِدُ تھا) تو 'وِعْدٌ' میں اس طرح عمل کیا گیا۔

نوٹ

اس کی مکمل تعلیل گزر چکی ہے۔

سوال: 'اِقَامَۃ' کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: 'اِقَامَۃ' کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر میں جو حرف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہو اس کے عوض آخر میں تاء لاتے ہیں۔ جیسے اِقَامَۃ، اِسْتِقَمَۃ' اصل میں اِقْوَامٌ، اور اِسْتِقْوَامٌ' تھا۔ واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واؤ کو الف سے بدل دیا دو الف جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک الف کو گرا دیا اور اس کے عوض آخر میں تاء لے آئے 'اِقَامَۃ' اور 'اِسْتِقَامَۃ' ہو گیا۔

نوٹ: نمبر۱

بعض صرفی پہلے الف کو گراتے ہیں اور بعض دوسرے الف کو گراتے ہیں۔

نمبر۲

اضافت کی وجہ سے اس تاء کو گرانا بھی جائز ہے جیسے اِقَامُ الصَّلٰوۃِ عِدَاْلاَمْرِ الَّذِیْ ('اِقَامَۃ' اور 'عِدَۃ' کی تاء گر گئی)۔

سوال: 'اِقَامَۃ' کے قانون میں التقائے تنوین کا استثناء ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: التقائے تنوین کا مطلب یہ ہے کہ ایک ساکن نون تنوین ہو اور دوسرا کوئی بھی حرف ہو تو اس صورت میں 'اِقَامَۃ' والا قاعدہ جاری نہیں ہوتا مثلاً ھُدًی اور مَعْنًی جو اصل

میں هُدَیٌ' اور مَعْنَیٌ' تھے ان میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے یاء کو الف سے بدلا هُدَاںٌ اور مَعْنَاںٌ ہو گیا۔ یہاں الف کو گرا کر اس کے عوض آخر میں تاء نہیں لائے کیونکہ یہ نون' نون تنوین اور الف التقاء تنوین کی وجہ سے گرا ہے نہ کہ عام التقاء ساکنین کی وجہ سے۔

سوال: آپ نے کہا ہے کہ التقائے تنوین کی صورت میں اِقَامَۃٌ' کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔ حالانکہ لُغَۃٌ' اور مِائَۃٌ' میں یہ قاعدہ جاری ہوا ہے۔ لُغْوٌ' میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح یا یاء متحرک ماقبل مفتوح اور مِئْیٌ' میں یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا۔ یعنی یہ لُغَوٌ' یا لُغَیٌ' اور مِئَیٌ' تھا۔ یاء کو الف سے بدلا تو لُغَاںٌ اور مِئَاںٌ ہو گئے پھر الف کو گرا کر اس کے عوض آخر میں تاء لاتے ہیں تو یہاں التقائے تنوین کے باوجود حرف کو گرا کر اس کے عوض آخر میں تاء لائی گئی ہے۔

جواب: یہ شاذ ہے۔

سوال: وِتْرٌ' اور وِزْنٌ' میں واؤ کو کیوں نہیں گرایا گیا حالانکہ یہ فِعْلٌ' کا وزن ہے؟

جواب: چونکہ یہ دونوں کلمے مصدر[1] نہیں ہیں جبکہ شرط یہ ہے کہ واؤ مصدر میں واقع ہو۔

سوال: وَضْعٌ' میں یہ قاعدہ کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: چونکہ یہ مصدر فِعْلٌ' کے وزن پر نہیں بلکہ فَعْلٌ' کے وزن پر ہے اگرچہ یہ واؤ مصدر میں ہے اور مضارع میں حذف بھی ہوتی ہے۔

سوال: کوئی ایسی مثال بتائیں جس میں مصدر فِعْلٌ' کے وزن پر ہو لیکن یہ قاعدہ اس لئے جاری نہ کیا گیا ہو کہ مضارع میں واؤ حذف نہیں ہوتی؟

جواب: صاحب کتاب نے ایک فرضی مثال بیان کی ہے[2] یعنی وَجِلٌ' کو وِجْلٌ' فرض کیا ہے اور چونکہ اس کے مضارع میں واؤ نہیں گرتی لہٰذا مصدر میں بھی واؤ کو نہیں گرایا گیا۔

---

[1] اس لئے کہ مصدر ان دونوں کلموں کا فاء کلمہ کے فتحہ سے ہے وَتْرٌ' اور وَزْنٌ' ۱۲ ہزاروی۔

[2] صاحب کتاب نے وِجْلٌ' مثال دی ہے اور ساتھ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی مثال ایسی مل جائے تو بہتر ورنہ مثال فرض ہو گی چونکہ ایسی مثال نہیں مل رہی لہٰذا فرضی ہی کہنا چاہیے ۱۲ ہزاروی۔

نوٹ:

کافی تلاش کے باوجود لغات میں کوئی ایسی مثال نہیں ملی جس میں مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور مضارع میں فاء کلمہ واؤ کو حذف نہ کیا گیا ہو۔

والله اعلم بالصواب

تعلیل

مِیعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا واؤ ساکن مظہر[1] اور اس کا ماقبل مکسور ہے اس واؤ کو یاء سے بدلا مِیعَادٌ ہو گیا۔

قانون نمبر۲

(واؤ کو یاء سے بدلنا)

ہر واؤ ساکن مظہر جو باب اِفْتِعَالٌ کے علاوہ فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ اسے حرکت دینے کا سبب نہ پایا جائے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر فاء کلمہ کے مقابلہ میں واؤ واقع ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو درج ذیل شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں اس کو یاء سے بدلنا واجب ہو گا۔

نمبر۱

وہ واؤ مظہر ہو مدغم نہ ہو۔

نمبر۲

وہ باب اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ میں نہ ہو۔

نمبر۳

اسے حرکت دینے کا کوئی سبب بھی نہ پایا جاتا ہو۔

---

[1] مظہر سے مراد وہ ساکن حرف ہے جو مدغم نہ ہو جیسے مِوْعَادٌ میں واؤ ہے ۱۲ ہزاروی۔

نوٹ: مدغم کا پہلا حرف ساکن ہوتا ہے لیکن وہ مدغم ہے مظہر نہیں جیسے اِجْلِوَّاذٌ پہلی واؤ ساکن مدغم ہے ۱۲ ہزاروی۔

مثال

مِوْعَادٌ میں واؤ ساکن مظہر ہے باب اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہیں ہے اس کا ماقبل مکسور ہے اور اسے حرکت دینے کا کوئی سبب بھی نہیں ہے لہٰذا اسے یاء سے بدل کر مِیْعَادٌ پڑھتے ہیں۔

نوٹ

عِوَضٌ میں واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ یہ متحرک ہے۔ اِجْلِوَّاذٌ میں واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ یہ مظہر نہیں بلکہ مدغم ہے۔ اِوْتَعَدَ کی واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ یہ باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ میں ہے۔ قَوْلٌ اور قُوْلَ میں واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ اس کا ماقبل مکسور نہیں۔ اِوْزَزَةٌ میں واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ یہاں حرکت دینے کا سبب موجود ہے یعنی جب زاء کا زاء میں ادغام کیا جائے تو پہلی زاء کی حرکت واؤ کو دیکر ادغام کر کے اِوَزَّةٌ پڑھتے ہیں۔

تعلیل

وَعَدْتُ اصل میں وَعَدْتَ تھا تاء اور دال قریب المخرج اکٹھے ہو گئے دال کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام کر دیا وَعَتُّ ہو گیا

قانون نمبر ۳ (دال ساکن کو تائے متحرک سے بدل کر ادغام کرنا)

ہر وہ دال جو ساکن ہو اور اس کے بعد تائے متحرک ہو لیکن وہ اِفْتِعَال کی تاء نہ ہو تو دال کو تاء کر کے تاء میں ادغام کرنا واجب ہے اور اگر اس کے الٹ ہو تو ادغام اس کے برعکس ہوگا۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر دال ساکن کے بعد تاء متحرکہ آجائے بشرطیکہ وہ باب اِفْتِعَال کی تاء نہ ہو تو اس دال کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام کرنا واجب ہوگا۔ جیسے وَعَدْتَ کے دال کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام

کرتے ہیں۔ اور عَدتٌ پڑھتے ہیں۔

سوال: عِدَۃٌ اور وَعَدَتْ میں قانون کیوں نہیں جاری ہوتا؟

جواب: عِدَۃٌ میں دال اور تاء دونوں متحرک ہیں او وَعَدَتْ میں دال متحرک اور تاء ساکن ہے لہٰذا قانون کی شرط یعنی دال ساکن اور اس کے بعد تائے متحرکہ کا ہونا نہیں پائی جاتی۔

سوال: اِدْتَرَكَ میں دال ساکن ہے اور اس کے بعد تاء متحرک ہے اس کے باوجود قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: چونکہ یہ تاء بابِ اِفْتِعَال کی تاء ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ بابِ اِفْتِعَال کی تاء نہ ہو۔

سوال: سَكَتَ دَاعٍ اور قَالَتِ ادْعُوْا میں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: سَكَتَ دَاعٍ میں دال اور تاء دونوں متحرک ہیں اور قَالَتِ ادْعُوْا میں تاء متحرک اور دال ساکن ہے اور یہ دونوں قانون کے خلاف ہیں۔

سوال: درعکسِ عکس است کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ تاء ساکن پہلے ہو اور دال متحرک بعد میں ہو تو تاء ساکن کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کریں گے چونکہ یہاں حرکت اور سکون کے اعتبار سے قاعدہ کے الٹ ہے لہٰذا حرف کی تبدیلی اور ادغام کے اعتبار سے بھی قاعدہ کے الٹ جاری ہوگا جیسے فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَ اللّٰهَ میں تاء پہلے ہے اور ساکن ہے جبکہ دال بعد میں ہے اور متحرک ہے اس لئے تاء کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کریں گے۔

قانون نمبر۴

(واؤ کو ہمزہ سے بدلنا)

جو واؤ مضموم یا مکسور کلمہ کے شروع میں واقع ہو اور اس کے بعد واؤ متحرک نہ ہو اس واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کلمہ کے شروع میں واؤ مضموم یا مکسور اور اس کے بعد یا تو واؤ بالکل نہ ہو بلکہ کوئی دوسرا حرف ہو یا واؤ ہو لیکن ساکن ہو تو ان

دونوں صورتوں میں اس پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے اور اگر اس کے بعد واؤ متحرک ہو تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہوگا۔

مثالیں:

(۱) وُعِدَ اور وُجُوہ' کو اُعِدَ اور اُجُوہٌ' پڑھ سکتے ہیں۔ یہاں واؤ مضموم ہے اور اس کے بعد واؤ نہیں۔

(۲) وِشَاحٌ' اور وِسَادَةٌ' کو اِشَاحٌ' اور اِسَادَةٌ' پڑھنا جائز ہے۔ یہاں واؤ مکسور ہے اور اس کے بعد واؤ نہیں۔

(۳) وُوْرِیَ کو اُوْرِیَ پڑھنا جائز ہے یہاں واؤ مضموم ہے اور اس کے بعد واؤ ساکن ہے۔

نوٹ

اگر شروع میں واؤ مکسور ہو تو اس کے بعد واؤ ساکن نہیں آسکتی لہٰذا اس کی مثال نہیں دی گئی۔

سوال: کا وَعَدَ کو اَعَدَ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ یہ واؤ مفتوح ہے۔

سوال: وَلْوٌ' اور بِدَلْوٍ میں واؤ مضموم اور مکسور ہے کیا اس ہمزہ سے بدلا جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں کیونکہ واؤ کلمہ کے آخر میں ہے ہمزہ سے بدلنے کیلئے واؤ کا شروع میں ہونا شرط ہے۔

سوال: وُوَیْعِدٌ' اور وُوَیْعِدَةٌ' میں پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہاں پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے کیونکہ یہ دوسری واؤ متحرک ہے اور قانون جوازی کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ دوسری واؤ متحرک نہ ہو چونکہ یہاں متحرک ہے لہٰذا بدلنا واجب ہے[1]

قانون نمبر ۵

(واؤ کو ہمزہ سے بدلنا)

جو واؤ مضموم مخفف ہو اس کا ضمہ لازمی ہو اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو مضارع کے علاوہ اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

---

[1] لیکن یہاں قاعدہ نمبر ۸ جاری ہوگا یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ جواز سے متعلق ہے جبکہ یہاں واؤ کو بدلنا واجب ہے ۱۲ ہزاروی۔

وضاحت

اگر واؤ مضموم عین کلمہ کے مقابلہ میں اور درج ذیل شرائط پائی جائیں تو اس واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

(۱) وہ واؤ مخفف ہو یعنی مشدد نہ ہو۔

(۲) اس کا ضمہ لازمی ہو عارضی نہ ہو۔

(۳) یہ واؤ مضارع میں نہ ہو۔

جیسے اَدْوُرٌ کو اَدْؤُرٌ پڑھنا جائز ہے کیونکہ یہ واؤ مضموم ہے اور مخفف بھی ہے ضمہ لازمی ہے عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی ہے اور مضارع کا صیغہ بھی نہیں ہے۔

سوال: تُفَاوِتٌ اور تَفَاوُتٌ میں واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: اس لئے یہ واؤ مکسور ہے یا مفتوح ہے۔

سوال: تَقَوُّلٌ اور تَعَوُّذٌ میں واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا جاتا؟

جواب: یہ واؤ مشدد ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ وہ مخفف ہے۔

سوال: دَاوُوْنَ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا کیوں جائز نہیں؟

جواب: یہ ضمہ اصلی نہیں بلکہ عارضی ہے۔ کیونکہ دَاوُوْنَ اصل میں دَاوِیُوْنَ تھا یاء پر ضمہ ثقیل تھا واؤ کا کاسرہ گرا کر ضمہ اسے دے دیا اب یاء ساکن ماقبل مضموم ہے یاء کو واؤ سے بدلا دو واؤ ساکن جمع ہوئے ایک واؤ کو گرا دیا دَاوُوْنَ ہو گیا گویا یہاں واؤ پر جو ضمہ ہے یہ کسرہ کی جگہ آیا ہے لہٰذا یہ عارضی ہے۔

سوال: دَلْوٌ میں واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: یہ واؤ لام کلمہ کے مقابلہ ہے جبکہ قاعدہ یہ ہے کہ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

سوال: تَرْهُوْكٌ[1] میں واؤ ہمزہ سے کیوں نہیں بدلی گئی؟

جواب: یہ واؤ زائدہ ہے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہیں ہے۔

سوال: تَقُوْلُ میں واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: تَقُوْلُ مضارع کا صیغہ ہے اور مضارع میں قانون جاری نہیں ہوتا۔

۱؎ ترھوک: ([illegible])

سوال: یہاں اس واؤ کی مثال کیوں دی گئی جو فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور اس میں قانون جاری نہ ہو؟

جواب: جو واؤ فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس کا حکم گذشتہ قانون میں آ چکا ہے۔

سوال: یہ قانون اجوف سے متعلق ہے مثال میں کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ فاء اور عین کلمہ کا حکم ایک جیسا ہے یعنی کہ ان دونوں قانونوں کا حکم ایک جیسا ہے یعنی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا لہٰذا اس مناسبت سے ان دونوں قانونوں کو اکٹھا کیا گیا۔

تعلیل

یَعِدُ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تَوْعِدُ اَوْعِدُ اور نَوْعِدُ تھا۔ واؤ علامت مضارع مفتوحہ کے بعد اور کسرہ سے پہلے واقع ہوئی لہٰذا واؤ کو حذف کر دی وغیرہ ہو گیا۔

یَضَعُ تَضَعُ اَضَعُ نَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ تَوْضَعُ اَوْضَعُ نَوْضَعُ تھا واؤ مثال واوی میں واقع ہوئی تو یَعِدُ یَعِدُ پر قیاس کرتے ہوئے واؤ کو حذف کر دیا یَضَعُ وغیرہ ہو گیا۔

قانون نمبر ۶ (مثال واوی کے فاء کلمہ کو مضارع میں حذف کرنا)

مثال واوی کا وہ باب جو مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو یا اس کی ماضی نہ پائی جاتی ہو یا مضارع معروف یَفْعِلُ کے وزن پر ہو تو مضارع معروف میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے البتہ فَعِلَ یَفْعَلُ سے مثال واوی کے دو بابوں وَسِعَ یَسَعُ اور وَطِئَ یَطَئُ میں بھی یہ قانون جاری کیا گیا ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ مثال واوی کی تین صورتیں ایسی ہیں جن کے مضارع معروف میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

(۱) مثال واوی کا وہ باب جو مَنَعَ یَمْنَعُ کی طرح ہو یعنی اس کا وزن بھی یہی ہو لیکن اس میں حرف حلقی ہو جیسے وَضَعَ یَضَعُ اصل میں وَضَعَ یَوْضَعُ تھا مضارع میں معروف

سے فاء کلمہ واؤ کو گرا دیا۔

(۲) مثال واوی کا وہ باب جس کی ماضی اہلِ عرب سے نہ سنی گئی ہو جیسے یَدَعُ یَذَرُا اصل میں یَوْدِعُ اور یَوْذِرُ تھا۔

(۳) وہ مثال واوی جس کا مضارع معروف یَفْعِلُ کے وزن پر آتا ہو جیسے یَعِدُ اور یَرِمُ اصل میں یَوْعِدُ اور یَوْرِمُ تھا (بروزن یَفْعِلُ) واؤ کو گرا دیا۔

سوال: وَسِعَ یَسَعُ اور وَطِئَ یَطَئُ دونوں بابوں کا مضارع مفتوح العین ہے یہاں واؤ کو کیوں گرایا گیا؟

جواب: ہم نے اہلِ عرب سے اسی طرح سنا۔

سوال: واؤ کو گرانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: چونکہ یاء (علامت مضارع) دو کسرہ تقدیری کے برابر ہے اور واؤ دو ضمہ تقدیری کے برابر ہے اور اس کے بعد کسرہ حقیقی ہے اگر واؤ کو نہ گراتے تو وہ کسرہ تقدیری سے وہ ضمہ تقدیری کی طرف اور اس سے ایک کسرہ حقیقی کی طرف خروج لازم آتا اور یہ ثقیل ہے اس لئے واؤ کو گرا دیا۔

سوال: یہ خرابی یَعِدُ میں تو لازم آتی ہے لیکن تَعِدُ وغیرہ میں ایسی خرابی لازم نہیں آتی پھر کیوں گرا دیا؟

جواب: یَعِدُ پر محمول کرتے ہوئے تَعِدُ وغیرہ میں واؤ کو گرایا گیا اور حمل کی تعریف آپ پہلے پڑھ چکے ہیں یہاں دونوں میں مناسبت یہ ہے کہ یَعِدُ اور تَعِدُ وغیرہ کی ماضی ایک ہے۔

سوال: یَضَعُ یَدَعُ اور یَذَرُ جو اصل میں یَوْضِعُ، یَوْدِعُ اور یَوْذِرُ تھے یہاں دو کسرہ تقدیری (یاء) سے دو ضمہ تقدیری (واؤ) کی طرف خروج لازم آتا ہے لیکن ضمہ تقدیری سے کسرہ حقیقی کی طرف خروج لازم آتا ہے لیکن ضمہ تقدیری سے کسرہ حقیقی کی طرف خروج لازم نہیں آتا یہاں واؤ کو کیوں حذف کیا گیا؟

جواب: اصل میں یہ یَوْضِعُ، یَوْدِعُ اور یَوْذِرُ تھا اس لئے وہ خرابی جو یَعِدُ کی صورت میں واؤ کو نہ گرانے سے لازم آتی ہے وہ یہاں بھی لازم آتی ہے۔

سوال: جب یہ اصل میں یَوْضِعُ وغیرہ تھا تو آپ نے عین کلمہ کو فتحہ کیوں دیا؟

جواب: حرف حلقی کی رعایت کرتے ہوئے ہم نے عین کلمہ کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا۔

سوال: یَذَرُ میں حرف حلقی نہیں یہاں کسرہ کو فتح سے کیوں بدلا؟

جواب: یَدَعُ پر محمول کرتے ہوئے کیونکہ ان دونوں میں مناسبت ہے یعنی دونوں کی ماضی نہیں پائی جاتی۔

سوال: کیا واؤ کو حذف کرنے کی کوئی اور بھی دلیل دی گئی ہے؟

جواب: جی ہاں اس کی دلیل یہ ہے کہ واؤ کے موافق حرکت ضمہ ہے اور یہاں واؤ دو مخالف حرکتوں یعنی فتحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی جس کی وجہ سے تنفر پیدا ہوتا ہے (صیغہ مانوس نہ رہا) لہٰذا واؤ کو گرادیا اس صورت میں یَعِدُ کے ساتھ باقی صیغے ایک ہی دلیل کے تحت آتے ہیں[1]

سوال: صاحب کتاب نے نوادر الاصول کے مصنف کی طرف سے ایک بات کر کے اس کے بعد ایک قانون بیان کیا جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: نوادر الاصول کے مصنف نے یہ تمام تقریر رد کی ہے اور فرمایا ہے کہ اہل صرف نے واؤ کو حذف کرنے کے جو یہ دلائل دیے ہیں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے انہوں نے محض قانون کو بچانے کیلئے سب باتیں کی ہیں صرف بہتراں کے مصنف فرماتے ہیں یہ بات پڑھنے کے بعد میں خود پریشان ہوگیا۔ لیکن جب مولانا معز الدین صاحب کا کلام سنا تو اطمینان ہوگیا اور صحیح قانون پر اطلاع ہوگئی۔

سوال: وہ صحیح قانون کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: وہ قانون یہ ہے کہ مثال واوی کا ہر وہ باب جس کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو اس کے مضارع معروف میں فاء کلمہ کو مطلقاً حذف کرتے ہیں مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو یا نہ جیسے یَعِدُ اور یَرِمُ اور اگر وہ مضارع معروف یَفْعَلُ کے وزن پر ہو تو فاء کلمہ کو اس صورت میں حذف کریں گے جب اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو جیسے یَضَعُ اور یَدَعُ۔

---

[1] یعنی اس دلیل کی صورت میں یَعِدُ وغیرہ اور یَعَدُ سے واؤ کو گرانے کی دلیل ایک ہی ہے ۱۲ از اروی۔

سوال: یَذَرُ میں عین یا لام کلمہ حرف حلقی نہیں ہے یہاں کیوں حذف کیا گیا؟

جواب: اس کو یَدَعُ پر محمول کیا کیونکہ ان دونوں کی ماضی نہیں آتی (یعنی اہل عرب سے نہیں سنی گئی)۔

قانون نمبر ۷ (مثال واوی باب فَعِلَ یَفْعَلُ میں مضارع کی مختلف صورتیں)

مثال واوی کا ہر وہ باب جو فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس کا فاء کلمہ حذف نہ ہوا ہو تو مضارع معروف میں اس کی اصلی صورت کے علاوہ تین اور طریقے بھی جائز ہیں جیسے یَوْجَلُ کو یَاجَلُ یَیْجَلُ یِیْجَلُ پڑھنا جائز ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ مثال واوی کا وہ باب جو فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس میں فاء کلمہ حذف نہ ہوا ہو تو مضارع معروف میں اصلی صورت کے علاوہ تین اور صورتیں جائز ہیں۔

(۱) واؤ کو الف سے بدل دیا جائے جیسے یَوْجَلُ سے یَاجَلُ۔

(۲) واؤ کو یاء سے بدل دیا جائے (اور ماقبل کی حرکت ہی رہنے دی جائے) جیسے یَوْجَلُ سے یَیْجَلُ۔

(۳) واؤ کو یاء سے بدل کر ماقبل کو کسرہ دے دیا جائے۔ جیسے یَوْجَلُ سے یِیْجَلُ۔

سوال: یَقِظَ، یَیْقَظُ میں یہ قانون میں نہیں جاری کرتے؟

جواب: یہ مثال یائی ہے۔

سوال: وَسُمَ یَوْسُمُ میں یہ قانون کیوں جاری نہیں کرتے حالانکہ یہ مثال واوی ہے؟

جواب: چونکہ یہ فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر نہیں ہے بلکہ فَعُلَ یَفْعُلُ کے ساتھ وزن پر ہے۔

سوال: وَسِعَ یَسَعُ میں یہ قانون کیوں نہیں جاری کرتے حالانکہ یہ مثال واوی بھی ہے، فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر بھی ہے؟

جواب: چونکہ اس کے مضارع معروف میں فاء کلمہ حذف ہوا ہے اس لئے یہاں قانون جاری نہیں ہوتا کیونکہ شرط یہ ہے کہ فاء کلمہ محذوف نہ ہوا ہو۔

سوال: اُوَیْعِدٌ اور اُوَیْعِدَۃٌ اصل میں وُوَیْعِدٌ اور وُوَیْعِدَۃٌ تھا کلمہ کے شروع میں دو واؤ متحرک اکٹھی ہو گئیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا یا ایک کلمہ میں دو واؤ اکٹھی ہو گئیں دوسری دوسری واؤ حرف زائدہ سے بدلی ہوئی مدہ نہیں ہے لہٰذا پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا۔

قانون نمبر ۸ (دو متحرک واؤ میں سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا)

اگر کلمہ کے شروع میں دو متحرک واؤ اکٹھی ہو جائیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ کے شروع میں دو واؤ متحرک جمع ہو جائیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا ضروری ہوگا جیسے وُوَيْعِدٌ اور وُوَيْعِدَةٌ میں پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدل کر أُوَيْعِدٌ اور أُوَيْعِدَةٌ پڑھتے ہیں اور یہ واجب ہے۔

سوال: أُوْلٰى جو بصریوں کے نزدیک وُوْلٰى ہے اور کوفیوں کے نزدیک وُعْلٰى تھا ہمزہ کو واؤ سے بدل کو وُوْلٰى بنایا گیا یہاں دوسری واؤ ساکن ہے اس کے باوجود پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلا گیا کیوں؟

جواب: یہ شاذ ہے یا یہ کہ اس کی جمع أُوَل میں واؤ کو ہمزہ سے بدلا گیا اس لئے واحد میں بھی بدل دیا گیا۔

سوال: وُوْرِيَ میں پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے واجب کیوں نہیں؟

جواب: چونکہ دوسری واؤ متحرک نہیں اس لئے یہاں قاعدہ نمبر "۴" پر عمل ہوتا ہے یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

سوال: وَقَوَ میں دو واؤ ہیں قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ دونوں واؤ اکٹھے ہوں اور یہ الگ الگ ہیں۔

سوال: اِحْوَوَا اور قَوْوَ میں دونوں واؤ اکٹھی ہیں اس کے باوجود قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: پہلی مثال میں دونوں واؤ کلمہ کے درمیان[1] میں اور دوسری مثال میں کلمہ کے آخر میں ہیں جبکہ قانون یہ ہے کہ کلمہ کے شروع میں ہوں۔

---

[1] کیونکہ الف ہمزہ سے پہلے واقع ہیں ۱۲ ہزار دوی۔

سوال: وُوْعِدَ میں دو واؤ اکٹھی بھی ہیں اور کلمہ شروع میں بھی ہیں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ دونوں واؤ ایک کلمہ میں ہوں اور یہاں ایک کلمہ میں نہیں ہیں یعنی پہلی واؤ عاطفہ ہے صرف دوسری واؤ کلمہ کا حصہ ہے۔

سوال: واؤ کو ہمزہ سے بدلنے کی ضرورت کیا ہے؟

جواب: دو حرف ایک جنس کے اور دونوں حرف علت خاص طور پر واؤ جو حروف علت میں سے سب زیادہ ثقیل ہے کلمہ کے شروع میں اکٹھے ہو گئے۔ ثقل کو ختم کرنے کیلئے ایک واؤ کو ہمزہ سے بدلنا ضروری ہے۔

سوال: پہلے واؤ کی بجائے دوسری واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: اگر دوسری واؤ کو ہمزہ سے بدلتے تو واؤ عاطفہ یا واؤ قسم کے لانے کی صورت میں بھی وہی خرابی لازم آتی یعنی ثقل باقی رہتا اس لئے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلا گیا ہے۔

تعلیل

یُوْسِرُ اصل میں یُیْسِرُ تھا یاء ساکن مظہر ہے اور اس کا ماقبل مضموم ہے اس یاء کو واؤ سے بدلا اور یہ بدلنا واجب ہے۔

قانون نمبر ۹ (یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم کو واؤ سے بدلنا)

ہر واؤ جو ساکن مظہر ہو باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ فُعْلٰی صفتی اور اَفْعَالٌ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع نہ ہو اجوف یائی کے اسم مفعول میں عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو اگر ایسی صورت ہو تو یاء کو باقی رکھتے ہوئے ماقبل کے ضمہ کسرہ سے بدلنا واجب ہو گا۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ یاء ساکن مظہر (غیر مشدد) ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہو گا۔ جبکہ مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں۔

(۱) باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

(۲) فُعْلیٰ صفتی نہ ہو۔

(۳) اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع بھی نہ ہو[1]۔

(۴) اجوف یائی کے اسم مفعول میں عین کلمہ کے مقابلہ نہ ہو۔

نوٹ

اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو یاء کو باقی رکھتے ہوئے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں ان مثال مُوْسِرٌ اصل میں مُیْسِرٌ تھا اس میں تمام شرائط پائی جاتی ہیں واؤ مظہر ہے باب اِفْتِعَال کا فاء کلمہ بھی نہیں ہے فُعْلیٰ صفتی بھی نہیں ہے اَفْعَلُ۔ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع بھی نہیں ہے اور اجوف یائی کا اسم مفعول بھی نہیں لہٰذا یاء کو واؤ سے بدلا مُوْسِرٌ ہو گیا۔

سوال: عُیَبٌ، غُیَبٌ میں یاء کا ماقبل مضموم ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: یہ یاء ساکن نہیں ہے جبکہ ساکن ہونا شرط ہے۔

سوال: زُبَّیْنٌ اور بُیِّنَ میں پہلی یاء ساکن ہے اور اسکا ماقبل مضموم ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا۔

جواب: یہ یاء مشدد ہے مظہر نہیں جبکہ مظہر ہونا شرط ہے۔

سوال: اِیْتَسَرَ میں یاء ساکن ہے اور اس کا ماقبل مضموم ہے یہاں قاعدہ کیوں نہیں جاری ہوا؟

جواب: یہ یاء بابِ اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ بابِ اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو[2]۔

سوال: بَیْعٌ اور بِیْعَ میں یاء ساکن ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: قانون میں یہ شرط ہے کہ یاء کا ماقبل مضموم ہو لیکن یہاں مفتوح و مکسور ہے۔

سوال: حِیْکیٰ اور ضِیْزیٰ اصل میں حُیْکیٰ اور ضُیْزیٰ تھا۔ یاء کو واؤ سے بدلنے کی بجائے ضمہ کو کسرہ سے کیوں بدلا گیا؟

جواب: اگرچہ تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن یہ فُعْلیٰ صفتی ہے اس لئے یہاں قانون جاری نہیں ہوا۔

---

[1] یعنی وہ فعل جس کی مونث فعلاء آتی ہے۔

[2] اس یاء میں دوسرا قانون جاری ہوگا یعنی یاء کو تاء کیا جائے گا اور تاء کا تاء میں ادغام کرکے اِتَّسَرَ پڑھا جائے گا ۱۲ ابرار وی۔

سوال: بِیْضٌ، اور بِیضَانٌ، اصل میں بُیْضٌ، اور بُیْضَانٌ، تھے یہاں یاء کو واؤ سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: یہ اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع ہے[1] جبکہ شرط یہ ہے کہ اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع نہ ہو۔

سوال: مَبِیْعٌ، جو اصل میں مَبْیُوْعٌ، تھا۔ یہاں یاء کو واؤ سے کیوں نہیں بدلا گیا مثلاً یاء کا ضمہ باء کو دیکر واؤ سے بدل دیتے پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرا دیتے مَبُوْعٌ، ہو جاتا ہے۔

جواب: چونکہ یہ یاء اجوف یائی کے اسم مفعول میں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے اس لئے یہاں قانون جاری نہیں ہوتا چونکہ ضمہ یاء پر ثقیل تھا لہٰذا یہ ضمہ ماقبل (باء) کو دیا پھر اسے یاء کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا یاء اور واؤ دو ساکن جمع ہوئے واؤ کو حذف کر دیا مَبِیْعٌ، ہو گیا[2]۔

سوال: طُوْبیٰ جو اصل میں طُیْبیٰ اور کُوْسیٰ اصل میں کُیْسیٰ تھا یہ دونوں فُعْلیٰ صفتی ہیں یہاں یاء کو واؤ سے کیوں بدلا گیا؟

جواب: کیونکہ یہ دونوں یہاں صفت کی قید کے بغیر واقع ہوئے ہیں ان دونوں پر اسمیت غالب ہے اس لئے ان کو فُعْلیٰ صفتی کی بجائے فُعْلیٰ اسمی قرار دیتے ہیں (طُوْبیٰ ایک جنتی درخت کا نام ہے اور کُوْسیٰ عقلمند عورت کو کہتے ہیں)۔

سوال: فُعْلیٰ صفتی اور فُعْلیٰ اسمی میں کیا فرق ہے؟

جواب: فُعْلیٰ صفتی وہ ہے جو الف لام کی قید کے بغیر صفت واقع ہو جاتی ہے اور جو الف لام کی قید کے بغیر صفت واقع نہ ہو وہ فُعْلیٰ اسمی کے معنیٰ میں ہوتی ہے۔ پہلی صورت کی مثال ضِیْزیٰ ہے یہ الف لام کے بغیر صفت واقع ہوئی قِسْمَۃٌ ضِیْزیٰ دوسری صورت کی مثال طُوْبیٰ ہے کہ اسے صفت کے طور پر لانا ہو تو الف لام لانا ہوگا۔

---

[1] مذکر اَبْیَضُ ہے جو اسم صفت ہے اور مونث بَیْضَاءُ ہے۔ مذکر اور مونث دونوں کی جمع بِیْضٌ ہے۔
[2] بعض صرفی واؤ کو حذف کرتے ہیں کیونکہ یہ زائد ہے اور بعض یاء کو حذف کرکے واؤ کو یاء سے بدلتے ہیں کیونکہ واؤ مفعول کی علامت ہے اور علامت کو حذف نہیں کیا جاتا ۱۲ ہزاردی۔

سوال: کیا وجہ ہے کہ فُعلیٰ اسمی میں یاء کو واؤ سے بدلتے ہیں فُعلیٰ صفتی میں نہیں بدلتے؟

جواب: فُعلیٰ صفتی اور فُعلیٰ اسمی میں فرق کرنے کیلئے ایسا کرتے ہیں۔

سوال: اگر اس کے الٹ کردیں تو بھی فرق ہو جاتا ہے؟

جواب: چونکہ صفت اپنے فعل کی طرح ثقیل ہوتی ہے اور واؤ حروف علت میں سب سے زیادہ ثقیل ہے اگر فُعلیٰ صفتی میں یاء کو واؤ سے بدلتے تو ثقل لفظی اور معنوی دونوں طرح لازم آتا اور یہ جائز نہیں۔

سوال: ایسا کیوں نہیں کہتے کہ حِیکی بروزن فِعلیٰ اپنی اصل پر ہے کیونکہ یہ وزن بھی آتا ہے جیسے عِزھیٰ (جس کے کھیل میں خوشی نہ ہو)؟

جواب: یہ وزن یعنی فِعلیٰ بہت کم پایا جاتا ہے اور فُعلیٰ اکثر پایا جاتا ہے جیسے حُبلیٰ اور فُضلیٰ۔

***

قوانین و تعلیلات ابواب اجوف

تعلیل

قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا واؤ متحرک اس کا ما قبل مفتوح ہے واؤ کو الف سے بدلا قَالَ ہو گیا۔ بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے یاء کو الف سے بدلا بَاعَ ہو گیا۔

قانون نمبر ۱ (واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا)

ہر واؤ اور یاء جو متحرک ہو اس کی حرکت لازمی ہو اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہو اور اسی کلمہ میں ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے لیکن شرط یہ

ہے کہ۔

(۱) وہ (واؤ اور یاء) فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

(۲) ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

(۳) ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں نہ ہو۔

(۴) اس کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق اور سکون لازمی ہو لیکن وہ مفید معانی معنی نہ ہو۔

(۵) اس کے بعد حرف تثنیہ نہ ہو۔

(۶) اس کے بعد یائے مشددہ نہ ہو۔

(۷) اس کے بعد جمع مونث سالم کا الف نہ ہو۔

(۸) اس کے بعد نون تاکید نہ ہو۔

(۹) وہ کلمہ فَعَلیٰ اور فَعَلانٌ کے وزن پر نہ ہو۔

(۱۰) اس کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہوتی ہو۔

(۱۱) فعل غیر متصرف کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

(۱۲) ملحق کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

(۱۳) عین کلمہ (حرف علت) حرف صحیح سے بدل کر نہ آیا ہو قَوَدٌ اور حَوَکَۃٌ یہ شاذ ہیں۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جو واؤ اور یاء متحرک ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو اسے الف سے بدلنا واجب ہے۔ لیکن اس کے لئے چند شرائط ہیں ان میں سے بعض وجودی ہیں اور بعض سلبی ہیں وجودی کا مطلب یہ ہے کہ ان کا پایا جانا ضروری ہے۔ اور سلبی یعنی ان کا نہ پایا جانا ضروری ہے۔

وجودی شرائط

(۱) واؤ اور یاء کی حرکت لازمی ہو

(۲) ماقبل حرف مفتوح اسی کلمہ میں ہو دوسرے کلمہ میں نہ ہو

سلبی شرائط

(۱) واؤ اور یاء فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

(۲) ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

(۳) ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں نہ ہو۔

(۴) اس کے بعد ایسا مادہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق اور سکون لازمی ہو اور وہ کسی معنی کیلئے مفید نہ ہو۔

(۵) اس کے بعد حرف تثنیہ ن ہو۔

(۶) ان کے بعد حرف مشدد نہ ہو۔

(۷) ان کے بعد جمع مونث سالم کا الف نہ ہو۔

(۸) وہ کلمہ فَعَلان ۔ اُن اور فَعَلیٰ کے وزن پر نہ ہو۔

(۹) وہ کلمہ ایسے کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہیں ہوتی۔

(۱۰) فعل غیر متصرفہ کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

(۱۱) ملحق کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

(۱۲) اور اس عین کلمہ کے مقابل نہ ہو جو حرف صحیح سے بدل کر آیا ہو۔

نوٹ

قَـوَدٌ' اور حَـوَنَةٌ شاذ ہیں ان میں تمام شرائط پائے جانے کے باوجود قانون جاری نہیں کرتے۔

سوال: قَوْلٌ' اور بَیْعٌ' میں قانون کیوں نہیں جاری کرتے؟

جواب: یہاں واؤ اور یاء ساکن ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ وہ متحرک ہو۔

سوال: حرکت عارضی کسے کہتے ہیں؟

جواب: حرکت عارضی کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کسی دوسرے حرف سے نقل کر کے اس حرف کو دی جائے جیسے حَوَبٌ' اور جَیَلٌ' میں واؤ اور یاء کی حرکت عارضی ہے اس لئے کہ یہ اصل میں حَوْءَبٌ' اور جَیْئَلٌ' تھا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے واؤ اور یاء کو دی ہمزہ کو گرا دیا اب واؤ اور یاء پر حرکت عارضی ہے۔

(۲) جب التقائے ساکنین ہو تو ایک ساکن کو حرکت دے دیں یہ حرکت بھی عارضی ہوتی ہے جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا اور اِخْشَیِ اللّٰہَ اصل میں لَوْ اسْتَطَعْنَا اور اِخْشَیْ اللّٰہَ تھا کلام کے درمیان میں ہمزہ ساقط ہو گیا۔ واؤ اور سین دو ساکن جمع ہو گئے اسی طرح یاء اور لام (اللہ کی لام) دو ساکن جمع ہو گئے تو واؤ اور یاء کو کسرہ کی حرکت دی لہٰذا یہ حرکت عارضی ہے۔

(۳) دوسرے کلمہ کی مطابقت کیلئے حرکت دی جائے جیسے حَوَزَاتٌ اور بَیَضَاتٌ اصل میں حَوْزَاتٌ اور بَیْضَاتٌ تھے ان کو تَمَرَاتٌ کے تابع کیا کیونکہ ان سب کا مفرد فَعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے لہٰذا حَوَزَاتٌ اور بَیَضَاتٌ کی واؤ اور یاء کو حرکت دی اس لئے یہ حرکت بھی عارضی ہے۔

قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ جو مفرد فَعْلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کی جمع فَعَلَاتٌ کے وزن پر آتی لیکن اجوف سے فَعْلَاتٌ (عین کلمہ ساکن) کے وزن پر آتی ہے اس لئے کہ حَوْزَاتٌ، بَیْضَاتٌ کی واؤ اور یاء ساکن تھی کیونکہ یہ اجوف ہیں جبکہ تَمَرَاتٌ اجوف نہیں لہٰذا حَوَزَاتٌ اور بَیَضَاتٌ میں تمام شرائط پائے جانے کے باوجود واؤ یاء کو الف سے نہیں بدلے کیونکہ یہ حرکت عارضی ہے۔

سوال: قُوِلَ، بُیِعَ، دَاعِوُوْنَ، رَامِیُوْنَ، یَقُوْلُ، یَبِیْعُ میں واؤ اور یاء کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلے؟

جواب: اس لئے کہ واؤ اور یاء کے ماقبل کا مفتوح ہونا شرط ہے۔ یہاں ماقبل مکسور، مضموم اور ساکن ہے۔

سوال: قَوَعَدَ اور لَیَقُوْلَنَّ میں واؤ اور یاء کو الف سے کیوں نہیں بدلے حالانکہ واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے؟

جواب: یہاں اگرچہ باقی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن واؤ اور یاء کا ماقبل حرف اسی کلمہ سے نہیں جبکہ اسی کلمہ سے ہونا شرط ہے۔

سوال: تَوَعَّدَ اور تَیَسَّرَ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے ان کو الف سے کیوں نہیں بدلے؟

جواب: اس لئے کہ یہ فاء کلمہ کے مقابلے میں ہیں اور شرط یہ ہے کہ فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔

سوال: قَوِیَ اور حَیِیَ میں یاء اور واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے الف سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: یہاں اگرچہ باقی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن یہ واؤ اور یاء ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں اور شرط یہ ہے کہ ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔

سوال: ناقص کی تعریف یہ ہے کہ اس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حروف علت ہوتا ہے عین کلمہ کے مقابلہ میں کیسے ہو گیا؟

جواب: یہاں ناقص سے مراد لفیف مقرون ہے کیونکہ لفیف مقرون میں عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی حرف علت ہوتا ہے لہٰذا لفیف مقرون ایک اعتبار سے ناقص ہے اور ایک اعتبار سے اجوف ہے۔

سوال: اِرْعَوَا اور اِرْمَیَ میں واؤ اور یاء کو الف سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ واؤ اور یاء ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں نہ ہو اور یہاں ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں ہے کیونکہ اِرْعَوَا اصل میں اِرْعَوَوَ تھا اور اِرْمَیَ اصل میں اِرْمَیَیَ تھا واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدلا تو اِرْعَوٰی اور اِرْمَیٰ ہو گیا چونکہ یہ واؤ اور یاء باب اِفْعِلَالٌ کی دوسری لام زیادہ کرنے کی وجہ سے ناقص کے عین کلمہ کی طرح ہو گئیں یعنی آخر میں نہیں رہیں اس لئے اسے ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں کہتے ہیں۔

سوال: عَصَوَانِ عَصَوَیْنِ رَحَیَانِ رَحَیَیْنِ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہیں الف سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: چونکہ اس واؤ اور یاء کے بعد تثنیہ کا الف ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ اس کے بعد تثنیہ کا الف نہ ہو۔

سوال: عَصَوِیٌّ رَحَوِیٌّ عَصَوِیَّۃٌ رَحَوِیَّۃٌ میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے الف سے نہ بدلنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ اس کے بعد یائے مشددہ نہ ہو یہاں یائے مشددہ ہے۔

نوٹ:

عَصَوِیٌّ اور رَحَوِیٌّ میں یاء نسبت کی ہے جبکہ عَصَوِیَّۃٌ اور رَحَوِیَّۃٌ میں

یاء مصدریت کی ہے اور مبالغہ کی۔

سوال: عَصَوَاتٌ، رَحَيَاتٌ میں واؤ اور یاء متحرک ہے ماقبل مفتوح ہے الف سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: یہاں اگر چہ باقی تمام شرائط موجود ہیں لیکن واؤ اور یاء کے بعد جمع مونث سالم کا الف ہے حالانکہ قانون یہ ہے کہ اس کے بعد جمع مونث سالم کا الف نہ ہو۔

سوال: تَدْعُوَنَّ اور اِخْشَيَنَّ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے الف سے نہ بدلنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ اس واؤ کے بعد نون تاکید نہ ہو یہاں نون تاکید ہے اس لئے نہیں بدلتے۔

سوال: سَوَادٌ، بَيَاضٌ، غَيُوْرٌ، طَوِيْلٌ میں واؤ یا متحرک ہے باقی شرائط بھی پائی جاتی ہے اس کے باوجود انہیں الف سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: چونکہ قانون یہ تھا کہ اس واؤ اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق وسکون لازمی ہو اور کسی معنی کیلئے مفید نہ ہو چونکہ یہاں واؤ اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ ہے جس کا پایا جانا (تحقق) اور سکون دونوں لازمی ہیں اور یہ کسی (نئے) معنی کا فائدہ نہیں دیتا۔

سوال: کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں واؤ اور یاء کے بعد مدہ زائدہ ہو اس کا تحقق اور سکون لازمی ہو اور وہ کسی معنی کا فائدہ دیتا ہے اس لئے وہاں قانون جاری ہوا ہو۔

جواب: اس کی مثال تَدْعَوْنَ اور تَرْمَيْنَ ہے تَدْعَوْنَ اصل میں تَدْعُوُوْنَ تھا اور تَرْمَيِيْنَ تھا دونوں جگہ مدہ کا زائدہ ہے جس کا تحقق (وجود) اور سکون لازمی ہے اور یہ مفید للمعنی ہے کیونکہ تَدْعُوُوْنَ کی واؤ مدہ زائدہ جمع اور تَرْمَيِيْنَ کی یاء مدہ زائدہ واحد مونث حاضر کے معنی کیلئے ہے اس لئے یہاں واؤ اور یاء کو الف سے بدل کر الف کو گرا دیا تو تَدْعَوْنَ اور تَرْمَيْنَ ہو گیا۔

سوال: جَوَلَانٌ، حَيَوَانٌ، صَوَرَىٰ، حَيَدَىٰ میں واؤ اور یاء متحرک ہے لے الف سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں یہ واؤ اور یاء پائے جاتے ہیں فَعَلَانٌ اور فَعَلَىٰ کے وزن پر نہ ہو اور چونکہ یہ اس وزن پر ہیں لہذا قانون جاری نہیں ہوگا۔

سوال: عَوِرَ اور صَيِدَ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ کلمہ اس کلمہ کے معنی نہ ہو جس میں تعلیل نہیں ہوتی چونکہ عَوِرَ اِعْوَرَّ کے معنی میں ہے اور صَيِدَ اِصْيَدَّ کے معنی میں ہے اِعْوَرَّ اور اِصْيَدَّ میں تعلیل نہیں ہوتی لہذا ان دونوں میں تعلیل نہیں ہوگی۔

سوال: عَوِرَ اور صَیِدَ مجرد ہونے کی وجہ سے اصل ہیں مزید چونکہ فرع ہوتا ہے لہٰذا اعْوَرَّ اور اصْیَدَّ کو عَوِرَ اور صَیِدَ کے تابع ہونا چاہئے تھا یہاں اس کے خلاف کیوں ہوا؟

جواب: چونکہ رنگ اور عیب کا معنی باب اِفْعِلال اور اِفْعِیلال کا خاصہ اس لئے ان دونوں کو اصل قرار دیا اور عَوِرَ، صَیِدَ کو مجرد ہونے کے باوجود فرع قرار دیا[1]

سوال: قَوَلَ اور بَیَعَ میں تمام شرائط پائی جاتی ہیں واؤ اور یاء کو الف سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ یہ واؤ اور یاء افعال غیر متصرفہ کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں جبکہ یہ افعال غیر متصرفہ کے عین کلمہ کے مقابل ہیں۔

---

[1] یعنی عیب و رنگ کے معنی جہاں کہیں پائے جائیں تو ان میں واؤ اور یاء کو الف سے تعلیل ہونے سے بچاتے ہیں، ابراری۔

نوٹ:

قَوْلَ اور بَیْعَ افعال متصرفہ ہیں یعنی ان کی گردان آتی ہے جبکہ قَوْلَ اور رَبِیْعَ کی گردان نہیں آتی لہذا یہ افعال غیر متصرفہ ہیں[1]

سوال: اگر واؤ اور یاء افعال غیر متصرفہ کے لام کلمہ کے مقابل ہوں تو کیا قانون جاری ہوگا؟

جواب: جی ہاں اس صورت میں تعلیل ہوگی جیسے مَا اَدْعَاءُ اور مَا اَرْمَاءُ اصل میں مَااَدْعَوَهٗ اور مَا اَرْمَیَہٗ تھا یہاں واؤ اور یاء کو الف سے بدلا اگرچہ یہ افعال غیر متصرفہ ہیں۔

سوال: قَوَلُوْلٌ اور بَیَعُوْعٌ میں واؤ اور یاء متحرک ہیں الف سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ یہ واؤ اور یاء ملحق کے عین کلمہ کے مقابل نہ ہوں جبکہ یہاں ملحق کے عین کلمہ کے مقابل ہیں کیونکہ یہ دونوں کلمے قَرَبُوْسٌ سے ملحق ہیں۔

سوال: قَلْسیٰ اور تَقَلْسیٰ میں قانون کیوں جاری ہوا یعنی قَلْسَوَ اور تَقَلْسَوَ میں واؤ کو الف سے کیوں بدلا گیا حالانکہ یہ بھی ملحق ہے؟

جواب: یہاں حرف علت ملحق کے لام کلمہ کے مقابل ہے جبکہ شرط یہ ہے عین کلمہ کے مقابل نہ ہو اور یہ عین کلمہ کے مقابلہ میں نہیں ہے۔

سوال: شَیَرٌ میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے تعلیل سے کیا چیز مانع ہے؟

جواب: یہ یاء جیم سے (خلاف قیاس) بدلی ہوئی ہے اور قانون میں شرط یہ ہے کہ وہ ایسا عین کلمہ نہ ہو جو حرف صحیح سے بدل کر آیا ہو چونکہ یہ یاء جیم سے بدل کر آئی ہے یعنی اصل میں یہ شجر تھا اس لئے اسے الف سے نہیں بدلتے۔

سوال: تَظَنّٰی اور تَقَضّٰی میں یاء کو الف سے کیوں بدلا گیا حالانکہ یہ یاء بھی حرف صحیح یعنی نون اور ر جاد ثانی سے بدل کر آئی ہے یعنی تَظَنّٰی اصل میں تَظَنَّنَ اور تَقَضّٰی اصل میں تَقَضَّضَ تھا (تَظَنَّنَ سے تَظَنّٰی اور پھر تَظَنّٰی بنا اسی طرح تَقَضَّضَ سے تَقَضَّیَ اور پھر تَقَضّٰی بنا)۔

جواب: حرف صحیح سے بدل کر آنے والا حرف علت عین کلمہ کے مقابل ہو تو قانون جاری نہیں ہوتا یہاں لام کلمہ کے مقابل ہے اس لئے یہاں اجرائے قانون میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

---

[1] گردان نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ فعل تعجب کے صیغے ہیں جن کی آگے اور کوئی گردانیں نہیں اور اگر ماضی کے صیغے بنائے جائیں تو یہ وزن استعمال نہیں لہذا ان کی گردان نہیں ۱۲ جزاروی۔

قُلۡنَ اصل میں قَوَلۡنَ تھا واؤ متحرک اس کا ماقبل مفتوح ہے واؤ کو الف سے بدل دیا تو قَالۡنَ ہو گیا الف اور لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا الف کو حذف کر دیا قَلۡنَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو ضمہ دے دیا تو قُلۡنَ ہو گیا۔

قانون نمبر ۲ (اجتماعِ ساکنین کی اقسام)

(التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں)

نمبر (۱) التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ

نمبر (۲) التقائے ساکنین علیٰ غیرِ حدّہٖ

التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ وہ ہے جس کا پہلا حرف ساکن مدہ یا یائے تصغیر ہو اور کلمہ ایک ہو اس کے علاوہ علیٰ غیر حدّہٖ ہے التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ کا حکم یہ ہے کہ اسے مطلقاً پڑھنا جائز ہے اور علیٰ غیر حدّہٖ کا حکم یہ ہے کہ حالت وقف میں اسے پڑھا جاتا ہے اور حالت غیر وقف میں نہیں پڑھا جاتا بلکہ اسے دیکھا جاتا ہے کہ اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو تو اسے حذف کر دیتے ہیں اس پر اتفاق ہے البتہ تین مقامات اجوف سے باب اِفۡعَال اور اِسۡتِفۡعَال کے مصدر اور اجوف کے اسم مفعول میں اختلاف ہے بعض پہلے ساکن کو حذف کرتے ہیں اور بعض دوسرے ساکن کو حذف کرتے ہیں اور اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو اس ساکن کو جو کلمہ کے آخر میں ہو حرکت دیتے ہیں اور اگر کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو پہلے ساکن کو حرکت دیتے ہیں۔ کسرہ کی حرکت دینا اصل ہے جبکہ غیر کسرہ کسی عارضہ کے وقت دیا جاتا ہے۔

وضاحت

(التقائے ساکنین کا معنیٰ)

دو ساکن حروفوں کا اکٹھا ہونا التقائے ساکنین کہلاتا ہے۔

التقائے ساکنین کی اقسام

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر(۱) التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ

نمبر(۲) التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ

تعریف التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ

وہ التقائے ساکنین ہے جس کا پہلا حرف ساکن مدہ یا یائے تصغیر اور دوسرا مدغم ہو نیز کلمہ بھی ایک ہو التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ اس کے علاوہ (یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب ان تینوں شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے)۔

حروف مدہ تین ہیں واؤ، الف، یاء مثالیں اِحْمَارٌّ، اُحْمُوْرٌّ، سِیْرٌّ اصل میں اِحْمَارِرٌ، اُحْمُوْرِرٌ، سِیْرَرٌ تھا ایک کلمہ میں ایک جنس کے دو حروف اکٹھے ہو گئے پہلے حرف کی حرکت کو گرا کر اس حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کر دیا اِحْمَارٌّ، اُحْمُوْرٌّ، سِیْرٌّ ہو گیا اب یہاں الف اور راء، واؤ اور راء، یاء اور راء کے درمیان التقائے ساکنین ہو گیا اور یہ التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ ہے کیونکہ پہلا ساکن مدہ ہے دوسرا مدغم ہے اور کلمہ بھی ایک ہے یائے تصغیر کی مثال خُوَیْصَّةٌ اصل میں خُوَیْصِصَةٌ تھا ایک جنس کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہو گئے پہلے حرف کو ساکن کر کے ادغام کر دیا یاء اور صاد میں التقائے ساکنین ہوا یہ التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ کیونکہ پہلا ساکن یائے تصغیر اور دوسرا مدغم ہے اور کلمہ بھی ایک ہے۔

وضاحت (پہلی صورت)

پہلی شرط نہ پائی جائے یعنی پہلا ساکن مدہ نہ ہو مثلاً یَخِصِّمُ اصل میں یَخْصَصِمُ تھا پہلے صاد کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا تو خاء اور پہلا صاد دو ساکن جمع ہو گئے چونکہ پہلا حرف مدہ نہیں ہے (جبکہ دوسری دو شرطیں پائی جاتی ہیں) لہٰذا التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ ہے اس لئے کہ خاء کو کسرہ دے کر یَخِصِّمُ پڑھتے ہیں۔

(دوسری صورت)

دوسری شرط نہ پائی جائے یعنی دوسرا حرف مدغم نہ ہو جیسے قُلْنَ اصل میں قَوْلْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا تو الف اور لام کے درمیان التقائے ساکنین ہو گیا الف مدہ ہے لیکن دوسرا ساکن یعنی لام مدغم نہیں لہٰذا الف کو گرا دیا اور قاف کو (قاعدہ نمبر ۳ کے تحت) ضمہ دیا تو قُلْنَ ہو گیا۔

(تیسری صورت)

تیسری صورت یہ ہے کہ پہلا ساکن مدہ ہو اور دوسرا مدغم ہو لیکن کلمہ ایک نہ ہو جیسے اِضْرِبُوْا کے آخر میں جب نون ثقیلہ کا اضافہ کیا تو اِضْرِبُوْنّ ہو گیا واؤ ساکن اور نون مدغم کے درمیان التقائے ساکنین ہوا چونکہ نون ثقیلہ الگ کلمہ ہے لہٰذا یہ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہے اس لئے واؤ کو حذف کر دیا اور ضمہ کو اس کی علامت کے طور پر باقی رکھا اِضْرِبُنّ ہو گیا۔

(چوتھی صورت)

چوتھی صورت یہ ہے کہ پہلی دونوں شرطیں نہ پائی جائیں یعنی پہلا ساکن مدہ نہ ہو اور دوسرا مدغم نہ ہو جیسے زَیْدْ یہاں یاء مدہ نہیں اور دال مدغم نہیں۔

(پانچویں صورت)

پانچویں صورت یہ ہے کہ آخری دونوں شرطیں نہ پائی جائیں یعنی پہلا ساکن مدہ ہو لیکن دوسرا مدغم نہ ہو اور کلمہ ایک نہ ہو جیسے اِضْرِبُوا الْقَوْمَ دو کلموں میں اتصال کے وقت ہمزہ وصل گر گیا واؤ اور لام میں التقائے ساکنین ہوا واؤ مدہ ہے لیکن لام مدغم نہیں اور کلمہ ایک نہیں لہٰذا واؤ کو حذف کر دیا (پڑھنے میں حذف کرتے ہیں لکھنے میں نہیں)۔

(چھٹی صورت)

چھٹی صورت یہ ہے کہ پہلی اور تیسری شرط نہ پائی جائے یعنی پہلا ساکن مدہ نہ

ہو اور کلمہ بھی ایک نہ ہو اگرچہ دوسرا ساکن مدغم ہو جیسے لَتَدْعُوا کے آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کرنے سے لَتَدْعُوْنّ ہو گیا واؤ ساکن غیرہ مدہ ہے اور نون ثقیلہ الگ کلمہ ہے اگرچہ دوسرا ساکن مدغم ہے واؤ کو ضمہ دیا لَتَدْعُوُنّ ہو گیا۔

(ساتویں صورت)

ساتویں صورت یہ ہے کہ تینوں شرطیں نہ پائی جائیں جیسے قُلْ اور اَلْحَقّ کو ملائیں تو ہمزہ وصل گر گیا اب پہلا ساکن یعنی لام غیر مدہ ہے اور اَلْحَقّ کا لام ساکن غیر مدغم ہے کلمہ بھی ایک نہیں لہذا پہلے لام کو حرکت دے کر قُلِ الْحَقّ پڑھتے ہیں۔

اجتماع ساکنین (۱) علیٰ حدّہٖ اور (۲) علیٰ غیر حدّہٖ کا حکم

(۱) اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکن حرفوں کو مطلقاً پڑھنا جائز ہے مطلق کا مطلب یہ ہے کہ حالت وقف ہو یا حالت وصل حالت وقف کی مثال اِحْمَارّ، اُحْمُوْرّ اور سِیْرّ تینوں مثالوں میں پہلا ساکن مدہ ہے اور دوسرا مدغم ہے کلمہ بھی ایک ہے یہ اجتماع ساکنین علیٰ حدّہٖ ہے حالت وصل کی مثال اِحْمَارّ زَیْدٌ، اُحْمُوْرّ زَیْدٌ، اور سِیْرّ زَیْدٍ۔

(۲) اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ کا حکم یہ ہے کہ حالتِ وقف میں دونوں ساکن لفظوں کو پڑھنا جائز ہے حالت غیر وقف میں جائز نہیں حالت وقف کی مثال اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یہاں قَدِیْرٌ میں پہلا ساکن یعنی یائے مدہ ہے اور حالت وقف میں راء ساکن ہونے کی وجہ سے التقائے ساکنین ہو گیا لیکن چونکہ دوسرا ساکن مدغم نہیں لہذا یہ غیر حدّہٖ ہے اور حالت وقف میں دونوں کو پڑھیں گے۔ اسی طرح حَتّٰی اِلٰی حِیْنٍ میں حالت وقف میں حین کا نون ساکن ہونے کی وجہ سے التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ ہو گیا۔

سوال: علیٰ حدّہٖ کو علیٰ حدّہٖ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: علیٰ حدّہٖ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ساکن اپنی حالت پر رہیں اور التقائے ساکنین کی وجہ سے جو ثقل پیدا ہو وہ بھی اپنی حالت پر رہے۔

سوال: علیٰ غیر حدّہٖ کو علیٰ غیر حدّہٖ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو التقائے ساکنین اپنی حالت پر رہتا ہے اور نہ ثقل باقی رہتا ہے اس لئے اسے علیٰ غیر حدّہٖ کہا جاتا ہے۔

سوال: التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ جب حالت غیر وقف میں ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حالت غیر وقف کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر(۱)

اگر اول ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو تو وہ حذف ہو جائے گا اس پر اتفاق ہے مثالیں اِضْرِبُوا الْقَوْمَ اِضْرِبُوْا اور اَلْقَوْمَ میں اتصال کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا۔ اب واؤ مدہ ساکن اور لام ساکن اکٹھے ہو گئے یہ حالت وصل ہے اور التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ ہے لہٰذا واؤ کو (پڑھنے میں) گرا دیں گے اور باء کو لام سے ملا کر پڑھیں گے اول ساکن نون خفیفہ کی مثال لَاتُہِیْنَ الْفَقِیْرَ اصل میں لَاتُہِیْنَنْ (نون خفیفہ کے ساتھ) اور اَلْفَقِیْرَ تھا جب دونوں کو ملایا تو ہمزہ وصل گر گیا اب نون خفیفہ اور لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا نون خفیفہ کو گرا دیا لَاتُہِیْنَ الْفَقِیْرَ ہو گیا۔

اختلافی مقامات کی مثالیں

(۱) مصدر بابِ اِفْعَالٌ۔ اَجوف

(۲) مصدر بابِ اِسْتِفْعَالٌ اجوف

(۳) اسمِ مفعول اجوف

مصدر کی مثالیں

اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامًا اور اِسْتِقْوَامًا تھا۔ واؤ متوسط مفتوح اس کے مقابل حرف صحیح ساکن ہے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واؤ کو الف سے بدل دیا۔ اب دو الفوں کے درمیان التقائے ساکنین ہوا یہ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ ہے کیونکہ پہلا ساکن مدہ ہے کلمہ بھی ایک ہے لیکن دوسرا

ساکن مدغم نہیں حالت وقف بھی نہیں کہ اسے پڑھا جائے لہٰذا قیاس کے مطابق پہلے الف کو حذف ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ مدہ ہے لیکن یہاں اختلاف ہے بعض حضرات پہلے الف کو حذف کرتے ہیں اور بعض دوسرے الف کو حذف کرتے ہیں پہلے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ دوسرا الف اسم مفعول کی علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی دوسرے حضرات یوں دلیل دیتے ہیں کہ چونکہ دوسرا الف زائدہ ہے اور زائدہ حذف کے زیادہ لائق ہے دونوں صورتوں میں جو بھی الف محذوف ہو اس کے بدلے آخر میں تاء ماقبل مفتوح لاتے ہیں اس طرح اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ ہو گیا پہلی صورت میں اِفَالَۃٌ اور اِسْتِفَعْلَۃٌ کے وزن پر ہو گیا۔

مثال اسم مفعول

مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا ماقبل قاف کی طرف نقل کر دیا دو واؤ ساکن جمع ہو گئے یہ التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ ہے کیونکہ پہلا ساکن اگرچہ مدہ ہے اور کلمہ بھی ایک ہے لیکن دوسرا ساکن مدغم نہیں حالت وقف بھی نہیں ہے کہ اسے پڑھا جائے لہٰذا ایک ساکن کو حذف کریں گے بعض حضرات پہلے واؤ کو اور بعض دوسرے کو حذف کرتے ہیں دونوں کی دلیل پہلے ذکر کر دی گئی ہے اب پہلے واؤ کو حذف کرنے والوں کے نزدیک مَقُوْلٌ بروزن مَفُوْلٌ جبکہ دوسرے واؤ کو حذف کرنے والوں کے نزدیک مَقُوْلٌ بروزن مَفُعْلٌ ہو گیا یہ بحث اس صورت میں ہے جب پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو۔

(۲) اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو جو ساکن کلمہ کے آخر میں ہو اسے حرکت دیتے ہیں آخر میں ہونا عام ہے یعنی پہلے کلمہ آخر میں ہو یا دوسرے کلمہ کے شروع میں۔

مثال نمبر (۱)

وہ حرف ساکن ہو جو پہلے کلمہ کے آخر میں ہے لیکن دوسرے کلمہ کے شروع میں آرہا ہے جیسے قُلْ اور اَلْحَقّ کو ملا کر پڑھیں تو ہمزہ وصل گر جائے گا اب قل کے لام کو حرکت کسرہ دیں گے اور قُلِ الْحَقّ پڑھیں گے ایک لام کلمہ کے آخر میں ہے دوسرا کلمہ کے شروع میں ہے یہاں دو لام ساکن ہیں اور یہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہے کیونکہ تینوں شرطیں نہیں پائی جاتیں پہلا مدہ نہیں دوسرا مدغم نہیں اور کلمہ ایک نہیں ہے۔

مثال نمبر (۲)

وہ حرف ساکن ہو جو کلمہ کے آخر میں ہے جیسے لَمْ یَحْمَرَّ اصل میں یَحْمَرُّ تھا جب حرف جازم "لَمْ" داخل کیا تو لَمْ یَحْمَرِرْ ہو گیا دو حرف ساکن جمع ہوئے التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہے حالت وقف بھی نہیں لہٰذا پہلے ساکن کو حرکت دی بعض حرکت کسرہ دیتے ہیں کیونکہ یہ اصل ہے اور بعض فتحہ دیتے ہیں کیونکہ یہ خفیف حرکت ہے اور بعض فلکِ ادغام کرتے ہیں (ادغام کے بغیر پڑھتے ہیں) کیونکہ یہ اصل صورت ہے اس طرح لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِرْ ہو گیا اگر ساکن حرف کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو پہلے ساکن کو حرکت دیتے ہیں جیسے یَخِصِّمُ اصل میں یَخْتَصِمُ تھا پہلے صاد کی حرکت کو گرا کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا پہلا ساکن غیر مدہ ہے لہٰذا یہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہے اس لئے خاء کو حرکت کسرہ دی یَخِصِّمُ ہو گیا۔

سوال: ساکن حرف کو حرکت کسرہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب: فتحہ خفیف حرکت ہے اور ضمہ ثقیل ہے جبکہ کسرہ دونوں کے درمیان ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا (بہترین کام وہ ہے جو درمیانہ ہو) لہٰذا حرکت کسرہ دی جاتی ہے۔

سوال: کیا کسرہ کے علاوہ کوئی دوسری حرکت نہیں دے سکتے؟

جواب: اگر کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ کسرہ دینا صحیح نہ ہو تو دوسری حرکت دیتے ہیں جیسے الٓمّٓ اور اللّٰہ کو ملاتے وقت ہمزہ وصل گر جاتا ہے لہٰذا اس طرح میم اور لام (الٓمّٓ کی

میم اور اللہ کے لام) کے درمیان التقائے ساکنین ہوا تو میم کو فتحہ دیا الٓمّٓ اللّٰہ ہو گیا۔

سوال: یہاں کس وجہ سے میم کو کسرہ کی بجائے فتحہ دیتے ہیں؟

جواب: اگر کسرہ دیتے تو کوئی کسروں کا مسلسل پایا جانا لازم آتا کیونکہ میم میں یاء دو کسروں کے مساوی ہے اور یاء سے پہلے "میم" پر بھی کسرہ ہے اور اگر بعد والے "میم" کو بھی کسرہ دیں تو چار کسروں کا جمع ہونا لازم آتا ہے لہٰذا فتحہ دیا اور فتحہ دینے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ لام کو پُر کرنا مقصود تھا اگر فتحہ نہ دیتے بلکہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے کسرہ دیتے تو لام پُر نہ ہوتا۔

سوال: کسرہ کی بجائے ضمہ دینے کی مثال بتائیں؟

جواب: لَتُدْعَوُنَّ اصل میں لَتُدْعَوُا تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ کا اضافہ کیا گیا تو لَتُدْعَوْنَّ ہو گیا اب واؤ اور نون مدغم میں التقائے ساکنین ہوا یہ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ ہے کیونکہ پہلا ساکن غیر مدہ ہے اور کلمہ بھی ایک نہیں اب پہلے ساکن واؤ کو کسرہ یا فتحہ دینے کی بجائے ضمہ دیا تاکہ جمع کے صیغے پر دلالت کرے کیونکہ جب مذکر کے صیغہ کیساتھ نون ثقیلہ متصل ہوتا ہے تو وہاں نون ثقیلہ کا ماقبل مضموم ہوتا ہے۔

قانون نمبر (۳) (ماضی معروف کے فاء کلمہ کو ضمہ دینا)

جو واؤ غیر مکسور ثلاثی مجرد اجوف کی ماضی معروف میں الف ہو کر گر جائے تو فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اجوف کی ثلاثی مجرد کی ماضی معروف میں جب واؤ الف سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے تو اس ماضی کے فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے جیسے قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا اور طُلْنَ اصل میں طَوَلْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے تو اس واؤ کو الف سے بدلا اب الف اور لام کے درمیان التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا قاف اور طاء کو ضمہ دیا تو قُلْنَ اور طُلْنَ ہو گیا۔

سوال: یَخَفْنَ اور یُخَفْنَ اصل میں یَخْوَفْنَ اور یُخْوَفْنَ تھا واؤ متوسط مفتوح اور اس کا ماقبل کو حرف صحیح ساکن ہے واؤ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ پھر واؤ کو الف سے بدلا تو الف اور فاء میں التقائے ساکنین ہو گیا لہٰذا الف کو گرا دیا اب فاء کلمہ کو ضمہ

دینا تھا کیوں نہیں دیا؟

جواب: یہ مضارع کے صیغے ہیں اور قانون ماضی سے متعلق ہے۔

سوال: اَقُلْنَ اصل میں اَقْوَلْنَ تھا واؤ متوسط مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن ہے واؤ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور واؤ کو الف سے بدلا اب الف اور لام میں التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا یہ ماضی کا صیغہ ہے اس کے باوجود فاء کو ضمہ نہیں دیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہ ماضی مزید فیہ ہے جبکہ قانون مجرد کے بارے میں ہے۔

سوال: دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا الف اور تاء میں التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا اور صیغہ ماضی مجرد سے ہے یہاں فاء کلمہ کو ضمہ نہیں دیا گیا اس کی وجہ بتائیں؟

جواب: قانون اجوف سے متعلق ہے جبکہ یہ ماضی مجرد ناقص سے ہے۔

تعلیل

خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا الف اور فاء میں التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا تو خَفْنَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو کسرہ دیا تا کہ ماضی کے مکسور العین ہونے پر دلالت کرے تو خِفْنَ ہو گیا۔ بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا الف اور عین میں التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا تو بَعْنَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو کسرہ دیا تا کہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے تو بِعْنَ ہو گیا۔

قانون نمبر۴ (ماضی کے فاء کلمہ کو کسرہ دینا)

جب ماضی مکسور العین ثلاثی مجرد اجوف میں واؤ مکسور اور یاء مطلقاً الف سے بدل کر گر جائیں تو فاء کلمہ کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر اجوف کی ثلاثی مجرد میں واؤ مکسور ہو یا یاء

مکسور یا مفتوح یا مضموم ہو (مطلقاً کا یہی مطلب ہے) جب وہ الف سے بدل کر گر جائے تو اس ماضی معروف کے فاء کلمہ کو کسرہ دینا واجب ہے۔

مثالیں

(۱) . واؤ مکسور کی مثال خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے واؤ کو الف سے بدل دیا پھر الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو خَفْنَ ہو گیا چونکہ یہاں قانون کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لہذا فاء کلمہ کو کسرہ دیا تو خِفْنَ ہو گیا۔

(۲) یاء کی مثال بِعْنَ ہِبْنَ ہِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ اور ھَیِبْنَ اور ھَیُعْنَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا تو الف اور عین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا (پہلی مثال میں) اور الف اور یاء میں (دوسری مثال میں) اور الف اور ہمزہ میں (تیسری مثال میں) تو الف کو گرا دیا اب بَعْنَ ، ھَبْنَ ، اور ھَانَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو کسرہ دیا بِعْنَ ہِبْنَ اور ہِعْنَ ہو گیا۔

نوٹ

بِعْنَ مفتوح العین کی مثال ہے اور ہِبْنَ مکسور العین کی مثال ہے اور ہِعْنَ مضموم العین کی مثال ہے۔

سوال: واؤ کے ساتھ مکسور العین کی قید کیوں لگائی گئی اور اگر ماضی مکسور العین نہ وہ تو پھر کیا کیا جائے گا؟

جواب: یہ قاعدہ ایسی ماضی سے متعلق ہے جس کا عین کلمہ واؤ مکسور ہو کیونکہ غیر مکسور ہونے کی صورت میں فاء کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے جیسے قانون نمبر ۳ میں گزر چکا ہے۔

سوال: یَهَبْنَ اور یُهْبَنَ جو اصل میں یَهْیَبْنَ تھا یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی یاء کو الف سے بدلا اور التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا یہاں فاء کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیا حالانکہ یہ اجوف ہے اور اس کا عین کلمہ مکسور بھی ہے؟

جواب: یہ قانون ماضی سے متعلق ہے اور یہ مضارع کے صیغے ہیں۔

سوال: اَبْعَن اصل میں اَبْیَن تھا یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی یاء کو الف سے بدلا الف کو پھر التقائے ساکنین سے گرا دیا یہ ماضی کا صیغہ ہے فاء کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیا؟

جواب: یہ قانون ثلاثی مجرد میں جاری ہوتا ہے جبکہ یہ ثلاثی مزید فیہ سے ہے۔

سوال: رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے یاء کو الف سے بدلا۔ دو ساکن جمع ہو گئے الف کو گرا دیا تو رَمَتْ ہو گیا یہ ماضی ثلاثی مجرد ہے تو فاء کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیا۔

جواب: یہ قانون اجوف سے متعلق ہے اور اس صیغے کا تعلق ناقص سے ہے۔

سوال: لَسْنَ اور لَسْتَ اصل میں لَیِسْنَ اور لَیِسْتَ تھا یاء پر کسرہ ثقیل ہے اس کو حذف کیا تو التقائے ساکنین ہوا یاء گر گئی یہاں فاء کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیا حالانکہ ماضی ثلاثی مجرد ہے اور اجوف بھی؟

جواب: قانون یہ ہے کہ واؤ اور یاء الف سے بدل کر گریں یہ الف سے بدل کر نہیں گری لہٰذا یہاں قانون جاری نہیں ہوگا۔

تعلیل

قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا واؤ پر کسرہ ثقیل تھا تو ماقبل حرف کی حرکت کو گرا کر یہ کسرہ اس کی طرف نقل کر دیا قِوْلَ ہو گیا واؤ ساکن مظہر اس کا ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدلا قِیْلَ ہو گیا۔ بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا یاء پر کسرہ ثقیل تھا ماقبل حرف کی حرکت کو گرا کر کسرہ اسے دے دیا تو بِیْعَ ہو گیا۔

قانون نمبر ۵ (واؤ اور یاء مکسور ماقبل مضموم کی تعلیل)

ہر واؤ اور یاء جو مکسور ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو اور ماضی مجہول میں واقع ہو اور اس کی ماضی معلوم میں تعلیل ہوئی ہو تو اس واؤ اور یاء کے کسرہ کو حذف کرنا یا ماقبل کی طرف نقل کرنا اور اشمام کرنا جائز ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ماضی مجہول میں واؤ یا یاء مکسور ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو تو یہاں تین طریقے پڑھنے جائز ہیں۔

(۱) حرکت کو ماقبل کی طرف منتقل کرنا

جیسے قِیْلَ، بِیْعَ، اُخْتِیْرَ اور اُنْقِیْدَ اصل میں قُوِلَ بُیِعَ اُخْتُیِرَ اور اُنْقُوِدَ تھا یہاں واؤ اور یاء مکسور ہے اور ان کا ماقبل مضموم ہے اور یہ ماضی مجہول کے صیغے ہیں انکی ماضی معروف میں تعلیل بھی ہو چکی ہے اور واؤ اور یاء پر کسرہ ثقیل ہے لہٰذا ماقبل حرف کی حرکت کو گرا کر کسرہ کو اس کی طرف منتقل کر دیا تو قِــوْلَ بِیْــعَ، اُخْتِیْــرَ اُنْـقِوْدَ ہو گیا پہلی اور آخر مثال میں واؤ ساکن مظہر اور ماقبل مکسور ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا قِیْلَ اور اُنْقِیْدَ ہو گیا۔

سوال: اُخْتِیْرَ اور اُنْقِیْدَ اصل اِخْتِیْرَ اور اِنْقِیْدَ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں اور اگر پڑھ سکتے ہیں تو کس قانون کے تحت؟

جواب: اِخْتِیْرَ اور اِنْقِیْدَ پڑھ سکتے ہیں اور قانون یہ ہے کہ اجوف کے باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال میں ماضی مجہول کا ہمزہ تیسرے حرف کے تابع ہوتا ہے کیونکہ یہاں تیسرا حرف اُخْتِیْرَ میں تاء اور اُنْقِیْدَ میں قاف مکسور ہے لہٰذا ہمزہ کو بھی مکسور کرتے ہیں۔

(۲) حرکت کو گرا دینا

جیسے قُوْلَ بُوْعَ اُخْتُوْرَ اور اُنْقُوْدَ اصل میں قُوِلَ بُیِعَ اُخْتُیِرَ اور اُنْقُوِدَ تھا واؤ اور یاء کی حرکت کو گرا دیا دوسری اور تیسری مثال میں یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم ہے اس یاء کو واؤ سے بدل دیا اب یوں ہو گیا قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ اور اُنْقُوْدَ۔

(۳) اشمام

اس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

خلاصہ قانون

اس قانون کا خلاصہ یہ ہے کہ فعل حقیقی یا حکمی جو اجوف سے ہو اس میں تین طریقے جائز ہیں۔ نمبر ا نقل حرکت نمبر ۲ حذف حرکت نمبر ۳ اشمام کرنا۔ سب سے بہتر نقل حرکت ہے اس کے بعد اشمام اور پھر حذف حرکت ہے۔

سوال: اشمام کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کسرہ کو ضمہ کی طرف اور یاء ساکن کو واؤ کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

سوال: فعل حقیقی اور حکمی کی وضاحت کریں؟

جواب: اجوف کے ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول فعل حقیقی ہے اور اس کے باب اِفْتِعَالٌ اور اِنْفِعَالٌ سے ماضی مجہول فعلِ حکمی[1] ہے۔

سوال: کیا اُقْوِلَ اور اُبِیْعَ میں یہ قانون جاری ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں کیونکہ قانون یہ ہے کہ واؤ اور یاء مکسور ماقبل مضموم ہو اور یہ ساکن ہے۔

سوال: عُوِرَ اور صُیِدَ میں واؤ اور یاء کا ماقبل مضموم ہے قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ اس کی ماضی معروف میں تعلیل نہیں ہوئی جبکہ قانون جاری کرنے کیلئے ماضی معروف میں تعلیل کا ہونا شرط ہے۔[2]

---

[1] اس لئے کہ افتعال کی ماضی مجہول اُختِیْرَ اور اِنْفِعَالٌ کی ماضی مجہول اُنْقُوْدَ ہے پہلی مثال میں تیر اور دوسری مثال میں قود کا اعتبار کر کے فعل حکمی کہا گیا ہے اُغ، اُن سے قطع نظر جیسے پہلے فَلْیَضْرِبْ کو فَلْیَضْرِبْ پڑھنے کا جواز بیان کیا ہے فعل حکمی سمجھ کر کہ صرف لِیَ کا اعتبار کیا گیا ہے ضرب سے قطع نظر ۱۲ ہزاروی۔

[2] تعلیل نہ ہونے کی وجہ رنگ اور عیب کے معنٰی کا پایا جانا ہے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے ۱۲ ہزاروی۔

قانون نمبر ۶ (واؤ یاء مضموم یا مکسور کی حرکت ماقبل کو دینا)

ہر واؤ اور یاء جو مضموم ہوں یا مکسور ہوں متوسط ہوں یا متوسط کے حکم میں ہوں اصل میں سلامت نہ رہی ہوں ناقص کے ثلاثی مجرد میں مطلقا واقع ہوں نیز فعل متصرف میں یا اس کے متعلقات میں ہوں وہ صیغہ اجوف کے فعل حقیقی یا حکمی کے وزن پر نہ ہو ناقص کے تَفْعُلِيْنَ کا صیغہ نہ ہو اجوف یائی کا اسم مفعول بھی نہ ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دینا واجب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء ہمزہ سے جوازی طور پر بدل کر نہ آئے ہوں اور انکا ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے منقول نہ ہو اور ان کا ماقبل مفتوح نہ ہو اور الف بھی نہ ہو نیز اجوف کے فعل حقیقی یا حکمی میں تین طریقے جائز ہیں نمبر ا نقل حرکت نمبر ۲ حذف حرکت اور نمبر ۳ اشمام کرنا اور ناقص کے تَفْعُلِيْنَ اور اجوف یائی کے اسم مفعول میں دو طریقے جائز ہیں نمبر ا۔ نقل حرکت نمبر ۲۔ اسے ثابت رکھنا۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جو واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے جبکہ مندرجہ ذیل وجودی اور عدمی شرائط پائی جائیں۔

وجودی شرائط

(۱) نمبر۔ متوسط ہو یا متوسط کے حکم میں ہو (۲) نمبر۔ اصل میں سلامت نہ رہی ہوں (یعنی ماضی معروف میں اس واؤ اور یاء کو الف سے بدلا گیا ہو) (۳) نمبر۔ ناقص کے ثلاثی مجرد میں مطلقا واقع ہوں (اصل میں سلامت رہی ہوں یا نہ رہی ہوں) (۴) نمبر۔ فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں واقع ہوں۔

عدمی شرائط

نمبر(۱)۔ اجوف کا وزن فعل حقیقی یا حکمی نہ ہو (یعنی ماضی مجہول نہ ہو)۔ نمبر(۲) ناقص سے تَفْعَلِيْنَ کا صیغہ نہ ہو۔ نمبر(۳) اجوف یائی کا اسم مفعول بھی نہ ہو۔ نمبر(۴) وہ واؤ اور یاء ہمزہ سے ابدال جوازی کے ساتھ بدل کر نہ آئے ہوں (اگر واؤ اور یاء مہموز کے قانون وجوبی سے بدلی ہوئی ہوں تو مذکورہ بالا قانون جاری ہوگا) نمبر(۵)۔ اس واؤ اور یاء کا ضمہ یا کسرہ ہمزہ سے نقل کر کے نہ لایا گیا ہو۔ نمبر(۶)۔ اس واؤ اور یاء کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ نمبر(۷) اس کا ماقبل الف نہ ہو۔

نوٹ نمبر(۱)

ناقص سے تَفْعَلِيْنَ کے صیغے اور اجوف یائی کے اسم مفعول میں دو طریقے جائز ہیں نمبر۱ حرکت کا ماقبل کی طرف نقل کرنا نمبر۲ باقی رکھنا۔

نوٹ نمبر(۲)

اجوف کے وزن فعل حقیقی یا حکمی میں تین طریقے جائز ہیں (۱) حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا۔ (۲) حذف کرنا۔ (۳) اشمام کرنا۔

نفاذ قانون کی مثال

یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ اصل میں یَقْوُلُ یَبْیِعُ تھا تمام وجودی اور عدمی شرائط پائی جاتی ہیں لہٰذا واؤ کا ضمہ اور یاء کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیا تو یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ ہو گیا۔

سوال: متوسط یا حکمِ متوسط کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو اسے متوسط کہیں گے اور اگر لام کلمہ میں ہو لیکن ضمیر اور علامت جمع کے اتصال کی وجہ سے درمیان میں آجائے تو اسے حکم متوسط کہیں گے۔

سوال: ناقص میں مطلق کی قید لگائی گئی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟
جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل میں سلامت رہی ہو یا نہ۔
سوال: فعلِ متصرف کسے کہتے ہیں؟
جواب: جو فعل تمام گردانوں میں پائے جاتے ہوں۔
سوال: متعلقاتِ فعلِ متصرف کسے کہتے ہیں؟
جواب اس سے مراد اسمائے مشتقہ اور وہ وزنِ فعل ہے وزنِ عروضی کے ساتھ ہو (وزنِ عروضی کی تعریف پہلے گزر چکی ہے)؟
سوال: دَاعُوْنَ اور رَاہُوْنَ کی تعلیل لکھیں اور یہ بتائیں یہ کس کی مثال ہے؟
جواب: اصل میں دَاعِوُوْنَ اور رَاسِیُوْنَ تھا واؤ اور یاء مضموم ہیں اور باقی تمام شرائط بھی پائی جاتی ہے واؤ یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اب رَاسِیُوْنَ میں یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم ہے یاء کو واؤ سے بدلا اب دونوں صیغوں میں دو واؤ اکٹھی ہوگئیں پہلی واؤ کو حذف کیا تو دَاعُوْنَ اور رَاسُوْنَ ہو گیا اس میں واؤ اور یاء متوسط کے حکم میں ہیں کیونکہ یہ ناقص ہے نیز یہ متعلقاتِ فعلِ متصرف سے ہے کیونکہ یہ صیغے مشتق کے صیغے ہیں۔
سوال: ثلاثی مجرد ناقص میں یہ قانون مطلقاً جاری ہوتا ہے اس کی مثال دیں؟
جواب: دُعُوْا، رُضُوْا اور خُشُوْا اصل میں دُعِوُوْا، رُضِوُوْا، خُشِیُوْا تھا واؤ اور یاء مضموم ہیں اور فعل متصرف میں واقع ہیں باقی تمام شرائط بھی پائی جاتی ہیں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی خُشُیْوا میں یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم ہے اس یاء کو واو سے بدلا اب تینوں مثالوں میں دو دو واؤ ساکن جمع ہوگئیں پہلی واؤ کو حذف کر دیا دُعُوْا، رُضُوْا اور خُشُوْا ہو گیا ان میں سے پہلی مثال یعنی دُعُوْا میں واؤ اصل میں سلامت نہیں رہی ہے جبکہ دوسری دو مثالوں میں واؤ اور یاء اصل میں سلامت رہی ہیں اس لئے یہاں قانون مطلقاً جاری ہوا اصل میں سلامت رہنے یا نہ رہنے کا لحاظ نہیں کیا گیا۔

سوال: مَبِیْعٌ اور مَقُوْلٌ اصل میں کیا تھے اور ان میں قانون کس شرط کی بنیاد پر جاری کیا گیا؟

جواب: مَبِیْعٌ مصدر کی مثال ہے اور مَقُوْلٌ ایسا کلمہ ہے جو فعل کے ہم وزن ہے وزنِ عروضی کے ساتھ مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ بروزنِ مَفْعُوْلٌ اور مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ بروزن تَنْصُرُ تھا (یہ کلمہ فعل کے ہم وزن ہے وزنِ عروضی کے ساتھ) واؤ مضموم اور یاء مکسور ہے باقی شرائط بھی پائی جاتی ہیں لہٰذا ان کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی مَبِیْعٌ اور مَقُوْلٌ ہوگیا۔

سوال: اجوف یاء سے فعل حقیقی اور حکمی اور ناقص سے تَفْعَلِیْنَ کا صیغہ اور اجوف یائی سے اسم مفعول کو اس قانون سے کیوں مستثنیٰ قرار دیا گیا؟

جواب: یہ قانون وجوبی ہے اور ان تینوں جگہ میں قانون جوازاً جاری ہوتا ہے اس لئے یہ صورتیں خارج کردیں۔

سوال: یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ میں یہ قانون جاری ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: یہاں یہ قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ واؤ اور یاء مضموم یا مکسور نہیں[1]

سوال: اِتَّوَعَدَ اِیْتَسَرَ، یَدْعُوْ، یَرْمِیْ میں واؤ اور یا مضموم ہیں قانون کیوں جاری نہیں کرتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء تو متوسط یا متوسط کے حکم میں ہوں یہاں یہ شرط نہیں پائی جاتی[2]

سوال: یَعُوْرُ، یَصْیَدُ میں واؤ اور یاء مکسور ہیں اور متوسط بھی ہیں قانون کیوں جاری نہیں کرتے؟

جواب: شرط یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہوں جبکہ یہ اصل میں سلامت رہی ہیں اصل میں سلامت رہنے کی وجہ قانون نمبر ۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] یہ قانون جاری نہیں ہوگا بلکہ دوسرا قانون جاری ہوگا جس میں نقل حرکت کے بعد واؤ اور یاء کو الف سے بدلا جائے گا قانون کا ذکر آگے آرہا ہے ۱۲ ہزاروی۔

[2] کیونکہ اِتَّوَعَدَ اور اِیْتَسَرَ میں واؤ اور یاء فاء کلمہ میں ہیں اور یَدْعُوْ اور یَرْمِیْ میں لام کلمہ میں ہیں اور ان کے بعد کوئی ضمیر وغیرہ بھی نہیں کہ حکم متوسط میں ہوتے ۱۲ ہزاروی۔

سوال: اُدْعُوُوْا اور اُرْمِيُوْا اصل میں اُدْعُوِ وُوْا اور اُرْ مِيُوْا تھا یہاں واؤ اور یاء ثانی کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور (دوسری مثال میں) یاء کو واؤ سے بدلا اب دونوں مثالوں میں دو واؤ ساکن جمع ہو گئیں پہلی واؤ کو حذف کر دیا یہاں قانون جاری کیا گیا حالانکہ یہ ناقص ثلاثی مزید فیہ ہے جبکہ شرط یہ تھی ناقص ثلاثی مجرد ہو یہاں قانون کیوں جاری کیا؟

جواب: ثلاثی مجرد کے بارے میں قانون مطلقا ہے اور مزید فیہ میں یہ قانون اس وقت جاری ہوتا ہے جب حرف علت اصل میں سلامت نہ رہے [1]

سوال: اُقْوِلُ بِهٖ اور اِبْيِعُ بِهٖ میں یہ واؤ اور یاء مکسور ہیں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: شرط یہ ہے کہ فعل متصرف ہو یا اس کے متعلقات میں سے ہو اور یہاں یہ دونوں باتیں نہیں پائیں جاتی۔

سوال: تَدْعِيْنَ اور تَنْهِيْنَ اصل میں تَدْعُوِيْنَ اور تَنْهَيِيْنَ تھا یہ ناقص کا وزن تَفْعَلِيْنَ ہے یہاں قانون جاری کیا گیا جبکہ شرط یہ ہے کہ ناقص کا تَفْعَلِيْنَ نہ ہو؟

جواب: یہاں قانون وجوبا جاری نہیں کیا گیا بلکہ جس طرح تَدْعِيْنَ اور تَنْهِيْنَ پڑھنا جائز ہے اسی طرح تَدْعُوِيْنَ اور تَنْهَيِيْنَ پڑھنا بھی جائز ہے بلکہ صاحب (نغزك) کے نزدیک اشمام بھی کر سکتے ہیں۔

---

[1] یہاں چونکہ اصل میں سلامت نہیں اس لئے قانون جاری ہو گیا ۱۲ ہزاروی

سوال: مَبِیْعٌ اجوف یاء کا اسم مفعول ہے کیا یہ قانون اس میں جاری ہوتا ہے؟

جواب: یہاں یہ قانون وجوبا جاری نہیں ہوتا بلکہ اس میں دو صورتیں ہیں نمبر ا یاء کی حرکت ماقبل کو دینا مثلاً یہ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا یاء پر ضمہ ثقیل تھا ماقبل کو دیا پھر اس ضمہ کو کسرہ سے بدلا اب یاء اور واؤ کے درمیان التقائے ساکنین ہوا تو بعض حضرات یاء کو حذف کرتے ہیں کیونکہ واؤ علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی اب واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدلا مَبِیْعٌ بروزن مَفِیْلٌ ہو گیا۔ بعض حضرات واؤ کو حذف کرتے ہیں کیونکہ واؤ زائدہ ہے ان کے نزدیک مَبِیْعٌ بروزن مَفِعْلٌ ہو گیا دوسری صورت یہ ہے کہ اس صیغہ کو اپنی اصل پر رکھتے ہوئے مَبْیُوْعٌ پڑھیں گے گویا یہاں دو صورتیں ہیں (۱) نقل حرکت (۲) ثابت رکھنا۔

سوال: سُوِلَ، مُسْتَهْزِءُوْنَ اصل میں کیا تھا اور یہاں واؤ اور یاء کے مضموم و مکسور ہونے کے باوجود قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: سُوِلَ اصل میں سُئِلَ تھا اور مُسْتَهْزِءُوْنَ اصل میں مُسْتَهْزِئُوْنَ تھا ہمزہ کو واؤ اور یاء سے بدلا سُوِلَ اور مُسْتَهْزِيُوْنَ ہو گیا چونکہ یہ ابدال جوازی ہے اس لئے قانون جاری نہیں کرتے اس لئے کہ شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء ابدال جوازی کے ساتھ ہمزہ سے بدل کر نہ آئی ہوں اگر ابدال وجوبی ہو تو قانون جاری ہوتا ہے۔

سوال: کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں واؤ اور یاء ہمزہ سے ابدال وجوبی کے ساتھ بدل کر آئے ہوں اور وہاں یہ قانون جاری ہوا ہو؟

جواب: اس کی مثال خَاءُوْنَ ہے جو اصل میں خَایِوُوْنَ تھا یاء الف فاعل کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا خَاءِ وُوْنَ ہو گیا پھر دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا اور یہ بدلنا واجب ہے اب خَاءِ یُوْنَ ہو گیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا ماقبل کو ساکن کر کے ضمہ اسے دے دیا اب یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم ہے یاء کو واؤ سے بدلا دو واؤ ساکن اکٹھی ہو گئیں پہلی واؤ کو حذف کر دیا خَاءُوْنَ ہو گیا۔

سوال: یَجِیْئُوْنَ اور یَسُوْءُوْنَ جو اصل میں یَجِیْئُوْنَ اور یَسُوْءُوْنَ تھا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا یَجِیُوْنَ اور یَسُوُوْنَ ہو گیا اب یہاں یاء اور واؤ دونوں مضموم ہیں باقی شرائط بھی پائی جاتی ہیں اس کے باوجود یہاں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: قانون جاری کرنے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے منقول ہو کر نہ آئے ہوں یہاں ضمہ ہمزہ سے منقول ہوا ہے۔

سوال: قَوِیَ اور حَیِیَ میں قانون کیوں نہیں جاری ہوتا؟

جواب: قانون میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس واؤ اور یاء کا ماقبل مفتوح نہ ہو اور یہاں مفتوح ہے۔

سوال: قَاوِلُ، اور بَایِعُ، میں واؤ اور یاء مکسور رہیں یہ قانون کیوں جاری نہیں کرتے؟

جواب: قانون جاری کرنے کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ واؤ اور یاء سے پہلے الف نہ ہو یہاں الف پایا جاتا ہے لہذا قانون جاری نہیں ہوگا۔

تعلیل

یَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تَقْوُلُ، اَقْوُلُ اور نَقْوُلُ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کر دیا یَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ نَقُوْلُ ہو گیا۔

یُقَالُ، تُقَالُ اَقَالُ، نَقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تُقْوَلُ، اُقْوَلُ اور نُقْوَلُ تھا واؤ مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن واؤ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کر دیا اور واؤ کو الف سے بدل دیا یُقَالُ، تُقَالُ اَقَالُ، اور نَقَالُ ہو گیا۔

قانون نمبر ۷ (واؤ اور یاء مفتوحہ کو الف سے بدلنا)

ہر واؤ اور یاء جو متوسط اور مفتوحہ ہو اصل میں سلامت نہ رہی ہو فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں واقع ہو اس کا ماقبل حرف صحیح ساکن مظہر اور قابل حرکت ہو اس واؤ اور یاء کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کر دے کر واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں ایسا کرنا واجب ہے۔

نوٹ

اگر وہ وزن اَفْعَلُ اسمی یا ملحق ہو یا رنگ وعیب کا معنی دیتا ہو یا اسم آلہ ہو تو پھر یہ قانون جاری نہیں ہوگا۔

وضاحت

واؤ اور یاء مفتوح ہوں اور انکا ماقبل حرف ساکن مظہر قابل حرکت ہو تو اس واؤ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اس کے لئے کچھ وجودی اور کچھ عدمی شرائط ہیں۔

وجودی شرائط

(۱) واؤ اور یاء متوسط ہوں (یعنی عین کلمہ ہو)

(۲) اصل میں سلامت نہ رہے ہوں اصل سے مراد ماضی معلوم کا پہلا صیغہ ہے۔

(۳) فعل متصرف میں واقع ہوں فعل متصرف اسے کہتے ہیں جس کی تمام گردانیں پائی جاتی ہوں۔

(۴) متعلقات فعل متصرف میں واقع ہو متعلقات سے مراد مصدر، مشتق اور وزن فعل، وزن عروضی کے ساتھ ہے۔

عدمی شرائط

(۱) وہ کلمہ جس میں واؤ اور یاء واقع ہوں وہ اسم کا وزن اَفْعَلْ نہ ہو اگر وزن اَفْعَلْ فعل کا ہو تو پھر یہ قانون جاری ہوگا۔

(۲) وہ کلمہ ملحق نہ ہو

(۳) رنگ وعیب کے معنیٰ میں نہ ہو

(۴) اسم آلہ کا صیغہ نہ ہو۔

مثالیں

(۱) فعل متصرف کی مثال یُقَالُ، یُبَاعُ اصل میں یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھا تمام وجودی اور عدمی شرائط پائی جاتی ہیں واؤ اور یاء کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور اسے الف سے بدل دیا۔

(۲) مَقَالٌ، مَبَاعٌ، مُقَالٌ، مُبَاعٌ اور مُضَافٌ اصل میں مَقْوَلٌ، مَبْیَعٌ، مُقْوَلٌ، مُبْیَعٌ، اور مُضْیَفٌ تھا تمام وجودی اور عدمی شرائط پائی جاتی ہیں لہٰذا واؤ اور یاء کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور اسے الف سے بدل دیا مَقَالٌ وغیرہ ہوگیا۔

سوال: اِئْوَعَدَ اور اِئْیَسَرَ نیز دَعْوَۃٌ اور رَمْیَۃٌ میں واؤ اور یاء مفتوح ماقبل ساکن ہے قانون جاری کیوں نہیں کرتے؟

جواب: قانون جاری کرنے کیلئے شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء متوسط ہوں یہ متوسط نہیں ہیں[1]

سوال: یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ میں واؤ اور یاء متوسط ہیں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: یہ واؤ اور یاء مفتوح نہیں ہیں[2]

سوال: یَعْوَرُ، یَصْیَدُ میں واؤ اور یاء متوسط ہیں اور مفتوح بھی ہیں تو قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: قانون میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہوں یہ اصل میں سلامت رہی ہیں۔

سوال: مَا اَقْوَلَہٗ، مَا اَبْیَعَہٗ میں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہاں واؤ اور یاء فعل غیر متصرف میں ہیں۔

سوال: اَقْوَلُ اور اَبْیَعُ میں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: یہ کلمہ اسم ہے اور اَفْعَلُ کے وزن پر ہے اور شرط یہ ہے کہ اگر اسم میں اَفْعَلُ کا وزن ہو تو قانون جاری نہیں ہوگا البتہ فعل میں یہ وزن ہو تو قانون جاری ہوگا جیسے اَخَافَ اور اَھَابَ اصل میں اَخْوَفَ اور اَھْیَبَ تھا۔

---

[1] کیونکہ اَوْعَدَ اور اَیْسَرَ میں واؤ اور یاء فاء کلمہ میں ہیں اور دَعْوَۃٌ اور رَمْیَۃٌ میں لام کلمہ میں ہیں ۱۲ ہزاروی۔

[2] اس میں صرف نقل حرکت والا قانون جاری ہوگا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ۱۲ ہزاروی۔

سوال: قول اور بیع میں تقریباً تمام شرائط پائی جاتی ہیں قانون جاری نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: واؤ اور یاء کا ماقبل ساکن نہیں ہے!

سوال: قَوْلَ اور بَیْعَ میں پہلی واؤ اور یاء ساکن ہے اس کے باوجود قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: یہ واؤ اور یاء مدغم ہیں شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء ساکن مظہر ہوں۔

سوال: قَاوَلَ اور بَایَعَ میں قانون جاری نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہاں واؤ اور یاء کا ماقبل اگرچہ ساکن ہے لیکن وہ حرکت کو قبول نہیں کرتا (کیونکہ الف پر حرکت نہیں آتی)۔

سوال: اِجْوَنْدَرَ میں واؤ مفتوح ماقبل حرف ساکن قابل حرکت ہے یہاں قانون کیوں استعمال نہیں کیا گیا؟

جواب: یہ اِحْرَنْجَمَ سے ملحق ہے اور شرط یہ ہے کہ وہ ملحق نہ ہو۔

سوال: اِعْوَرَّ، اِصْیَدَّ، اِسْوَدَّ، اور اِبْیَضَّ میں قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

جواب: ان میں پہلے دو عیب کا معنیٰ دیتے ہیں اور دوسرے دو رنگ کا معنیٰ دیتے ہیں شرط یہ ہے کہ وہ صیغہ رنگ وعیب کے معنی میں نہ ہو۔

سوال: مِقْوَلٌ اور مِبْیَعٌ مین قانون جاری نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہ اسم آلہ کے صیغے ہیں اور شرط یہ ہے کہ وہ اسم آلہ کا صیغہ نہ ہوں۔

تعلیل

قَائِلٌ، بَائِعٌ، اصل قَاوِلٌ، اور بَایِعٌ تھا واؤ اور یاء الف فاعل کے بعد واقع ہوئیں اصل میں سلامت نہیں رہیں اس لئے اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیا "قَائِلٌ، بَائِعٌ" ہوگیا۔ قُوَیْئِلٌ، اور قُوَیْئِلَةٌ، بُوَیْئِعٌ، اور بُوَیْئِعَةٌ، اصل میں قُوَیْوِلٌ، قُوَیْوِلَةٌ، بُوَیْیِعٌ اور بُوَیْیِعَةٌ تھا واؤ یاء اسم فاعل میں یائے تصغیر کے بعد واقع ہوئے ہمزہ سے بدل دیا قُوَیْئِلٌ وغیرہ ہوگیا۔

قانون نمبر ۸ (واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا)

ہر واؤ اور یاء جو الف فاعل کے بعد یا اسم فاعل کی یائے تصغیر کے بعد واقع ہوں اور اصل میں سلامت نہ رہی ہوں یا اس کی اصل نہ ہو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

نوٹ

شَاكٍ اور شَاكٌ، شاذ ہیں۔

وضاحت

ہر واؤ اور یاء جو اسم فاعل میں الف فاعل یا یائے تصغیر کے بعد واقع ہوں اور اصل میں یعنی ماضی معروف میں سلامت نہ رہی ہوں تو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

مثال نمبر ۱

الف فاعل کے بعد واقع ہوں جیسے قَاوِلٌ، بَایِعٌ میں واؤ اور یاء الف فاعل کے بعد واقع ہوئیں اور اصل یعنی قَالَ اور بَاعَ میں سلامت نہیں رہی ہیں لہٰذا نہیں ہمزہ سے بدل دیا قَائِلٌ اور بَائِعٌ ہو گیا۔

مثال نمبر ۲

یائے تصغیر کے بعد واقع ہوں جیسے قُوَیْوِلٌ، قُوَیْوِلَةٌ، بُوَیْیِعٌ اور بُوَیْیِعَةٌ میں واؤ اور یاء اسم فاعل میں یائے تصغیر کے بعد واقع ہوئے انہیں ہمزہ سے بدل دیا قُوَیْئِلٌ، قُوَیْئِلَةٌ، و بُوَیْئِعٌ، بُوَیْئِعَةٌ ہو گیا۔

مثال نمبر ۳

جس کی اصل نہ ہو جیسے سَایِفٌ یعنی صاحب سیف یاء کو ہمزہ سے بدلا سَائِفٌ ہو گیا اس کی کوئی اصل یعنی ماضی معلوم نہیں ہے۔

سوال: شَاكٍ اور شَائِكٌ کے شاذ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: شَاكٍ اس کی اصل شَاوِكٌ ہے قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ واؤ کو ہمزہ سے بدل کر شَاءِكٌ پڑھنا واجب ہوتا لیکن یہاں ابدال محض جائز ہے واجب نہیں یہاں تین صورتیں ہیں۔

(۱) واؤ کو ہمزہ سے بدل کر شَائِكٌ پڑھیں

(۲) واؤ کو حذف کر کے شَاكٌ پڑھیں

(۳) قلب مکانی کریں یعنی شَاوِكٌ کو شَاكِوٌ بنادیا جائے واؤ لام کلمہ میں واقع ہوئی ماقبل اس کا مکسور ہے لہٰذا اسے یاء سے بدلا شَاكِيٌ ہو گیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہوا یاء کو گرا دیا شَاكٍ ہو گیا۔

سوال: عَاوِرٌ، صَايِدٌ، عُوَيْوِرٌ، عُوَيْوِرَةٌ، صُوَيْيِدٌ اور صُوَيْيِدَةٌ میں واؤ اور یاء الف فاعل اور اسم فاعل کی یائے تصغیر کے بعد واقع ہوئے یہاں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

جواب: اس قانون کو جاری کرنے کیلئے شرط ہے کہ واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہے ہوں جبکہ یہاں یہ اصل میں سلامت رہے ہیں۔

تعلیل

قِيَالٌ اصل میں قِوَالٌ تھا واؤ جمع میں عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی واحد میں سلامت نہیں رہی اس کا ماقبل مکسور ہے لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدلا قِيَالٌ ہو گیا قِيَامٌ اصل میں قِوَامٌ تھا واؤ مصدر میں عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی فعل میں سلامت نہیں رہی اس کا ماقبل مکسور ہے لہٰذا اسے یاء سے بدلا قِيَامٌ ہو گیا۔

قانون نمبر ۹ (واؤ کو یاء سے بدلنا)

ہر واؤ جو مصدر یا جمع کے عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو فعل اور واحد میں سلامت نہ رہی ہو یا واحد میں ساکن ہو اور جمع میں الف سے پہلے ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ لام کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ واؤ ماقبل مکسور کو درج ذیل صورتوں میں یاء سے بدلنا واجب ہے۔

(۱) مصدر میں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو بشرطیکہ فعل میں سلامت نہ رہی ہو۔

(۲) جمع میں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو بشرطیکہ واحد میں سلامت نہ رہی ہو۔

(۳) واحد میں ساکن ہو اور جمع میں الف سے پہلے ہو اور لام کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو۔

نوٹ

ان تینوں صورتوں میں یہ بھی شرط ہے کہ واوَ کا ماقبل مکسور ہو۔

مصدر کی مثال

قِیَامٌ، اصل میں قِوَامٌ، تھا اس کے فعل یعنی ماضی قَامَ میں واوَ سلامت نہیں رہی تو یہاں واوَ کو یاء سے بدلا قِیَامٌ، ہو گیا۔

جمع کی مثال

قِیَالٌ، قَائِلٌ، کی جمع ہے قَائِلٌ، اصل میں قَاوِلٌ، تھا واوَ کو ہمزہ سے بدلا گیا لہذا واحد میں واوَ سلامت نہیں رہی اب جمع میں واوَ کو یاء سے بدل کر قِوَالٌ کو قِیَالٌ، پڑھنا واجب ہے واحد میں ساکن اور جمع میں الف سے پہلے ہونے کی مثال حِیَاضٌ، (حَوْضَةٌ، کی جمع ہے) اور رِیَاضٌ، (رَوْضٌ، اور رَوْضَةٌ، کی جمع) ہے واحد میں واوَ ساکن ہے اور جمع جو اصل میں حِوَاضٌ، اور رِوَاضٌ، ہے اس میں واوَ الف سے پہلے ہے لہذا اس واوَ کو یاء سے بدل کر حِیَاضٌ، رِیَاضٌ، پڑھتے ہیں۔

احترازی صورتیں

سوال: عِوَضٌ میں واؤ ماقبل مکسور ہے اور یہ واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی ہے یہاں قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

جواب: اس قانون کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ واؤ جمع میں ہو یا مصدر میں یہ نہ تو جمع میں ہے اور نہ مصدر میں۔

سوال: قِوَامٌ جو باب مُفَاعَلَۃ کا مصدر ہے اس میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: واؤ کو یاء سے بدلنے کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اگر وہ مصدر میں ہو تو اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یعنی واؤ سلامت نہ رہی ہے جبکہ قَاوَمَ میں واؤ سلامت ہے۔

سوال: عَاوِدٌ کی جمع عِوَادٌ میں واؤ عین کلمہ کی جگہ پر ہے ماقبل مکسور ہے اور یہ الف سے پہلے بھی ہے قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ واؤ واحد میں سلامت نہ رہی ہو اور یہاں سلامت رہی ہے۔

سوال: عَوْدٌ کی جمع عِوَارَۃٌ میں واؤ واحد میں ساکن ہے تو جمع کے صیغے میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: اس لئے کہ جمع میں واؤ الف سے پہلے نہیں ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ واحد میں ساکن ہو اور جمع میں الف سے پہلے ہو۔

سوال: طِوَالٌ میں واؤ الف سے پہلے ہے اور یہ جمع کا صیغہ ہے یہاں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: اس لئے کہ اس کے واحد یعنی طَوِیْلٌ میں واؤ ساکن نہیں ہے۔

سوال: دُوَامٌ اور دُوَارٌ اور اسی طرح دُوَامٌ اور دُوَارٌ میں واؤ کو یاء سے نہیں بدلا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: واؤ کو یاء سے بدلنے کیلئے شرط یہ ہے کہ اس کا ماقبل مکسور ہو یہاں مفتوح اور مضموم ہے۔

سوال: رُءْیَانٌ میں ہمزہ کو واؤ سے بدلا رُوْیَانٌ ہو گیا واؤ اور یاء اکٹھے ہوئے پہلا ساکن ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کیا تو رُیَّانٌ ہو گیا مصدر اسم کے آخر میں واقع

کا ماقبل مضموم ہے لہٰذا ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو بِیَاضٌ ہو گیا اس کی جمع رِیَاضٌ آتی ہے واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے اور اس کا ماقبل مکسور ہے تو واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا؟[1]

جواب: اس قانون کے اجراء کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ اس کے لام کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو جبکہ یہاں تعلیل ہوئی ہے۔[2]

نوٹ:

صرف بہتراں کے مصنف فرماتے ہیں کہ لام کلمہ کے مُعتَل نہ ہونے کی شرط صرف جمع سے متعلق ہے مصدر سے نہیں لیکن بعض شارحین نے یہ شرط مصدر کے ساتھ بھی لگائی ہے تا کہ اِنْزِوَاء اور اِسْتِوَاء کو اس قانون سے خارج کر دیا جائے حالانکہ یہ دونوں اس قانون سے پہلے ہی خارج ہیں کیونکہ ان کے فعل میں واؤ سلامت ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ واؤ فعل میں سلامت نہ رہی ہو یعنی اِنْزَوٰی اور اِسْتَوٰی ہے اور یہاں واؤ سلامت ہے۔

تعلیل:

سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ تھا واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے اور کسی دوسرے حرف سے بدل کر نہیں آیا لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو سَیِّدٌ ہو گیا۔

قانون نمبر ۱۰ (واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کرنا)

اگر واؤ اور یاء ایک کلمہ میں یا جو ایک کلمہ کے حکم میں ہو اس میں جمع ہو جائیں[3] اور اسم کا وزن اَفْعَلُ بھی نہ ہو ان میں سے پہلا ساکن لازم ہو اور کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو یا دوسری واؤ مطلقاً لام کلمہ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام واجب ہے البتہ اگر واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں یائے تصغیر کے بعد ہو اور متکبر میں متحرک ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے واجب نہیں۔

---

[1] حالانکہ جمع میں واؤ الف سے پہلے ہے اور واحد میں ساکن ہے ۱۲ ہزاروی۔

[2] کیونکہ رِوَاءٌ اصل میں رِوَایٌ تھا یاء الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوئی ہے ہمزہ سے بدل دیا ۱۲ ہزاروی۔

[3] واؤ اور یاء جمع ہوں یہ حکم عام ہے خواہ یاء پہلے ہو جیسے سَیْوِدٌ یا واؤ پہلے ہو جیسے مَطْوِیٌّ جو اصل میں مَطْوُوْیٌ تھا ۱۲ ہزاروی۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی ایک کلمہ میں یا ایسے دو کلموں میں جو ایک کے حکم میں ہوں واؤ اور یاء اکٹھے ہو جائیں تو واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کرتے ہیں لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ (۱) وہ کلمہ اَفْعَلُ کے وزن پر اسم نہ ہو۔ (۲) ان میں سے پہلا حرف ساکن ہو اور کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا نہ ہو۔ (۳) اگر دوسرا واؤ لام کلمہ ہو تو یہ تبدیلی مطلقاً ہوگی۔

نوٹ:

واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے لیکن اگر وہ واؤ عین کلمہ ہو اور یائے تصغیر کے بعد ہو اور اسم مکبر میں متحرک ہو تو اس صورت میں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب نہیں ہوگا بلکہ جائز ہوگا لیکن اگر اسے یاء سے بدل دیں تو ادغام واجب ہوگا۔

سوال: ایک کلمہ کے حکم میں ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دو کلموں کے درمیان اتنا اتصال ہو کہ وہ ایک کلمہ معلوم ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ کو جب یائے متکلم کی طرف مضاف کریں تو اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گر جائے گا اب واؤ اور یاء اکٹھے ہو گئے ان میں سے پہلا یعنی واؤ ساکن بھی ہے اور کسی حرف سے بدلا ہوا بھی نہیں ہے لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کیا مُسْلِمُيَّ ہو گیا یاء مشدد اسم متمکن میں ضمہ کے بعد واقع ہوئی لہٰذا ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُسْلِمِيَّ ہو گیا یہاں مُسْلِمُوْنَ اور یاء متکلم دو الگ الگ کلمہ ہیں لیکن اب یہ ایک کلمہ کے حکم میں ہیں۔

سوال: قانون میں یہ بتایا گیا کہ واؤ ساکن ثانی مطلقاً لام کلمہ ہو اس کا کیا مطلب ہے اور اس کی کوئی مثال دیں؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی حرف سے بدلا ہوا ہو یا نہ ہو اس میں مطلقاً قانون جاری ہوگا جیسے مَدْعِيٌّ اصل میں مَدْ عُوْوٌ تھا یہاں واؤ ساکن متطرف ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدلا مَدْعِيْوٌ ہو گیا اب واؤ جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے اسے یاء سے بدل کر ادغام کیا مَدْعِيٌّ ہو گیا یہاں یاء ساکن واؤ سے بدل کر آئی ہے لیکن اس کے باوجود قانون جاری کیا کیونکہ جب واؤ ثانی لام کلمہ ہو تو قانون مطلقاً جاری ہوگا۔

مثالیں

(۱) واؤ اور یاء ایک کلمہ میں ہو جیسے سَیْوِدٌ سے سَیِّدٌ

(۲) واؤ اور یاء ایسے دو کلموں میں ہو جو ایک کلمہ کے حکم میں ہو جیسے مُسْلِمِیَّ۔

(۳) واؤ ثانی لام کلمہ ہو جیسے مَدَاعِوُوٌ سے مَدَاعِیُوٌ اور مَدَاعِیُوٌ سے مَدَاعِیٌّ۔

(۴) عین کلمہ واؤ یائے تصغیر کے بعد اور مکبر میں متحرک ہو جیسے مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ سے مُقَیِّلٌ۔

سوال: آخری مثال کی وضاحت کریں؟

جواب: مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ سے اسم تصغیر مُقَیْوِلٌ اور مُقَیْوِلَۃٌ آتی ہے یہاں واؤ یائے تصغیر کے بعد عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اور مکبر یعنی مِقْوَلٌ میں متحرک بھی ہے لہٰذا مُقَیْوِلٌ کی واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا مُقَیِّلٌ ہو گیا۔

سوال: کیا پہلی تین صورتوں اور اس صورت کا حکم ایک جیسا ہے؟

جواب: ان میں فرق ہے کیونکہ اس آخر صورت میں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب نہیں محض جائز ہے۔

سوال: مَقَالٌ کی تصغیر مُقَیْوِلٌ میں واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے یا واجب اگر واجب ہے تو کیوں؟

جواب: یہاں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے کیونکہ مکبر میں واؤ نہیں ہے۔

سوال: مَقُوْلٌ اصل میں کیا تھا اور اس میں تعلیل کیسے ہوئی؟

جواب: مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرا دیا مَقُوْلٌ ہو گیا۔

سوال: مَقُوْلٌ کی تصغیر مُقَیْوِلٌ میں واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے یا واجب ہے اگر واجب ہے تو کیوں؟

جواب: یہاں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے کیونکہ جواز کی صورت میں شرط یہ ہے کہ اسم مکبر میں واؤ موجود بھی ہو اور متحرک بھی اب یہاں جو واؤ گری ہے وہ مَقْوُوْلٌ کی پہلی واؤ ہے اسم مکبر میں واؤ عین کلمہ میں باقی نہیں رہی اور اگر دوسری واؤ کو گرایا جائے تو مَقُوْلٌ کی واؤ اگرچہ عین کلمہ ہے لیکن ساکن ہے۔

سوال: طُوْرِیٌّ میں واؤ اور یاء ایک کلمہ میں پائے جاتے ہیں ان میں سے پہلا ساکن ہے

قانون جاری کیوں نہیں کیا جاتا؟

جواب: یہ واؤ اور یاء اگرچہ ایک کلمہ میں ہیں لیکن اکٹھے نہیں ہیں۔

سوال: یُوْ یَعْقُوْبُ میں واؤ اور یاء اکٹھے ہیں قانون جاری کیوں نہیں ہوا؟

جواب: یہ دو کلمہ ہیں اور ایک کلمہ کے حکم میں بھی نہیں ہیں۔

سوال: یَوْمٌ میں واؤ اور یاء اکٹھے ہیں کلمہ بھی ایک ہے یہاں واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کیوں نہیں کیا؟

جواب: یہ اسم میں افعل کا وزن ہے اور یہ قانون سے مستثنیٰ ہے۔

سوال: قَوِيَ میں واؤ اور یاء جمع ہیں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب: یہاں ان دونوں میں سے پہلا حرف ساکن نہیں ہے۔

سوال: قَوْيَ میں واؤ اور یاء اکٹھے ہیں پہلا ساکن بھی ہے یہاں تبدیلی کیوں نہیں ہوئی؟

جواب: یہاں سکون عارضی ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ وہ لازمی ہو۔

سوال: بُوْیِعَ اور دِیْوَانٌ میں قانون کیوں جاری نہیں ہوتا؟

جواب: شرط یہ ہے کہ ساکن حرف کسی دوسرے حرف سے بدل کر نہ آیا ہو جب کہ بُوْیِعَ کا واؤ الف سے بدل کر آیا ہے اور دِیْوَانٌ کی یاء، واؤ سے بدل کر آئی ہے۔

سوال: رُوْیَۃٌ جو اصل میں رُؤْیَۃٌ تھا یہاں واؤ اور یاء اکٹھے ہیں قانون کیوں نہیں جاری کرتے؟

جواب: قانون میں شرط یہ ہے کہ واؤ ثانی لام کلمہ ہو تو قانون مطلقاً جاری ہوتا ہے یہاں لام کلمہ یاء مطلق ہے واؤ مطلق نہیں ہے۔

قوانین و تعلیلات ابواب ناقص

تعلیل

دُعَاءٌ اصل میں دُعَاوٌ تھا واؤ الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا دُعَاءٌ ہو گیا۔

تعلیل

دُعَاءَۃٌ اور مِدْعَاءَانِ اصل میں دُعَاوَۃٌ اور مِدْعَاوَانِ تھا واؤ الف زائدہ

کے بعد طرف کے حکم میں واقع ہوئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا اِدْعَاءَةٌ اور

مِدْعَاءَانِ ہو گیا۔

قانون نمبر ا (حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا)

ہر وہ حرف علت جو الف زائدہ کے بعد طرف یا طرف کے حکم میں واقع ہو اس کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

وضاحت: اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ وہ حرف علت جو الف زائدہ کے بعد طرف میں یا طرف کے حکم میں واقع ہو اسے ہمزہ سے بدلنا ضروری ہے۔

سوال: طرف میں ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حرف علت کلمہ کے آخر میں ہو۔

سوال: حکمِ طرف کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حرف علت جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور حرف غیر لازم کے مل جانے کی وجہ سے درمیان میں آجائے۔

سوال: حرف غیر لازم کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: حرف غیر لازم سے مراد یہ ہے کہ اگر اس زائد حرف کو دور کیا جائے (یا بدل دیا جائے) تو صیغہ کا معنیٰ برقرار رہے جیسے تاء عارضی اور تثنیہ وجمع کی علامتیں[1]

مثالیں

(۱) وہ واؤ اور یاء جو الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوں جیسے دُعَاوٌ اور رِضَایٌ واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلا دُعَاءٌ اور رِضَاءٌ ہو گیا۔

(۲) واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد طرف کے حکم میں واقع ہوں جیسے اِدْعَاوَةٌ مِدْعَاوَانِ، شَکَّایَةٌ مِرْمَایَانِ میں واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلا تو اِدْعَاءَةٌ مِدْعَاوَانِ، شَکَّاءَةٌ مِرْمَاءَانِ ہو گیا۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو اور اس کے بعد ایسا حرف مل جائے جو مقام زوال میں ہو جیسے اِدْعَاوَةٌ کی تاء ہے یا وہ حرف جو مقام تغیر میں ہو جیسے علامت تثنیہ کیونکہ یہ رفعی و جری حالت میں بدلتی رہتی ہیں ۱۲ ہزاروی۔

(۴) حرف علت الف، الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہو جیسے صحرا میں را، اور الف کے درمیان امتدادِ صورت کیلئے ایک الف کا اضافہ کیا اب یہاں دوسرا الف، الفِ زائدہ کے بعد واقع ہوا اسے ہمزہ سے بدلا صَحْرَاءُ ہوگیا۔

سوال: ثَنَايَان میں حرف علت الف زائدہ کے بعد حکم طرف میں واقع ہوا ہے اسے ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون میں شرط یہ ہے کہ اس حرفِ علت کے بعد جو حرف زائد ہو وہ غیر لازم ہو لیکن یہاں الف، نون غیر لازم نہیں ہیں کیوں کی کلام عرب میں اس کا مفرد ثِنَيَةٌ مستعمل نہیں ہے۔[۱]

سوال: رَائِيٌ اور ثَائِيٌ میں حرفِ علت کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: یہ اصل میں رَوَيٌ اور ثَوَيٌ تھے واوٗ کو خلاف قیاس الف سے بدلا لہٰذا یہ الف زائدہ نہیں ہے جبکہ قانون میں شرط یہ ہے کہ وہ حرفِ علت الف زائدہ کے بعد واقع ہو یہ الف اصلی ہے۔

سوال: شَقَاوَةٌ، هِدَايَةٌ، دِرَايَةٌ میں حرفِ علت الفِ زائدہ کے بعد واقع ہوا اسے ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون میں شرط یہ ہے کہ وہ حرفِ علت طرف میں یا حکم طرف میں واقع ہو یہاں دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں۔

سوال: یہ بات تو واضح ہے کہ حرف علت طرف میں واقع نہیں ہے لیکن حکم طرف میں کیسے نہیں جبکہ آخر میں حرف زائدہ کے آنے کی وجہ سے درمیان میں آگیا؟

جواب: حکم طرف کا مطلب یہ ہے کہ آخر میں ایسا حرف متصل ہو جو غیر لازم ہو جبکہ یہاں تاء لازم ہے اس لئے کہ اس کو دور کرنے کے بعد صیغہ کا معنی برقرار نہیں رہتا۔

---

[۱] اس لئے کہ ثنایان دو تاروں سے بٹی ہوئی رسی کو کہتے ہیں جس کا واحد مستعمل نہیں ۱۲ بزردی۔

تعلیل

دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور ہے لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدل دیا دُعِیَ ہو گیا۔

قانون نمبر ۲ (واؤ کو یاء سے بدلنا)

جو واؤ کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے اگر واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو کسرہ کی مناسبت سے اس واؤ کو یاء سے بدلنا ضروری ہو گا جیسے دُعِیَ اور دَاعِیَۃٌ اصل میں دُعِوَ اور دَاعِوَۃٌ تھا واؤ کو یاء سے بدل دیا۔

سوال: بِوَعْد اور عِوَض میں واؤ ماقبل مکسور ہے اسے یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو یہاں واؤ فاء کلمہ اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

سوال: عَصَوٌ دَلْوٌ اور یَدْعُوْ میں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اجرائے قانون کیلئے شرط یہ ہے کہ واؤ کا ماقبل مکسور ہو جبکہ یہاں مفتوح ساکن اور مضموم ہے۔

قانون نمبر ۳ (یاء کو الف سے بدلنا)

ہر واؤ اور یاء جو فعل کے آخر میں واقع ہو اور مفتوح ہو لیکن اس کا فتح غیر اعرابی ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو ماقبل کے کسرہ کو فتحہ سے بدلنا جائز ہے اس کے بعد یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے اور یہ بنو طے کی لغت کے مطابق ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کلمہ کے آخر میں یاء مفتوحہ ہو لیکن یہ فتحہ غیر اعرابی ہو اور اس یاء کا ماقبل مکسور ہو تو ماقبل حرف کے کسرہ کو فتحہ سے بدلنا جائز ہے لیکن اگر اسے فتحہ سے بدل دیں تو بنو طے قبیلہ کی لغت کے مطابق اس یاء کو الف سے بدلنا واجب ہو جائے گا جیسے دُعِیَ اور بَقِیَ جس کو دُعیٰ اور بَقیٰ پڑھتے ہیں۔ بعض صرفیوں کے نزدیک یہ قانون فعل کے ساتھ خاص ہے اسی لئے قَاضِیَ کو قَاضا کسی نے نہیں پڑھا لیکن کچھ دوسرے حضرات کے نزدیک یہ قانون ماضی ثلاثی مجرد میں اور اسم فاعل جو فَـاعِلَةٌ کے وزن پر ہو اس میں بھی جاری ہوتا ہے ماضی ثلاثی مجرد کی مثال گزر چکی ہے اور اسم فاعل کی مثال یہ ہے۔

دَاعِیَةٌ اور وَاقِیَةٌ کو دَاعَاةٌ اور وَاقَاةٌ پڑھتے ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ قانون اس جمع کے ساتھ خاص ہے جو مَفَاعِلُ کے وزن پر ہو جیسے مَهَـابِیَ اور صَحـارِیَ کو مَهَابَا اور صَحَارَا پڑھتے ہیں۔

نوٹ:

یہ قانون ماضی ثلاثی مجرد میں قیاسی ہے اور اسم فاعل فَـاعِـلَةٌ نیز جمع بروزن مَفَاعِلُ میں غیر قیاسی ہے اور کم استعمال ہوتا ہے۔

سوال: هِیَ میں یاء آخر میں واقع ہے اور ماقبل مکسور ہے یہاں قانون جاری ہو گیا یا نہیں؟

جواب: یہاں قانون جاری نہیں ہو گا کیونکہ یہ فعل نہیں ہے۔

سوال: لَن یُّرْمِیَ فعل بھی ہے اور یاء مفتوحہ ماقبل مکسور بھی ہے یہاں قانون کیوں نہیں جاری کرتے؟

جواب: چونکہ یہاں فتحہ اعرابی ہے اور شرط یہ ہے کہ فتحہ اعرابی نہ ہو لہٰذا قانون جاری نہیں ہو گا۔

تعلیل

یَدْعُوْ ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ ، تَدْعُوُ ، اَدْعُوُ ، نَدْعُوُ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا یَدْعُوْ، تَدْعُوْ ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ ہو گیا۔

قانون نمبر ۴ (واؤ کو ساکن کرنا)

ہر واؤ اور یاء جو مضموم یا مکسور ہو اور لام کلمہ کے مقابلہ میں ضمہ یا کسرہ کے بعد ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت کو دور کرتے ہیں یعنی اگر ضمہ سے پہلے کسرہ اور اس کے بعد واؤ مدہ ہو یا کسرہ سے پہلے ضمہ اور اس کے بعد یائے مدہ ہو تو اب واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو حرکت کو گرا دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء ابدال جوازی کے ساتھ ہمزہ سے بدل کر نہ آئے ہوں ہو نیز یہ ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے منقول بھی نہ ہوں۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں واؤ یا یاء ہو تو اس کی حرکت کو دور کر دیتے ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر ضمہ سے پہلے کسرہ اور اس کے بعد واؤ مدہ ہو یا کسرہ سے پہلے ضمہ اور اس کے بعد یائے مدہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں جیسے دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ اصل میں دَاعِوُوْنَ اور رَامِيُوْنَ تھا یہاں واؤ اور یاء مضموم ہیں ان کا ماقبل مکسور ہے اور ان کے بعد واؤ مدہ ہے لہٰذا واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر رَامُيْوْنَ والی صورت میں یاء ساکن مظہر ماقبل ضمہ ہے یاء کو واؤ سے بدل دیا اور اب دونوں مثالوں میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلی واؤ کو حذف کر دیا دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ ہو گیا۔

تَدْعِيْنَ اور تَنْهِيْنَ اصل میں تَدْعُوِيْنَ اور تَنْهَيِيْنَ تھے واؤ اور یاء مکسور اور ماقبل

مضموم ہے اور ان کے بعد یائے مدہ ہے لہٰذا واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تَدْعُوِیْنَ والی صورت میں واؤ ساکن مظہر ماقبل کسرہ ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدلا اور پھر دونوں صورتوں میں دو یاء ساکن جمع ہونے کی وجہ سے پہلی یاء کو گرا دیا تَدْعِیْنَ اور تَنْہِیْنَ ہو گیا۔

(۲) دوسری صورت یعنی جب مندرجہ بالا شرائط نہ پائی جائیں تو اس کی چھ صورتیں بنتی ہیں جو درج ذیل نقشہ سے ظاہر ہیں ان تمام صورتوں میں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کرنے کی بجائے گرا دیتے ہیں۔

نمبر شمار	نقشہ / صورت	مثالیں
۱	یاء مضموم ماقبل مکسور ہو لیکن اسے بعد واؤ مدہ نہ ہو۔	یَرْمِیُ، تَرْمِیُ اَرْمِیُ، نَرْمِیُ
۲	واؤ مضموم ہو اس کے بعد واؤ مدہ بھی ہو لیکن ماقبل کسرہ نہ ہو۔	یَدْعُوُوْنَ ، تَدْعُوُوْنَ
۳	واؤ مضموم ہو لیکن ماقبل مکسور نہ ہو اور اس کے بعد واؤ مدہ بھی نہ ہو۔	یَدْعُوُ تَدْعُوُ اَدْعُوُ ، نَدْعُوُ
۴	یاء مکسور ماقبل مضموم ہو لیکن اس کے بعد یائے مدہ نہ ہو۔	بِتَرَامِیِ
۵	یاء مکسور ہو اسکے بعد یائے مدہ بھی ہو لیکن اسکا ماقبل مضموم نہ ہو	تَرْمِیِیْنَ
۶	یاء مکسور ہو لیکن نہ تو اسکے ماقبل مضموم اور نہ اسکے بعد یاء مدہ ہو	بِرَامِیِ

نوٹ

(۱) ان صورتوں میں تمام مثالوں کی تعلیلات خود کیجئے۔

(۲) اس قانون کے اجراء کیلئے شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء ہمزہ سے ابدال جوازی کے ساتھ بدل کر نہ آئی ہوں اور نہ ہی انکا ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے منقول ہو۔

سوال: لَنْ یَّدْعُوَ اور لَنْ یَّرْمِیَ میں قانون کیوں نہیں جاری کرتے؟

جواب: اس لئے کہ یہاں واؤ اور یاء مضموم یا مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہیں۔

سوال: بِوِعَادٍ، بِوُعُوْدٍ، قَوُوْلٌ، سَیُوْلٌ میں قانون کیوں جاری نہیں ہوتا؟

جواب: اس لئے کہ یہ واؤ اور یاء کلام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔

سوال: عصوٌ، دلوٌ، رمیٌ، ظبیٌ، یغضو، یدلو، یرمی، یظبی میں واؤ اور یاء کو ساکن کیوں نہیں کرتے؟

جواب: کیونکہ اس واؤ اور یاء کا ماقبل مضموم یا مکسور نہیں بلکہ مفتوح اور ساکن ہے۔

سوال: قَارِئٌ، مُسْتَهْزِئٌ، قَارِئُوْنَ مُسْتَهْزِئُوْنَ میں قانون جاری کیوں نہیں کرتے؟

جواب: اس لئے کہ یہ یاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔ اور یہ ابدال جوازی ہے۔

سوال: ابدالِ وجوبی کی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: ابدالِ وجوبی ہو تو قانون جاری ہوگا جیسے جَاءٍ اور جَاءُوْنَ اصل میں جَایِئٌ اور جَایِئُوْنَ تھا۔

نوٹ

اسی کی تعلیل کی تفصیل اجوف کے قانون نمبر ۶ کے تحت دیکھیں۔

سوال: یَجِیُوْنَ اور یَسُوُوْنَ میں قانون کیوں جاری نہیں ہوا؟

جواب: یہ اصل میں یَجِیْئُوْنَ اور یَسُوْءُوْنَ تھا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے یاء اور واؤ کو دی ہمزہ کو گرا دیا یہاں قانون جاری نہیں ہوتا کیونکہ یہ حرکت ہمزہ سے منقول ہے۔

تعلیل

یُدْعَیَانِ اور تُدْعَیَانِ اصل میں یُدْعَوَانِ اور تُدْعَوَانِ تھے واؤ اصل میں تیسری جگہ تھی (دَعَوَ) اب چوتھی جگہ آگئی ماقبل کی حرکت اس واؤ کے مخالف ہے (فتح ہے) لہٰذا واؤ کو یاء سے بدلا تو یُدْعَیَانِ اور تُدْعَیَانِ ہو گیا۔

قانون نمبر ۵ (واؤ کو یاء سے بدلنا

ہر وہ واؤ جو اصل میں تیسری جگہ ہو جب اس سے آگے بڑھ جائے اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر واؤ اصل میں یعنی ماضی معروف کے پہلے صیغے میں یا سہ حرفی مصدر میں تیسری جگہ پر ہو اور اس کے مقابل کی حرکت اس کے مخالف ہو اب اگر وہ واؤ چوتھی پانچویں یا چھٹی جگہ پر چلی جائے تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

مثالیں

(۱) جب چوتھی جگہ واقع ہو جیسے یُدْعَوَانِ، تُدْعَوَانِ، میں چوتھی جگہ پر ہے اور ماقبل یعنی عین کلمہ کی حرکت اس کے مخالف ہے لہٰذا اسے یاء سے بدلا یُدْعَیَانِ، تُدْعَیَانِ ہو گیا۔

(۲) جب پانچویں جگہ واقع ہو جیسے اِدَّعٰو (اصل میں اِدْ تَعَوَ تھا) یہاں واؤ پانچویں جگہ واقع ہوئی ہے کیونکہ دال مشدد ہے اور واؤ کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے لہٰذا اسے یاء سے بدلا اب یاء متحرک اس کا ماقبل مفتوح ہو اسے الف سے بدلا اِدَّعٰی ہو گیا۔ اگر واؤ ساتھویں جگہ پر واقع ہو تو یہاں تین صورتیں ہوں گی۔

(۳) واؤ چھٹی جگہ پر واقع ہو جیسے اِسْتَدْعَوَ میں واؤ چھٹی جگہ ہے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدلا اب یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا اِسْتَدْعٰی ہو گیا۔

(۱) قانون جاری نہیں ہو گا جیسے اِسْتِدْعَاوٌ کی واؤ ساتویں جگہ پر واقع ہے اصل میں تیسری جگہ تھی لیکن چونکہ اس کا ماقبل متحرک نہیں لہٰذا واؤ کو یاء سے نہیں بدلیں گے بلکہ الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدلیں گے اس طرح یہ اِسْتِدْعَا ہو گیا۔ اگر واؤ ساتویں جگہ پر واقع ہو تو یہاں تین صورتیں ہوں گی۔

(۲) قانون جاری ہو گا اس صورت میں یہ قید لگائی گئی ہے کہ واؤ مدہ ضمہ کے بعد نہ ہو تو قانون جاری ہو گیا چونکہ اِسْتِدْعَاوٌ میں یہ شرط پائی جاتی ہے لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدلا۔ اِسْتِدْعَایٌ ہو گیا اور چونکہ یہ یاء الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی ہے لہٰذا اسے ہمزہ سے بدلا اِسْتِدْعَاءٌ ہو گیا۔

(۳) محققین کے نزدیک اگر واؤ الف سے بدل جاتی ہو تو اسے یاء سے نہیں بدلیں گے جیسے یُدْعٰی، تُدْعٰی، اُدْعٰی اِسْتَدْعٰی لیکن اِسْتِدْعَاوٌ میں چونکہ یہ واؤ الف سے نہیں بدلتی لہٰذا اسے یاء سے بدلیں گے پھر یاء کو ہمزہ سے بدلتے ہیں اس طرح اِسْتِدْعَاءٌ ہو جاتا ہے۔

سوال: یَدْعُوَ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ واؤ کے ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف ہو یہ موافق ہے۔

سوال: مَدْعُوٌّ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: ہم نے کہا تھا کہ ضمہ کے بعد واؤ ساکنہ نہ ہو یہاں ضمہ کے بعد واؤ ساکن ہے (یعنی واؤ مدغمہ ساکن ہے)۔

تعلیل

دُعَاۃٌ[1] اصل میں دَعَوَۃٌ تھا واؤ متحرک اس کا ماقبل مفتوح ہے اسے الف سے بدل دیا پھر فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ مفرد کے ساتھ التباس لازم نہ آئے مثلاً صَلٰوۃٌ، زَکوٰۃٌ، اَنَاۃٌ مفرد ہیں۔

قانون نمبر ۶

ناقص کی جو جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کے فاء کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جب ناقص کی جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو تو فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے تاکہ مفرد کے ساتھ اس کا التباس لازم نہ آئے جیسے دَعَوَۃٌ اور رَمَیَۃٌ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا دَعَاۃٌ اور رَمَاۃٌ ہو گیا اب فاء کلمہ کو ضمہ دیا دُعَاۃٌ اور صَلٰوۃٌ ایک جیسے ہوتے پتہ نہ چلتا کہ دَعَاۃٌ مفرد ہے یا جمع۔

---

[1] اس لئے دُعَاۃٌ جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے ۱۲ ہزاروی۔

ضَرْبَۃٌ، وَعْدَۃٌ، قَالَۃٌ یہ جمع فَعْلَۃٌ وزن پر ہے قانون کیوں نہیں جاری کرتے؟

سوال: اس قانون کو جاری کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ فَعْلَۃٌ کا وزن ناقص سے ہو اور یہ

جواب: ناقص سے نہیں ہے۔[1]

تعلیل

دِعِیٌّ، اصل میں دُعُوْ وٌ تھا واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئی جمع کا صیغہ ہے اور اس واؤ سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہے لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدل دیا دُعُوْیٌ ہو گیا واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے اور یہ واؤ کسی حرف سے بدل کر بھی نہیں آئی لہٰذا واؤ کو یاء کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا دُعُیٌّ ہو گیا یاء مشدد اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مضموم ہے اس لئے ماقبل کے ضمہ کے کسرہ سے بدلا دُعِیٌّ ہو گیا پھر دال کے ضمہ کو یاء ثانی کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا دَعِیٌّ ہو گیا۔

قانون نمبر ۷ (واؤ لازم ماقبل مضموم کو یاء سے بدلنا)

ہر واؤ جو لازم ہو ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو اسم متمکن کے آخر میں جمع کے صیغہ میں واقع ہو اس کا ماقبل مضموم ہو یا واؤ مدہ زائدہ ہو تو اس کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ اگر مفرد میں ہو اور ماقبل مضموم ہو تو بھی اسے یاء سے بدلنا واجب ہے اور اگر مفرد میں اس واؤ سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو تو اسے یاء سے بدلنا جائز ہے واجب نہیں البتہ اگر واؤ مدہ زائدہ سے پہلے ایک اور واؤ متحرک ہو تو اس صورت میں یہاں تبدیلی واجب ہو گی۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسم متمکن کے آخر میں ایسی واؤ ہو جو لازم ہو اور ہمزہ سے بدل کر بھی نہ آئی ہو اس کا ماقبل مضموم ہو یا واؤ مدہ زائدہ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلتے ہیں یہاں پانچ صورتیں ہیں چار صورتوں میں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے اور ایک صورت میں جائز ہے۔

---

[1] کیونکہ پہلی مثال صحیح (دوسری مثال، مثال راوی اور تیسری جوف کی ہے ۱۲ ہزاروی)۔

وضاحت صورت اول

واؤ لازم[1] اسم متمکن جمع کے آخر میں واقع ہو اور ماقبل واؤ مدہ زائدہ ہو مثال دُعُوْوٌ بروزن فُعُوْلٌ یہاں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے (اس کی مکمل تعلیل گزر چکی ہے)۔

وضاحت صورت دوم

واؤ لازم جمع کے صیغہ میں اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو جیسے دَلْوٌ کی جمع اَدْلُوٌ ہے اس میں واؤ آخر میں واقع ہوئی اور ماقبل مضموم ہے واؤ کو یاء سے بدلا اَدْلُیٌ ہوگیا۔ یاء کا ماقبل مضموم ہے اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔ یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہوا یاء کو حذف کر دیا اَدْلٍ ہوگیا (یہاں بھی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے)۔

وضاحت صورت سوم

واؤ لازم اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو جیسے مفرد میں تَبَنُّوٌ واؤ کو یاء سے بدلا تَبَنُّیٌ ہوگیا یاء کا ماقبل مضموم ہے اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تَبَنِّیٌ ہوگیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہوگیا لہٰذا یاء کو گرا دیا تو تَبَنٍّ ہوگیا (یہاں بھی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے)

وضاحت صورت چہارم

واؤ لازم اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو تو یہاں واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے واجب نہیں جیسے مَدْعُوْوٌ میں واؤ اسم متمکن کے آخر میں ہے اور اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہے اس کی تعلیل اس طرح ہوگی کہ واؤ کو یاء سے بدلا مَدْعُوْیٌ ہوگیا اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوئے اور پہلا ساکن ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدلا مَدْعُیٌّ ہوگیا پھر یاء کی مناسبت کی وجہ سے عین کلمہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا مَدْعِیٌّ ہوگیا۔

---

[1] واؤ لازم سے مراد یہ ہے کہ عامل کے بدلنے سے وہ کسی دوسرے سے نہ بدلے مثلاً "ذُوْ" حالت نصب میں ذَا اور حالت جر میں ذِی ہو جاتا لہٰذا اس کی واؤ لازم نہیں ۱۲ ہزاروی۔

وضاحت صورت پنجم

واؤ لازم اسم متمکن مفرد کے آخر میں واقع ہو اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو اور اس سے پہلے واؤ متحرک ہو اس صورت میں واؤ لازم کو یاء سے بدلنا واجب ہوگا جیسے مَقْوُوْوٌ واؤ کو یاء سے بدلا مَقْوُوْیٌ ہو گیا اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدلا اور یاء میں ادغام کر دیا مَقْوِیٌّ ہو گیا اب یاء کی مناسبت سے واؤ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَقْوِیٌّ ہو گیا۔

نوٹ

یہ صیغہ باب فَعِلَ یَفْعَلُ لفیف مقرون نہیں ہے بلکہ مضاعف ثلاثی اور لفیف مقرون کا مجموعہ ہے باب فَعَلَ یَفْعُلُ قَوَّ یَقُوُّ ہے۔

سوال: لفظِ ذُوْ میں واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئی اور اس کا ماقبل مضموم ہے یہاں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

جواب: یہ واؤ لازم نہیں بلکہ عارضی ہے کیونکہ حالت نصب و جر میں بدل جاتی ہے۔

سوال: کُفُوًا میں واؤ کو یاء سے نہیں بدلتے کیوں؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ واؤ ہمزہ سے بدل کر نہ آئی ہو جبکہ کُفُوًا اصل میں کُفُؤًا تھا ہمزہ کو واؤ سے بدلا۔

سوال: یَدْعُوْ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ واؤ اسم میں ہو اور یہ فعل میں ہے۔

سوال: ھُوَ اسم ہے اس میں یہ قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ اسم متمکن ہو یہ غیر متمکن ہے۔

سوال: قُوُوْلٌ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

جواب: یہ واؤ درمیان میں ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ وہ اسم متمکن کے آخر میں ہو۔

سوال: عَصْوٌ، دَلْوٌ، دَاعِوٌ میں واؤ اسم کے آخر میں واقع ہوئی ہے یہاں قانون کیوں نہیں جاری کیا جاتا ہے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ اس واؤ سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو یا کوئی حرف مضموم ہو اور یہاں

واؤ سے پہلے حرف مفتوح مکسور اور ساکن ہے نہ تو مضموم ہے اور نہ ہی واؤ مدہ زائدہ ہے۔

قانون نمبر ۸

جو یاء مشدّد یا مخفف اسم متمکن کے آخر میں ہو اگر اس سے پہلے ایک حرف مضموم ہو تو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر دو حرف مضموم ہوں تو دوسرے کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے جبکہ پہلے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جب اسم متمکن کے آخر میں یائے مشدد یا مخفف ہو تو اس سے پہلے دو حرف مضموم ہوں گے یا ایک اگر ایک حرف مضموم ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہوگا جیسے مَرْضُوْیٌ میں واؤ کو یاء سے بدلا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا مَرْضُیٌّ ہو گیا یہاں یاء سے پہلے ایک حرف پر ضمہ ہے اسے کسرہ سے بدل دیا مَرْضِیٌّ ہو گیا ور اگر یاء سے پہلے دو حرفوں پر ضمہ ہو تو دوسرے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہو گیا جبکہ پہلے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے جیسے دُعُیٌّ میں یاء سے پہلے دو حرفوں پر ضمہ ہے اس لئے اسے دُعِیٌّ اور دِعِیٌّ پڑھ سکتے ہیں۔

نوٹ

اس کی مکمل تعلیل قاعدہ نمبر ۷ کے تحت گزر چکی ہے یہ دونوں مثالیں یاء مشدد سے متعلق ہیں یائے مخفف کی مثالیں یہ ہیں تَبَنُّیٌ (اس کی تعلیل بھی گزر چکی ہے) میں یاء سے پہلے ایک حرف پر ضمہ ہے لہٰذا اسے کسرہ سے بدلنا واجب ہوگا دوسری مثال رُخُوٌ ہے یہاں[1] واؤ کو یاء سے بدلا رُخُیٌ ہو گیا یاء مخفف اور اس سے پہلے دو حرفوں پر ضمہ ہے خاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے جبکہ راء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے لہٰذا اسے رِخِیٌ پڑھ سکتے ہیں۔

---

[1] کیونکہ واؤ اسم متمکن کے آخر میں ضمہ کے بعد ہے اسے یاء سے بدلا ۱۲ ہزاروی۔

نوٹ

صرف بھترال کے مصنف نے فرمایا ہے کہ عام کتب صَرف کے مطابق پہلے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز نہیں ہے البتہ کھووالی کے نزدیک جائز ہے۔

تعلیل

دَوَاعٍ میں تعلیل کی چار صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ یا واؤ لام کلمہ میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور ہے لہٰذا اسے یاء سے لا دَوَاعِیُ ہوگیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا گرادیا اب یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہوگیا یاء کو بھی گرادیا دَوَاعٍ ہوگیا۔

(۲) دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا (یعنی واو پر تنوین نہیں ہے) واو لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اور اس کا ماقبل مکسور ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدلا پھر یاء پر دونوں ثقیل تھا اسے گرادیا اور اس کے عوض آخر میں تنوین لے آئے اب یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہوگیا یاء کو گرادیا دَوَاعٍ ہوگیا۔

(۳) دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور ہے لہٰذا اسے یاء سے بدلا دَوَاعِیُ ہوگیا اب یاء اور اس کے ضمہ دونوں کو گرادیا اور اس کے بدلے آخر میں تنوین لے آئے دَوَاعٍ ہوگیا۔

(۴) دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا واؤ مَفَاعِلُ کے آخر میں واقع ہوئی اس سے پہلے کسرہ ہے لہٰذا اسے یاء سے بدلا اب حالت رفع اور حالت جر میں یاء کو اس کی حرکت سمیت بڑادیا اور اس کے عوض آخر میں تنوین لے آئے دَوَاعٍ ہوگیا۔

قانون نمبر ۹ (غیر منصرف کے آخر میں واقع یاء کو حذف کرنا)

ہر وہ یاء جو غیر منصرف کے آخر میں واقع ہو اس کو حالت رفع اور حالت جر میں حذف کر کے اس کے عوض کلمہ کے آخر میں تنوین لانا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسم غیر منصرف کے آخر میں یاء واقع ہو تو اسے دو صورتوں میں یعنی حالتِ رفع وجر میں حذف کر کے اس کے بدلے میں تنوین لاتے ہیں[1] اور ایسا کرنا واجب ہے۔

مثالیں

(۱) جیسے دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا واؤ کا ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدلا یہ یاء غیر منصرف کے آخر میں واقع ہوئی لہٰذا اسے حرکت سمیت گرادیا اور اس کے عوض تنوین لے آئے دَوَاعٍ ہوگیا۔

(۲) رَوَامٍ اصل میں رَوَامِیُ تھا یاء کو اس کی حرکت سمیت گرادیا اور آخر میں تنوین لے آئے رَوَامٍ ہوگیا۔

سوال: مَبَایِعُ مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے اور اسم غیر منصرف ہے یہاں یاء کو کیوں نہیں گراتے؟

جواب: یہ یاء وسط میں واقع ہوئی ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ اسم کے آخر میں ہو۔

سوال: رَاَیْتُ صَحَارِیَ اور رَاَیْتُ جَوَارِیَ میں یاء غیر منصرف کے آخر میں واقع ہوئی ہے یہاں اسے نہ گرانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہ قانون حالت رفع وجر سے متعلق ہے جبکہ پیش کی گئی مثال میں حالت نصب ہے لہٰذا یہاں قانون جاری نہیں ہوگا۔

تعلیل

لَمْ یَدْعُ لَمْ یُدْعَ کوالی آخرہ یَدْعُوْ اور یُدْعیٰ سے بنایا گیا جب ان صیغوں کے شروع میں لم جازمہ جحدیہ لے آئے تو ان کے آخر میں جزم دے دی پانچ پانچ صیغوں میں جزم کی علامت حرف علت کا گرجانا ہے سات سات صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا اور دو دو صیغوں میں کسی حرف کا نہ گرنا ہے کیونکہ یہ دو صیغے (جمع مونث غائب وحاضر) مبنی ہیں اور مبنی وہ ہوتا ہے جس کے عامل کے بدلنے سے اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے اب یہ لَمْ یَدْعُ اور لَمْ یُدْعَ آخر تک ہوگیا۔

---

[1] لیکن حالت نصب میں اسے حذف نہیں کرتے اس لئے کہ فتح خفیف حرکت ہے جو حالت نصب میں یاء پر آسکتی ہے[12] ہزاردی۔

قانون نمبر ۱۰ (مضارع کے آخر سے حرف علت کو گرانا)

ہر حرف علت جو ساکن ہو ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو اور فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو حرف جازم کے داخل ہونے اور امر حاضر معروف بناتے وقت اسے حذف کرنا واجب ہے اگر یہ مضارع حالت وقف میں ہو تو حرف علت کو گرانا جائز ہے اور جب اس کے ساتھ ضمیر فاعل یا نون تاکید لگایا جائے تو حرف علت واپس لوٹ آتا ہے اور یہ واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ساکن ہو اور وہ ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو تو جب اس مضارع پر کوئی حرف جازم داخل ہو یا امر حاضر معروف بنایا جائے تو اس حرف علت کو گرانا واجب ہے۔

مثالیں

لَمْ یَدْعُ لَمْ یَرْمِ لَمْ یَخْشَ اصل میں یَدْعُوْ یَرْمِیْ اور یَخْشٰی تھا یہاں مضارع کے آخر میں حرف علت واؤ، یاء، الف ساکن ہے اور یہ ہمزہ سے بدل کر نہیں آئے جب ان کے شروع میں حرف جازم لَمْ داخل کیا تو آخر سے حذف علت گر گیا لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ لَمْ یَخْشَ ہو گیا۔ اُدْعُ اِرْمِ اِخْشَ اصل میں تَدْعُوْ، تَرْمِیْ تَخْشٰی تھا جب اس سے امر حاضر معروف بنایا تو علامت مضرع کو گرا دیا اس کے بعد پہلا حرف ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء محال ہے لہٰذا شروع میں ہمزہ وصل لے آئے اور آخر سے حرف علت کو گرا دیا اُدْعُ اِرْمِ اِخْشَ ہو گیا۔ حالت وقف میں مضارع کے آخر سے حرف علت ساکن کو گرانا جائز ہے جیسے وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ اصل میں یَسْرِ تھا وقف کی وجہ سے حرف علت کو گرا دیا۔

نوٹ

بعض اوقات حالت غیر وقف میں بھی حرف علت کو گرا دیتے ہیں جیسے قرآن پاک میں آتا ہے مَاکُنَّا نَبْغِ یہ اصل میں نَبْغِی ہے حالت وقف بھی نہیں ہے لیکن یہاں حرف علت گرایا جاتا ہے۔ اگر فعل کے ساتھ ضمیر فاعل یا نون تاکید مل جائے تو یہ گرا ہوا حرف علت واپس آجاتا ہے جیسے لَمْ یَدْعُوَا لَمْ یَرْمِیَا ، لَمْ یَخْشَیَا اسی طرح اُدْعُوَنَّ ، اِرْمِیَنَّ ، اِخْشَیَنَّ۔

نوٹ

نون تاکید کے سلسلہ میں صرف امر کی مثال دی ہے کیونکہ نفی جحد بلم میں نون تاکید نہیں آتا۔

سوال: لَنْ یَّدْعُوَ ، لَنْ یَّرْمِیَ میں حرف علت فعل مضارع کے آخر میں ہے اسے کیوں نہیں گراتے؟

جواب: یہ حرف علت متحرک ہے جبکہ قانون یہ کہ وہ ساکن ہو۔

سوال: یَجْرُؤُ ، تَجْرُؤُ ، اَجْرُؤُ ، نَجْرُؤُ میں حرف علت ساکن ہے اسے نہ گرانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ حرف علت ہمزہ سے بدل کر نہ آیا ہو جبکہ یہ ہمزہ سے بدل کر آیا ہے اصل میں یَجْرُءُ وغیرہ تھا۔

سوال: یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ میں یہ قانون جاری ہو گیا یا نہیں؟

جواب: چونکہ یہاں حرف علت آخر میں نہیں ہے اس لئے قانون جاری نہیں ہوگا۔

اعتراض

آپ کا کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ لَمْ یَقُلْ اور لَمْ یَبِعْ میں حرف علت گرا ہوا ہے۔

جواب: یہاں حرف علت کا گرنا اس قانون کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ التقائے ساکنین کی وجہ ہے کیونکہ لَمْ جازمہ کی وجہ سے یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ کا آخر ساکن ہو گیا جبکہ عین کلمہ یعنی یَقُوْلُ کا واؤ اور یَبِیْعُ کی یاء سے پہلے سے ساکن ہیں اب التقائے ساکنین ہو گیا تو اس لئے حرف علت کو گرا دیا۔

تعلیل

لِتُدْعَوُنَّ اصل میں لِتُدْعَوْا تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ ملایا گیا تو واؤ اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو گیا چونکہ یہ التقائے ساکنین جائز نہیں ہے اور پہلا ساکن غیر مدہ جمع کی واؤ ہے لہذا اسے ضمہ کی حرکت دی لِتُدْعَوُنَّ ہو گیا۔

لِتُدْعَيِنَّ اصل میں لِتُدْعَيْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ ملایا گیا تو یاء اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو گیا جو جائز نہیں لہذا یاء کو کسرہ دیا کیونکہ ساکن کو جب حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی دی جاتی ہے اس طرح لِتُدْعَيِنَّ ہو گیا۔

قانون نمبر ۱۱ (التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ میں جمع کی واؤ کو ضمہ دینا)

جس جگہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ واقع ہو اور ان میں سے پہلا ساکن غیر مدہ جمع کی واؤ ہو تو اسے عام طور پر ضمہ دیتے ہیں۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جب التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو اور پہلا ساکن جمع کی واؤ غیر مدہ ہو تو اسے ضمہ دیتے ہیں (مکمل تعلیل گزر چکی ہے)۔

سوال: عام طور پر پر (غالبا) کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ قانون اکثریہ ہے کُلیہ نہیں ہے یعنی بعض اوقات یہ نافذ نہیں ہوتا اس لئے عام طور پر لِتُدْعَوُنَّ پڑھتے ہیں لیکن کبھی کبھی واؤ کو ضمہ دینے کی بجائے کسرہ دے کر لِتُدْعَوِنَّ پڑھتے ہیں۔

سوال: یہاں واؤ کو کسرہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب: لفظ ''لَوْ'' میں جب واؤ کو حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی حرکت اکثر طور پر دیتے ہیں جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا پڑھنا اکثر ہے اور لَوُا سْتَطَعْنَا پڑھنا اقل ہے اس کی اتباع میں بعض اوقات جمع کی واؤ کو بھی کسرہ دیتے ہیں۔

سوال: جمع کی واؤ اور "لَوْ" کی واؤ میں کیا مناسبت ہے؟
جواب: جمع کی واؤ اور "لَوْ" کی واؤ میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں واؤ غیر مدہ ہیں۔

نوٹ

بعض اوقات لفظ "لَوْ" کی واؤ کو بھی ضمہ دیتے ہیں۔

سوال: اِضْرِبُوا کے ساتھ جب نون ثقیلہ ملایا جائے تو واؤ کو گرا دیتے ہیں ضمہ کیوں نہیں دیتے؟
جواب: چونکہ قانون یہ ہے کہ واؤ غیر مدہ ہو یہ واؤ مدہ ہے (جب مدہ ہو تو اسے گرا دیتے ہیں)
سوال: لَوِاسْتَطَعْنَا میں لَوْ کی واؤ کی ضمہ اکثر طور پر نہیں دیتے بلکہ اقل طور پر دیتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟
جواب: قانون یہ ہے کہ وہ جمع کی واؤ ہو جبکہ یہ واؤ جمع کی نہیں ہے اگرچہ یہاں التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ واقع ہو رہا ہے (اس لئے کسرہ اکثر طور پر دیتے ہیں ضمہ اقل طور پر)۔

تعلیل

دُعْیٰ اصل میں دُعْوٰی تھا واؤ فُعْلیٰ اسمی میں لام کلمہ میں واقع ہوئی اس واؤ کو یاء سے بدل دیا دُعْیٰ ہو گیا۔

قانون نمبر ۱۲ (لام کلمہ واؤ کو یاء سے بدلنا)

جب فُعْلیٰ اسمی میں واؤ لام کلمہ کی جگہ واقع ہو تو اسے یاء بدلنا واجب ہے اور فَعْلیٰ اسمی میں اس کے برعکس عمل ہوتا ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے اگر فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واؤ آجائے تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہوگا جیسے دُعْیٰ عُلْیٰ اور دُنْیا اصل میں دُعْوٰی، عُلْوٰی تھا یہ واؤ فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اس لئے اسے یاء سے بدل دیا اور اگر فَعْلیٰ اسمی ہو اور اس کا لام کلمہ یاء ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہوگا جیسے تَقْوٰی اور بَقْوٰی اصل میں تَقْیٰ اور بَقْیٰ تھا یہاں یاء فَعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی ہے اسے واؤ سے بدل دیا۔

سوال: وُعدیٰ، قُولیٰ فُعلیٰ اسمی ہے اس کی واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

جواب: اس لئے کہ یہ واؤ فاء اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ وہ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔

سوال: غُزْوٰی فُعلیٰ کے وزن پر ہے اس میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: چونکہ یہ فُعلیٰ صفتی ہے جبکہ یہ قانون فُعلیٰ اسمی کے بارے میں ہے۔

سوال: صُدْیٰ فُعلیٰ کے وزن پر ہے اس میں یاء کو واؤ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

جواب: یہ فُعلیٰ صفتی ہے جبکہ یہ قانون فُعلیٰ اسمی کے بارے میں ہے۔

تعلیل

رمو اصل میں رَمُیَ تھا یاء فعل کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہوئی لہٰذا اس یاء کو واؤ سے بدل دیا۔

قانون نمبر ۱۳ (فعل کے آخر میں یاء ماقبل مضموم کو واؤ سے بدلنا)

ہر وہ یاء جو فعل کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جب فعل کے آخر میں یاء آئے اور اس سے پہلے والا حرف مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہو گیا جیسے رَمُیَ کی یاء کو واؤ سے بدل کر رَمُوَ پڑھتے ہیں۔

سوال: بُیِعَ میں یاء کا ماقبل مضموم ہے اس یاء کو واؤ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

جواب: چونکہ یہ یاء فعل کے درمیان ہے اور قانون یہ ہے کہ فعل کے آخر میں ہو اس لئے اسے واؤ سے نہیں بدلا جاتا۔

سوال: تَرَامٍ اصل میں تَرَامُیٌ تھا یہاں یاء کلمہ کے آخر میں ہے اور اس کا ماقبل مضموم ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: تَرَامُیٌ اسم ہے جبکہ قانون فعل سے متعلق ہے۔

سوال: تَرَامُیٌ سے تَرَامٍ کیسے بنایا گیا؟

جواب: یاء مُخَفّف اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئی اس کا ما قبل مضموم ہے لہٰذا ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا اب یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا تو یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہو گیا یاء کو گرا دیا تَرَامٍ ہو گیا۔

سوال: رُخِیَ اور خُشِیَ میں یاء فعل کے آخر میں واقع ہوئی ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ یاء کا ما قبل مضموم ہو یہاں مکسور ہے۔

تعلیل

رَخَایَا کو رَخِیَّۃٌ سے بناتے ہیں رَخِیَّۃٌ اصل میں رَخِیْوَۃٌ تھا جمع اقصیٰ بنانے کیلئے اس کے پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لے آئے الف کے بعد والے حرف یعنی یاء کو کسرہ دے دیا وحدت کی تاء اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا رَخَایِوُ ہو گیا یاء الف مَفَاعِلُ کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا اب رَخَائِوُ ہو گیا واؤ لام کلمہ کی جگہ ہے اور اس کا ما قبل مکسور ہے اس واؤ کو یاء سے بدل دیا رَخَائِیُ ہو گیا اب ہمزہ الف کے بعد اور یاء سے پہلے ہے اور مفرد میں یہ ہمزہ یاء سے پہلے نہیں تھا لہٰذا اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدل دیا رَخَایَیُ ہو گیا اب یاء متحرک اس کا ما قبل مفتوح ہے یاء کو الف سے بدل دیا رَخَایَا ہو گیا۔

قانون نمبر ۱۴ (ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا)

ہر وہ ہمزہ جو الفِ مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہو اور مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر مفرد میں واؤ الف کے بعد اور چوتھی جگہ واقع ہو تو ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

نوٹ

اَشْیَاءُ کی جمع اَشَاوِیٰ اور ھَدِیَّۃٌ کی جمع ھَدَاوِیٰ شاذ ہیں۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر الفِ مَفَاعِلُ کے بعد ہمزہ واقع ہو اور ہمزہ کے بعد یاء ہو تو اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ مفرد میں یہ ہمزہ یاء سے پہلے نہ ہو اس کی مثال رَزَایَا (رَزِیْئَۃٌ کی جمع) اور خَطَایَا (خَطِیْئَۃٌ کی جمع) ہے رَزَایَا کی تعلیل اور قانون کا اجراء چند سطر پہلے گزر چکا ہے خَطِیْئَۃٌ سے جمع اقصیٰ بناتے ہوئے پہلے حرف یعنی خاء کو اپنے حال پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا گے تیسری جگہ یعنی طاء کے بعد جمع اقصیٰ کی علامت الف لے آئے الف کے بعد والے حرف یعنی یاء کو کسرہ دے دیا تائے واحدت اور تنوینِ تمکن کو حذف کر دیا خَطَایِئُ ہو گیا یہ یاء الف مَفَاعِلُ کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا خَطَاءِءُ ہو گیا دو ہمزے اکٹھے ہو گئے جن میں سے پہلا مکسور ہے لہٰذا دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا خَطَاءِیُ ہو گیا اب ہمزہ الف مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہوا مفرد میں یاء سے پہلے نہیں تھا لہٰذا اسے یاء مفتوحہ سے بدلا خَطَایَیُ ہو گیا اب یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا خَطَایَا ہو گیا۔

اور اگر الفِ مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے ہمزہ ہو اور مفرد میں واؤ الف کے بعد اور چوتھی جگہ واقع ہو تو جمع اقصیٰ میں ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے جیسے اِدَاوَۃٌ اور ہِرَاوَۃٌ مفرد ہیں اور یہاں واؤ چوتھی جگہ الف کے بعد واقع ہوئی جمع اقصیٰ بناتے وقت پہلے حرف کو فتحہ دیا دوسرے کو اپنے حال پر چھوڑا تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لے آئے الف کے بعد والے حرف یعنی پہلے سے موجود الف کو ہمزہ سے بدل دیا تائے وحدت اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا اَدَاءِوُ اور ہَرَاءِوُ ہو گیا واؤ لام کلمہ کی جگہ واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور ہے لہٰذا اسے یاء سے بدل دیا اَدَاءِیُ اور ہَرَاءِیُ ہو گیا ہمزہ الفِ مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہوا مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے نہیں تھا البتہ مفرد میں واؤ چوتھی جگہ الف کے بعد واقع ہوئی لہٰذا جمع اقصیٰ میں ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے جب اسے واؤ مفتوحہ سے بدلا اَدَاوَیُ اور ہَرَاوَیُ ہو گیا یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا اَدَاوٰی اور ہَرَاوٰی ہو گیا۔

سوال: اَشَاوٰی اور ھَدَاوٰی کو صاحب کتاب نے شاذ قرار دیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: اَشَاوٰی اَشْیَاءُ کی جمع اور ھَدَاوٰی ھَدِیَّۃٌ کی جمع ہے اِشْیَاءُ سے جمع اقصٰی بناتے وقت پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف یعنی شین کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع اقصٰی لے آئے الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا اس حرف کے بعد الف ہے لہٰذا الف کو ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل دیا اَشَایِیُ ہوگی ہمزہ کو ماقبل کی جنس کر کے ادغام کر دیا اَشَایِیُّ ہوگیا یائے مدغم کو حذف کر دیا اَشَایِیُ ہوگیا یاء الفِ مَفَاعِلُ کے بعد واقع ہوئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا اَشَاءِیُ ہوگیا۔

ھَدِیَّۃٌ سے جمع اقصٰی بناتے وقت پہلے حرف کو اس کے حال پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع اقصٰی لے آئے الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا تائے وحدت اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا ھَدَایِیُ ہو گیا یاء الف مفاعل بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا ھَدَاءِ ءُ ہو گیا ایک کلمہ میں دو ہمزے اکٹھے ہو گئے ان میں سے پہلا مکسور ہے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا ھَدَاءِ یُ ہو گیا اب اَشَاءِیُ اور ھَدَاءِیُ میں ہمزہ الفِ مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہوا اور مفرد میں یاء سے پہلے نہیں تھا لہٰذا قانون کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس ہمزہ کو یاء سے مفتوحہ سے بدلتے۔ لیکن اس کو واؤ سے بدل دیا حالانکہ واؤ سے بدلنے کی شرط نہیں پائی جاتی لہٰذا یہاں اسے یاء سے بدلنے کی بجائے واؤ سے بدلنا شاذ ہے (اسے اَشَاوٰی اور ھَدَاوٰی پڑھتے ہیں)

سوال: شَرَائِفُ (شَرِیْفَۃٌ کی جمع) میں ہمزہ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے جبکہ یہ ہمزہ جمع اقصٰی میں الفِ مَفَاعِلُ کے بعد ہے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ ہمزہ الفِ مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے ہوں یہاں یاء سے پہلے نہیں ہے؟

سوال: حَائِیَۃٌ کی جمع حَوَاءِ سے جمع اقصٰی حَوَاءِیُ بنتا ہے یہاں ہمزہ الف مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے ہے اسے یاء سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: اس قانون کے اجراء کیلئے شرط یہ ہے کہ مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے نہ ہو جبکہ حَاءِیَۃٌ

مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے ہے۔

نوٹ

جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ کئی مرتبہ بیان ہو چکا ہے لہٰذا اخساءِ یۃ سے جمع اقصیٰ خود بنائیں۔

تعلیل

رُخَیٌّ اور رُخَیَّۃٌ کو رَخِیٌّ اور رَخِیَّۃٌ سے بناتے ہیں ان کا اصل رَخِیُوٌ اور رَخِیُوَۃٌ ہے تصغیر بنانے کیلئے پہلے حرف کو ضمہ دیا دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لے آئے علامت تصغیر کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا رُخَیْیِوٌ اور رُخَیْیِوَۃٌ ہو گیا ایک کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہوئے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے لہٰذا پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کر دیا رُخَیِّوٌ اور رُخَیِّوَۃٌ ہو گیا اور لام کلمہ کی جگہ واقع ہوئی اور اس کا ماقبل مکسور ہے اس واؤ کو یاء سے بدل دیا رُخَیِّیٌ اور رُخَیِّیَۃٌ ہو گیا ایک کلمہ میں تین یاء اکٹھی ہو گئیں پہلی یاء مدغم ہے اور دوسری مدغم فیہ ہے اور تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے لہٰذا تیسری یاء کو اس طرح حذف کر دیا کہ وہ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ہو گئی یعنی یوں سمجھئے کہ وہ موجود ہی نہیں تھی رُخَیٌّ اور رُخَیَّۃٌ ہو گیا۔

قانون نمبر ۱۵ (تیسری یاء کو حذف کرنا)

اگر ایک کلمہ میں تین یاء اکٹھی ہو جائیں ان میں سے پہلی مدغم ہو دوسری مدغم فیہ ہو اور تیسری لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو تیسری یاء کو اس طریقے پر حذف کیا جاتا ہے کہ اسے ذہن سے بالکل نکال دیا جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تین یاء کا جمع ہونا فعل میں اور قائم مقام فعل میں نہ ہو۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسے کلمہ میں جو فعل بھی نہیں ہے اور فعل کا قائم مقام مثلاً اسم فاعل وغیرہ بھی نہیں اس میں تین یاء جمع ہو جائیں ان میں سے پہلی یاء دوسری یاء میں مدغم ہو اور تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو تیسری یاء کو حذف کر دیا جاتا ہے اس حذف کو نَسْیًا مَّنْسِیًّا کہتے ہیں گویا اس یاء کا تصور ذہن سے بالکل ختم کر دیا جاتا ہے جیسے رُخَیٌّ اور رُخَیَّۃٌ (اس کی

تعلیل بیان ہو چکی ہے)

سوال: طُبَیٌّ میں قانون کیوں نہیں جاری کرتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ پہلی یاء دوسری میں مدغم ہو یہاں دوسری یاء تیسری میں مدغم ہے۔

سوال: مُقَیِّلٌ اور مُقَیِّلَۃٌ میں قانون کیوں نہیں جاری کرتے؟

جواب: یہاں تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں ہے۔

سوال: یُحْیِیْ مُحْیٍ میں یاء کو کیوں نہیں گراتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ اجتماع فعل اور جاری مجری فعل میں نہ ہو یہاں فعل اور جاری مجری فعل میں ہے لہٰذا قانون جاری نہیں ہوگا۔

قانون نمبر ۱۶ (چار یاء کا اجتماع)

اگر دو یاء مشدد (کل چار یاء) اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوں تو دوسری مشدد یاء کو نَسْیًا مَنْسِیًّا کے طور حذف کرتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ یاء مصدریت نسبت اور مبالغہ کیلئے نہ ہو۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسم متمکن کے آخر میں دو یاء مشدد ہوں یعنی کل چار یاء ہوں پہلی یاء دوسری میں اور تیسری یاء چوتھی میں مدغم ہو اور ثانی مشدد یاء نسبت، مصدریت، مبالغہ کیلئے نہ ہو تو اس دوسری مشدد یاء کو حذف کر دیتے ہیں مِطْوَاءٌ کی تصغیر مُطَیٌّ ہے مِطْوَاءٌ اصل میں مِطْوَایٌ تھا اسم تصغیر بناتے وقت پہلے حرف کو ضمہ دیا دوسری کو فتحہ دیا تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لے آئے علامت تصغیر کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا اس کے بعد الف ہے اسے یاء سے بدل دیا کیونکہ اس کا ماقبل مکسور ہے مُطَیْوِیٌ ہو گیا ایک کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف یعنی یاء اکٹھے ہو گئے ادغام کر دیا مُطَیْوِیٌّ ہو گیا اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے کسی حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے اس کو یاء کر کے یاء میں ادغام کر دیا مُطَیِّیٌّ ہو گیا اب یہاں دو مشدد یاء اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئیں دوسری یاء نسبت،

مصدریت، مبالغہ کیلئے نہیں ہے لہٰذا دوسری یاء کو حذف کر دیا مُعطٰی ٌ ہو گیا۔

سوال: غَزِیٌّ اور غَزِیَّۃٌ اسم متمکن ہیں آخر میں دو یاء مشدد واقع ہوئی ہیں یہاں دوسری یاء کو کیوں نہیں گرایا گیا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ وہ یاء نسبت مصدریت اور مبالغہ کیلئے نہ ہو جبکہ یہ یاء نسبت کی ہے۔[1]

قانون نمبر ۱۷ (اسم مفعول کے لام کلمہ کی واؤ کو یاء سے بدلنا)

ہر وہ واؤ جو اسم مفعول کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور اس باب کی ماضی مکسور العین ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے البتہ رَاضِیَۃٌ اور مَرْضُوۃٌ شاذ ہیں

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جس باب کی ماضی مکسور العین ہو اور اس کے اسم مفعول میں لام کلمہ کی جگہ واؤ واقع ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہوگا جیسے رَضِوَ (ماضی مکسور العین) سے اسم مفعول مَرْضُوْوٌ ہے واؤ کو یاء سے بدلا مَرْضُوْیٌ ہوگیا اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوگئے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا مَرْضُیٌّ ہوگیا یاء کی مناسبت سے ضاد کو کسرہ دیا مَرْضِیٌّ ہوگیا۔

سوال: مَخُوْفٌ اور مَوْجُوْلٌ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: ان صیغوں میں واؤ فاء اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

سوال: مَدْعُوٌّ اسم مفعول ہے اس میں واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے اسے یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ اس باب کی ماضی مکسور العین ہو یہ مکسور العین نہیں ہے۔

---

[1] غَزْوٌ اور غَزْوَۃٌ سے تصغیر بناتے وقت پہلے حرف کو ضمہ دوسرے کو فتح دیا تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائے غُزَیْوٌ اور غُزَیْوَۃٌ ہوا بعد میں یائے نسبت مشدد لگائی غُزَیْوِیٌّ اور غُزَیْوِیَّۃٌ ہوا یاء اور واؤ ایک کلمہ میں جمع ہوئیں واؤ کو یاء کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کیا غُزَیٌّ اور غُزَیَّۃٌ ہوئے اب چونکہ یہاں دوسری یائے مشدد نسبت کی ہے لہٰذا اسے حذف نہیں کریں گے ۱۲ ہزاروی۔

سوال: رَاضِيَۃٌ اور مَرْضُوَّۃٌ کے شاذ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: رَاضِيَۃٌ اصل میں رَاضِوَۃٌ تھا یہاں واؤ کو یاء سے بدلا گیا حالانکہ یہ اسم فاعل ہے اور قانون اسم مفعول کے بارے میں ہے مَرْضُوَّۃٌ اسم مفعول ہے واؤ کو یاء سے بدلنا چاہئے تھا نہیں بدلا گیا لہٰذا رَاضِیَۃٌ میں واؤ کو یاء سے بدلنا اور مَرْضُوَّۃٌ میں نہ بدلنا شاذ ہے اور خلاف قانون ہے۔[1]

قانون نمبر ۱۸ (تاء تانیث وغیرہ سے پہلے واقع واؤ یا یاء کے ماقبل حرف کی حرکت بدلنا)

جو واؤ یا یاء تائے تانیث یا فَـعُلَان کے زائد حرف سے پہلے واقع ہو اور اس سے پہلے واؤ مضموم ہو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر وہ واؤ کی بجائے کوئی دوسرا حرف ہو تو یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے اور واؤ اپنی حالت پر باقی رہتی ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ تاء تانیث یا فَعُلَان کے زائد حرف سے پہلے واؤ یا یاء واقع ہو تو اس واؤ سے پہلے حرف کو دیکھیں گے اگر وہ واؤ مضموم ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہوگا۔ جیسے قَوِيَۃٌ قَوِيَان ، طَوِيَۃٌ اور طَوِيَان اصل میں قَوُوَۃٌ قَوُوَان ، طَوُيَۃٌ اور طَوُيَان واؤ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو قَوِيَۃٌ ، قَوِيَان، طَوِيَۃٌ اور طَوِيَان ہو یہ مذہب بہت سے نحویوں نیز اخفش اور مرد کا ہے سیبویہ کے نزدیک قَوُوَان ہی پڑھتے ہیں نہ بدلتے ہیں اور نہ ادغام کرتے ہیں جبکہ ابوالفتح نے اسے واؤ کے واؤ میں ادغام کے ساتھ قوّان پڑھا ہے۔ اور اگر اس واؤ یا یاء سے پہلے واؤ کے علاوہ کوئی دوسرا حرف واقع ہو تو یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جبکہ واؤ اپنی حالت پر رہتی ہے جیسے رَمُـوَۃٌ اور رَمُوَان اصل میں رَمُيَۃٌ اور رَمُيَان تھا یہ یاء تائے تانیث اور فَعُلَان کے زائد حروف سے پہلے واقع ہوئی اور اس سے پہلے واؤ مضموم نہیں لہٰذا یاء کو واؤ سے بدل کر رَمُوَۃٌ اور رَمُوَان پڑھتے ہیں واؤ والی مثال رَخُوَۃٌ اور رَخُوَان ہے یہ واؤ اپنی حالت پر باقی رہتی ہے۔

---

[1] رَضِیَۃٌ میں یہ [illegible] جاری نہیں ہوا بلکہ دوسرا قانون جاری ہوا یعنی واؤ جو کلمہ کے مقابل ہو اور ماقبل مکسور ہو تو [illegible] سے بدلتے ہیں جیسے رَضِیَۃٌ [illegible] رَضِیَۃٌ شاذ نہیں ہے [illegible] ازروی۔

مہموز کے قوانین

قانون نمبر ا (ہمزہ ساکن کو حرف علت سے جوازاً بدلنا)

ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ اس سے پہلے ہمزہ متحرک دوسرے کلمہ میں ہو یا کوئی دوسرا حرف متحرک مطلقاً ہو تو اس ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے بشرطیکہ اسے حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ہمزہ ساکن مظہر (غیر مشدد) کسی کلمہ میں واقع ہو تو اسے پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ

(۱) اس ہمزہ ساکن سے پہلے اگر ہمزہ ہو تو وہ متحرک بھی ہونا چاہئے اور دوسرے کلمہ میں ہونا ضروری ہے۔

(۲) اگر ہمزہ کی بجائے کوئی دوسرا حرف ہو تو وہ بھی متحرک ہونا چاہئے لیکن دوسرے کلمہ میں ہونا شرط نہیں چاہے اسی کلمہ میں ہو یا دوسرے کلمہ میں (مطلقاً کا یہی مطلب ہے)۔

(۳) اس ہمزہ ساکن کو حرف علت سے اسی صورت میں بدلے گے جب اسے حرکت دینے کا کوئی سبب نہ پایا جائے۔

مثالیں

(۱) جب ہمزہ ساکن سے پہلے دوسرے کلمہ میں ہمزہ متحرک ہو یَقْرَءُ زِدْ لَنْ یَقْرَءَ زِدْ ، بِقَارِءٍ زِدْ اصل میں یَقْرَءُ اِئْزِرْ، لَنْ یَقْرَءَ اِئْزِرْ بِقَارِءٍ اِئْزِرْ تھا۔ ان تینوں صورتوں میں ہمزہ وصل وسط کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا تو یَقْرَءُ ءْ زِدْ لَنْ یَقْرَءَ ءْزِرْ اور بِقَارِءِ ءْزِرْ ہو گیا اب پہلے کلمہ کے آخر میں ہمزہ متحرک اور دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ ساکن ہے لہٰذا ساکن ہمزہ کو واؤ الف اور یاء سے بدلا تو لَنْ یَقْرَءَ اِزْوْ یَقْرَءُ وْ زِدْ بِقَارِءِیْ زِدْ ہو گیا۔

(۲) ہمزہ ساکن سے پہلے ہمزہ کے علاوہ کوئی متحرک حرف اسی کلمہ میں ہو یَأْکُلُ، یُؤْخَذُ، مِئْخَذٌ یہاں ایک ہی کلمہ میں ہمزہ ساکن اور اس سے پہلے متحرک حرف ہے لہٰذا ہمزہ کو حرف علت سے بدل کر یَاکُلُ یُوخَذُ، مِیْخَذٌ پڑھنا جائز ہے۔

(۳) ہمزہ ساکن سے پہلے متحرک حرف (غیر ہمزہ) دوسرے کلمہ میں واقع ہو جیسے اِلَی الْھُدَی ائْتِنَا، وَالَّذِی اؤْتُمِنَ، یَقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ دوسرے کلمہ کا ہمزہ وصل وسط کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا اب پہلی دو صورتوں میں الف اور ہمزہ میں نیز یاء اور ہمزہ میں اجتماع ساکنین ہوا اس لئے الف اور یاء کو گرا دیا اب ہمزہ ساکن سے پہلے دال مفتوح ذال مکسور اور لام مضموم ہے ہمزہ کو حرف علت سے بدل کر اِلَی الْھُدَاتِنَا، وَالَّذِیْ تُمِنَ اور یَقُوْلُوْ ذَنْ لِّیْ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی صورتیں

سوال: سَئَلَ میں ہمزہ سے پہلا حرف متحرک ہے ہمزہ کو حرف علت سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: یہ ہمزہ ساکن مظہر نہیں بلکہ ہمزہ متحرک ہے۔

سوال: سَئَّلَ یُسَئِّلُ میں ہمزہ ساکن اور اس سے پہلے حرف متحرک ہے قانون جاری کیوں نہیں کرتے؟

جواب: یہ ہمزہ ساکن مظہر نہیں بلکہ مدغم ہے۔

سوال: اءْمَنَ وغیرہ میں ہمزہ ساکن مظہر ہے یہاں پر قانون جاری کیوں نہیں کرتے؟

جواب: شرط یہ ہے کہ ہمزہ متحرک دوسرے کلمہ میں ہو یا اسی کلمہ میں ہے۔

نوٹ

یہاں دوسرے ہمزہ کو قانون نمبر ۲ کے تحت وجوبا حرف علت سے بدلتے ہیں

سوال: قانون میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر ہمزہ کیلئے کوئی باعث تحریک نہ ہو تو قانون جاری ہو گا کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں باعث تحریک پایا جاتا ہو اور قانون جاری نہ کریں؟

جواب: یَاْمِمُ یُؤْمَمُ، مِئْمَمٌ ان مثالوں میں دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہو گئے میم کا میم میں ادغام کرنے کیلئے پہلے میم کی حرکت ہمزہ کو دیتے ہیں اس طرح یہ یَئِمُّ، یُؤَمُّ

مِئْمٌ' بن جاتا ہے۔ چونکہ یہاں ہمزہ کو حرکت دینے کا سبب موجود ہے اور وہ پہلے میم کو ساکن کرنا ہے لہٰذا یہاں ہمزہ کو حرف علت سے نہیں بدلتے اور اَءْوُسٌ' میں واؤ پر ضمہ ثقیل ہے نقل کر کے ماقبل کو دیا اَئُوْسٌ' ہو گیا باعث تحریک موجود ہونے کی وجہ سے اعلال نہیں کیا۔

قانون نمبر ۲ (ہمزہ ساکن کو وجوبا حرف علت سے بدلنا)

ہر وہ ہمزہ ساکن جو مظہر ہو اور اس سے پہلے اسی کلمہ میں دوسرا ہمزہ متحرک ہو تو اس ساکن ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ ہمزہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک کلمہ میں دو ہمزے جمع ہو جائیں ان میں سے پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ساکن ہمزہ کو اس حرف علت سے بدلنا واجب ہوگا جو متحرک ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو جیسے اَءْمَنَ، اُءْمِنَ، اِءْمَانًا ان مثالوں میں دوسرا ہمزہ ساکن ہے اور پہلا ہمزہ متحرک ہے اور اسی کلمہ میں ہے لہٰذا دوسرے ہمزہ کو پہلی مثال میں الف سے دوسری مثال میں واؤ سے اور تیسری مثال میں یاء سے بدل کر اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔

سوال: جَاءِءٌ' ایک کلمہ میں دو ہمزے اکٹھے ہو گئے ہیں قانون کیوں جاری نہیں ہوتا؟

جواب: اس لئے کہ دونوں ہمزے متحرک ہیں جبکہ شرط یہ ہے کہ دوسرا ہمزہ ساکن ہو۔

سوال: اَئِمَّۃ میں دوسرا ہمزہ ساکن ہے اس کے باوجود قانون جاری نہیں ہوا؟

جواب: شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن مظہر ہو جبکہ مدغم ہے۔

سوال: يَأْخُذُ، مِئْخَذٌ' میں ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا جائز ہے یا واجب؟

جواب: یہاں ہمزہ ساکن کو حرف علت سے بدلنا محض جائز ہے کیونکہ اس سے پہلے ہمزہ نہیں بلکہ یاء اور میم ہے۔

سوال: یَقْرَءُ ءَزِدْ، لَنْ یَّقْرَءَ ءَزِدْ، بِقَارِءِ ءَزِدْ میں دو ہمزے جمع ہیں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہے یہاں یہ قانون کیوں جاری نہیں ہوتا؟

جواب: یہاں پہلا ہمزہ اسی کلمہ میں نہیں ہے بلکہ دوسرے کلمہ میں ہے۔

سوال: اس قانون کے اجراء کیلئے شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن کو حرکت دینے کا کوئی سبب نہ پایا جائے کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں یہ سبب پایا جاتا ہو اور قانون جاری نہ ہوا ہو؟

جواب: اس کی مثال اَءْمُمُ اور اَءْوُسٌ ہے پہلی مثال میں میم کا میم میں ادغام کرنے کیلئے پہلی میم کی حرکت ہمزہ کو دینا پڑی ہے اور دوسری مثال میں واؤ پر ضمہ ثقیل تھا لہذا وہ ضمہ ہمزہ کو دینا پڑا گویا پہلی مثال میں باعث تحریک ادغام ہے اور دوسری مثال میں واؤ پر ضمہ کا ثقیل ہونا ہے اب اسے اَءِمُّ اور اَءْوُسٌ پڑھتے ہیں۔

قانون نمبر ۳ (ہمزہ مفتوحہ کو حرف علت سے بدلنا)

ہر ہمزہ مفتوحہ کہ اس سے پہلے ہمزہ مضموم یا مکسور دوسرے کلمہ میں ہو یا کوئی دوسرا حرف مضموم یا مکسور مطلقاً اسی کلمہ میں یا دوسرے کلمہ میں ہو تو مفتوح ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں ہمزہ مفتوح ہو اور اس سے پہلا حرف مضموم یا مکسور ہو تو اس مفتوح ہمزہ کو پہلے حرف کی حرکت کی موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر ہمزہ سے پہلے والا حرف بھی ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہونا چاہیے۔ البتہ کوئی دوسرا حرف ہو تو اس کیلئے یہ شرط نہیں ہے "مطلقاً" کا یہی مطلب ہے یعنی وہ پہلا حرف اسی کلمہ میں ہو یا دوسرے کلمہ میں قانون جاری ہوگا۔

مثالیں

(۱) ہمزہ مفتوحہ سے پہلے ہمزہ مضموم یا مکسور ہو اور دوسرے کلمہ میں ہو جیسے یَقْرَءُ اَبُوْكَ، بِقَارِءِ اَبِيْكَ اسے یَقْرَءُ وَبُوْكَ، بِقَارِءِ يَبِيْكَ پڑھنا جائز ہے۔

[illegible]

(۲) ہمزہ مفتوح سے پہلے اسی کلمہ میں کوئی حرف (غیر ہمزہ) مکسور یا مضموم واقع ہو جیسے سُؤَالٌ، مِئَرٌ اسے سُوَالٌ اور مِیَرٌ پڑھا جا سکتا ہے۔

(۳) ہمزہ مفتوحہ سے پہلے کوئی حرف مضموم یا مکسور (غیر ہمزہ) دوسرے کلمہ میں واقع ہو جیسے یَضْرِبُ اَبُوْكَ، بِضَارِبِ اَبِیْكَ کو یَضْرِبُ وَبُوْكَ بِضَارِبِ یَبِیْكَ پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: سُئِلَ، مُسْتَهْزِئِیْنَ، رُءُوْسٌ، مُسْتَهْزِءُوْنَ یُؤْخَذُ اور مُؤْخَذٌ میں ہمزہ کو حرف علت سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ ہمزہ مفتوح ہو جبکہ یہاں ہمزہ مکسور مضموم اور ساکن ہے۔

سوال: سَأَلَ، یَسْأَلُ میں ہمزہ مفتوح ہے اس کے باوجود نہ بدلنے کی کیا وجہ؟

جواب: قانون یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو یہاں مفتوح اور ساکن ہے۔

سوال: جَاءٍ اور اُءَیْدِمُ میں ہمزہ مفتوح اور ماقبل مضموم اور مکسور ہے یہاں ہمزہ کو کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: یہاں ہمزہ مفتوحہ سے پہلے ہمزہ ہے اور اسی کلمہ میں ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ اگر ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو۔

قانون نمبر ۴ (دو ہمزوں میں سے ایک کو واؤ اور یاء سے بدلنا)

اگر ایک کلمہ میں دو ہمزے جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے البتہ اَئِمَّۃٌ میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا محض جائز ہے اور اگر ان میں سے کوئی ہمزہ مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے ان دونوں صورتوں میں شرط یہ ہے کہ پہلا ہمزہ متکلم کا نہ ہو۔

وضاحت

اگر کسی کلمہ میں دو ہمزے جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ہمزہ متکلم کا ہمزہ نہ ہو تو وہاں دو صورتیں ہوں گی اگر ان میں سے ایک ہمزہ مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہوگا جیسے جَاءِءٌ ہے یہاں ایک کلمہ میں دو ہمزے اکٹھے ہوئے ایک ہمزہ مکسور ہے لہذا دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا جَاءِیٌ ہو گیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء ساکن اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا یاء کو گرا دیا جَاءٍ ہو گیا اور اگر ان میں سے کوئی ہمزہ مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلتے ہیں جیسے اَءَادِمُ اُءَیْدِمُ۔ دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوئے ان میں سے کوئی بھی ہمزہ مکسور نہیں لہذا دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر اَوَادِمُ اُوَیْدِمُ پڑھنا واجب ہے۔

جب اس سے پہلے کوئی حرف [illegible]

ائمہ کا مسئلہ

اَئِمَّۃٌ میں اگرچہ دو ہمزے اکٹھے ہیں اور دوسرا ہمزہ مکسور ہے لیکن یہاں دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلنا واجب نہیں بلکہ یہاں تین صورتیں ہیں۔

(۱) اصلی حالت میں یعنی اَئِمَّۃٌ پڑھنا

(۲) دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل کر اَیِمَّۃٌ پڑھنا

(۳) بَیْن بَیْن پڑھنا

بَیْن بَیْن کی تعریف و تقسیم [1]

ہمزہ اور اس کے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت کے درمیان پڑھنے کو بین بین کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بَیْن بَیْن قریب

ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حرفِ علت کے درمیان پڑھنے کو بین بین قریب کہتے ہیں جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو ہمزہ اور یاء کے درمیان پڑھنا یعنی نہ تو خالص ہمزہ پڑھا جائے اور نہ یاء۔

(۲) بَیْن بَیْن بعید

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کو ہمزہ اور اس سے پہلے والے حرف کے موافق حرفِ علت کے درمیان پڑھنا جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو واؤ اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا۔

نوٹ

بَیْن بَیْن قریب کو بَیْن بَیْن مشہور اور بَیْن بَیْن بعید کو بَیْن بَیْن غیر مشہور بھی کہتے ہیں۔

سوال: اَءُمُّ اور اَئِنُّ میں دوسرے ہمزہ کو واؤ اور یاء سے بدلنا واجب ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: چونکہ پہلا ہمزہ متکلم کا ہے اس لئے یہاں دوسرے ہمزہ کو واؤ سے اور دوسری مثال میں یاء سے بدلنا واجب نہیں بلکہ جائز ہے۔

---

[1] بین بین کو تسہیل بھی کہتے ہیں یعنی تسہیل قریب اور تسہیل بعید ۱۲ ہزاروی۔

سوال: قانون یہ ہے کہ ان دونوں ہمزوں میں سے پہلا ہمزہ متکلم کا نہ ہو لیکن أُءْ كرِمُ اور أُءَاخِذُ میں ہمزہ کو گرایا گیا ایسا کیوں کیا گیا؟

جواب: اُكْرِمُ اصل میں أُءْ كْرِمُ تھا دو ہمزے متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے ان میں سے پہلا ہمزہ متکلم کا ہمزہ ہے قیاس یہ چاہتا ہے کہ دوسرے ہمزہ کو اپنی حالت پر چھوڑا جائے یا اسے حرف علت سے بدل دیا جائے لیکن یہاں ہمزہ کو گرایا گیا یہ گرانا شاذ ہے اور اُوْ خِذُ جو اصل میں اُءَ اخِذُ تھا دو متحرک ہمزے جمع ہوئے ان میں سے پہلا ہمزہ متکلم کا ہمزہ ہے قیاس یہ تھا کہ دوسرے ہمزہ کو حرف علت سے بدلا جاتا یا اسی حالت میں پڑھا جاتا لیکن یہاں ہمزہ کو گرا دیا گیا۔ یہ گرانا شاذ ہے[1]

سوال: أَءِمَّۃ، أُءِمَّ اور اِءْ مَانٌ میں یہ قاعدہ جاری ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: ان مثالوں میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے متحرک ہوں یہاں دوسرا ہمزہ ساکن ہے اس لئے یہاں قانون نمبر ۲ استعمال ہو گیا۔

سوال: اَقْرَاءُ ار اَوَائِلُ میں دو ہمزے متحرک ہیں یہ قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: اس قانون کے اجراء کیلئے ایک شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے اکٹھے ہوں یہاں الگ الگ ہیں۔

سوال: يَقْرَءُ اَبُوْ كَ، بِقَارِءٍ اَبِيْكَ میں دو ہمزے متحرک اور اکٹھے ہیں یہاں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے۔

جواب: قانون میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں جبکہ یہاں دو کلموں میں ہیں۔

قانون نمبر ۵ (ہمزہ متحرک ماقبل ساکن کو حذف کرنا

اگر کسی کلمہ میں ایک ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل حرف ساکن مظہر قابل حرکت ہو تو اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز اور ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے البتہ ہمزہ کا ماقبل یائے تصغیر نون اِنْـفَـعَلَ واؤ اور یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں ہوں تو یہ عمل جائز نہیں ہوگا اور اگر رَأَى يَرَى کا مضارع نفی جحد، نفی مطلق، نہی یا اَرَى يُرِى کی کوئی گردان ہو تو تمام صورتوں میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا اور ہمزہ کو حذف کرنا دونوں باتیں واجب ہیں مَرْأَةٌ كَمْأَةٌ شاذ ہیں۔

---

[1] [illegible] میں دو ہمزہ متحرک [illegible] ایک متکلم [illegible] قانون [illegible]
جواب: [illegible] شاذ ہے [illegible] قانون [illegible]

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں ایک ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل حرف ساکن غیر مدغم ہو اور قابل حرکت بھی ہو لیکن نہ تو وہ یاء تصغیر ہو اور نہ ہی بابِ اِنفِعَالٌ کا نون اسی طرح واؤ اور یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں نہ ہوں تو ہمزہ کی حرکت پہلے حرف کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں۔

نوٹ

ہمزہ کی حرکت پہلے حرف کو دینا واجب نہیں بلکہ محض جائز ہے لیکن نقل حرکت کے بعد ہمزہ کو گرانا واجب ہوگا۔

مثالیں

(۱) ہمزہ اور حرف ساکن ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے یَسْئَلُ ، یُسْئِلُ اور مَسْئُوْلٌ میں ہمزہ کی حرکت سین کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں یَسَلُ ، یُسِلُ مَسُوْلٌ پڑھا جاتا ہے۔

(۲) ہمزہ متحرا اور حرف ساکن دو کلموں میں ہوں جیسے قَدْ اَفْلَحَ ہمزہ متحرک الگ کلمہ میں ہے اس سے پہلے دال ساکن الگ کلمہ میں ہے ہمزہ کی حرکت دال کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں جوازًا اور قَدَفْلَحَ پڑھتے ہیں۔

سوال: سَئَلَ میں یہ قانون کیوں جاری نہیں ہوتا؟

جواب: یہاں ہمزہ سے پہلے والا حرف ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے۔

سوال: سَئَّلَ میں ہمزہ متحرک سے پہلے ہمزہ ساکن ہے یہاں قانون جاری کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: یہاں ہمزہ سے پہلے والا ہمزہ مظہر نہیں بلکہ مدغم ہے۔

سوال: تَسَائَلُوْا میں ہمزہ سے پہلے حرف ساکن مظہر ہے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو کیوں نہیں دی گئی؟

جواب: چونکہ ہمزہ سے پہلے الف ہے اور وہ قابلِ حرکت نہیں۔

سوال: سُوَیْئِلٌ میں ہمزہ متحرک سے پہلے یاء ساکن مظہر بھی ہے اور قابل حرکت بھی یہاں یہ قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: یہ ساکن حرف یاء تصغیر ہے اس لئے یہاں قانون جاری نہیں ہوتا۔

سوال: اِنئطَرَ میں یہ قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہاں ہمزہ کا ماقبل حرف ساکن باب انفعال کا نون ہے۔

نوٹ

بعض صرفیوں کے نزدیک یہاں قانون جاری ہوتا ہے وہ ہمزہ کی حرکت نون کو دیکر اور ہمزہ کو گرا کر اِنَطَرَ بھی پڑھتے ہیں اور ہمزہ وصل کو گرا کر نَطَرَ بھی پڑھتے ہیں۔

واؤ اور یاء کا مسئلہ

اگر ہمزہ سے پہلے واؤ اور یاء ساکن واقع ہو تو چار صورتیں ہوں گی

(۱) واؤ اور یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں واقع ہوں تو اس صورت میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا بلکہ ایک دوسرے قانون کے مطابق ہمزہ کو ماقبل حرف علت کی جنس کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے مَقرُوءَۃٌ اور خَطِیئَۃٌ میں ہمزہ کو واؤ اور یاء سے بدل کر مَقرُوَّۃٌ اور خَطِیَّۃٌ پڑھتے ہیں (قانونچہ کھیوالی کا قانون نمبر ۶۲ ملاحظہ کیجئے)۔

(۲) اگر واؤ اور یاء الحاق کیلئے زائد ہوں تو اس صورت میں یہ قانون جاری ہوگا جیسے جَیْئَلٌ اور حَوْئَبٌ میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں اور جَیَلٌ اور حَوَبٌ پڑھتے ہیں۔

(۳) واؤ اور یاء اصلی ہوں تو بھی قانون جاری ہوگا جیسے سُوْءٌ اور مِیئَتٌ میں ہمزہ کی حرکت واؤ اور یاء کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں سُوٌ اور بَیَتٌ پڑھتے ہیں۔

(۴) اگر واؤ اور یاء مدہ زائدہ بھی ہوں لیکن کلمہ ایک نہ ہو تو بھی قانون جاری ہوگا جیسے بَاعُوْا اَموَالَهُمْ یہاں واؤ پہلے کلمہ میں اور ہمزہ متحرک دوسرے کلمہ میں ہے ہمزہ کی حرکت واؤ کو دیکر ہمزہ کو گراتے ہیں اور بَاعُوَ مْوَالَهُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ

(۱) اگر فعل مضارع نفی جحد، نفی مطلق، نہی، امر باللام، رَایٰ، یَرٰی کے باب سے ہوں تو یہاں یہ قانون وجوباً جاری ہوگا یعنی ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا اور ہمزہ کو گرانا دونوں عمل واجب ہوں گے۔

(۲) اَرٰی یُرِیُ کے باب میں یہ قانون تمام گردانوں میں واجب ہے یعنی مضارع وغیرہ کی قید نہیں ہے۔

شاذ کی صورت

مَرْءَۃٌ اور کَمْئَۃٌ کو مَرَاۃٌ اور کَمَاۃٌ پڑھتے ہیں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو گرادیں لیکن یہاں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو الف سے بدل دیتے ہیں یہ عمل شاذ ہے۔

قانون نمبر ۶ (دو ہمزوں میں سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا)

جہاں کہیں ایک کلمہ میں دو ہمزے اس طرح جمع ہو جائیں کہ وہ موضوع علی التضعیف نہ ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہوگا۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں دو ہمزے موضوع علی التضعیف کے طور پر نہ ہوں ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے قِرْءَاْ کے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل کر قِرْءِیٌ پڑھنا۔

نوٹ

موضوع علی التضعیف کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمزے اپنی وضع کے اعتبار سے مشدد ہوں جیسے سَئَّلَ میں دو ہمزے اکٹھے ہیں اور پہلا ہمزہ ساکن بھی ہے (لیکن ان کی وضع مشدد کے طور پر ہے کیوں کہ باب تَفْعِیْل کا عین کلمہ مشدد ہوتا ہے)

سوال: لُؤْلُؤٌ میں دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا ساکن اور دوسرا ہمزہ متحرک ہے یہاں دوسرے ہمزہ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون میں شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے اکٹھے ہوں یہ الگ الگ ہیں۔

سوال: لَمْ یَقْرَأْ اِءْ زِدْ قَارِءٍ اِءْ زِدْ میں دو ہمزے جمع ہیں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے یہاں قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ دو ہمزے ایک کلمہ میں ہوں یہاں دو کلموں میں ہیں۔

سوال: اءْ مَنَ اُئْوُ مِنَ اِئْمَانًا میں دو ہمزے ایک ہی کلمہ میں اکٹھے ہیں قانون کیوں جاری نہیں کرتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ پہلا ہمزہ ساکن ہو جبکہ یہ متحرک ہے۔

نوٹ

اِءْمَانًا وغیرہ میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے اور اسے اِیْمَانًا پڑھتے ہیں تو یہاں ہمزہ کو قانون نمبر ۲ کے مطابق یاء سے بدلا گیا گویا یہ قانون یہاں جاری نہیں ہوتا بلکہ ان میں قانون نمبر ۲ جاری ہوتا ہے۔

قانون نمبر ۷ (متحرک ہمزہ کو جوازاً حرف علت سے بدلنا)

جس جگہ ایک ہمزہ متحرک ہو اور اس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو اور دونوں کی حرکت ایک ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں ہمزہ متحرک ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے جیسے سَأَلَ کے ہمزہ کو الف سے بدلا تو سَالَ ہو گیا رُءُوْسٌ میں ہمزہ کو واؤ سے بدلا تو رُوُوْسٌ ہو گیا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اور التقاء ساکنین ہوا دو واؤ کے درمیان پہلی واؤ مدہ کو گرا دیا رُوْسٌ ہو گیا اور مُسْتَهْزِءِيْنَ میں ہمزہ کو یاء سے بدلا اور یاء کو ساکن کر دیا التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو بھی گرا دیا تو یہ مُسْتَهْزِيْنَ ہو گیا۔

سوال: یَأْخُذُ، یُؤْخَذُ، مِتَّخَذٌ میں یہ قانون جاری ہو گیا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: قانون جاری نہیں ہو گا اس لئے کہ یہاں ہمزہ ساکن ہے اور قانون یہ ہے کہ وہ ہمزہ متحرک ہو۔

سوال: یَسْئَلُ، یُسْئَلُ، مَسْئُوْلٌ میں ہمزہ کو حرفِ علت سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو اور یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے۔

سوال: مِئِیْہ، سُئِلَ، لِئَیْم، مُسْتَہْزِءُوْنَ میں ہمزہ کا ماقبل متحرک ہے یہاں ہمزہ کو کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: قانون میں شرط یہ ہے کہ ہمزہ اور اس کے ماقبل دونوں کی حرکت ایک ہو یہاں حرکتیں مختلف ہیں۔

قانون نمبر ۸ (ہمزہ وصل مفتوح کو الف سے بدلنا)

جو ہمزہ وصل مفتوح ہو اور اس پر ہمزہ استفہام داخل ہو تو ہمزہ وصل مفتوح کو الف سے بدلنا واجب ہے اور التقائے ساکنین باقی رہے گا۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمزہ وصل مفتوح کے شروع میں ہمزہ استفہام آجائے تو اس ہمزہ کو الف سے بدلنا واجب ہو گا لیکن التقائے ساکنین کی وجہ سے الف نہیں گرے گا جیسے ءَالْحَسَنُ اور ءَ ایْمَنُ اللّٰہِ میں دوسرا ہمزہ جو ہمزہ وصل ہے اسے الف سے بدل کر آلْحَسَنُ عِنْدَكَ اور آیْمَنُ اللّٰہِ پڑھیں گے۔

سوال: اِکْتَسَبَ کے ہمزہ کے شروع میں ہمزہ استفہام آجانے سے اَکْتَسَبَ اور مجہول میں اُکْتُسِبَ پڑھا جاتا ہے یہاں دوسرے ہمزہ کو الف سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ ہمزہ وصل مفتوح ہو یہاں ہمزہ وصل مضموم و مکسور ہے لہٰذا ہمزہ استفہام آنے کے بعد ہمزہ وصل گر جائے گا۔

سوال: ءَاَنْذَرْتَھُمْ میں ہمزہ مفتوح سے پہلے ہمزہ استفہام لایا گیا یہاں ہمزہ مفتوح کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: ءَاَنْذَرْتَھُمْ کے شروع میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزہ قطعی یعنی بابِ اِفْعَال کا ہمزہ ہے جبکہ یہ قانون ہمزہ وصل کے بارے میں ہے۔

سوال: جَاءَ الْحَسَنُ اصل میں جَاءَ اَلْحَسَنُ تھا دو ہمزے اکٹھے ہوئے دوسرا ہمزہ وصل مفتوح ہے اسے الف سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: ان میں سے پہلا ہمزہ استفہام کا ہمزہ نہیں ہے لہٰذا ہمزہ وصل کو گرا جَاءَ الْحَسَنُ پڑھتے ہیں۔

قانون نمبر ۹ (ہمزہ منفردہ کو حرف علت سے بدلنا)

اگر ہمزہ منفردہ مکسورہ ہو اور اس سے پہلے ضمہ ہو تو یہ ہمزہ واؤ سے بدل جائے گا اور اگر ہمزہ منفردہ مضمومہ ہو اور اس سے پہلا حرف مکسور ہو تو یہ ہمزہ یاء سے بدل جائے گا یہ قانون جوازی ہے اور صرف امام اخفش کے نزدیک ایسا ہوتا ہے۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں ایک ہمزہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔

(۱) وہ ہمزہ مکسور ہو اور اس سے پہلا حرف مضموم ہو تو اس ہمزہ کو واؤ سے بدلنا اخفش کے نزدیک جائز ہے چاہے وہ ہمزہ اور اس کا ماقبل حرف ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلموں میں۔

مثالیں

(۱) سُئِلَ غُلَامُ اِبْرَاهِيْمَ پہلی مثال میں ہمزہ مکسور ہے اور ماقبل مضموم ایک کلمہ میں ہے لہٰذا اسے سُوِلَ پڑھ سکتے ہیں دوسری مثال میں ہمزہ مکسور اور اس کا ماقبل مضموم الگ الگ کلموں میں ہے یہاں بھی ہمزہ کو واؤ سے بدل کر غُلَامُ وِبْرَاهِيْمَ پڑھنا جائز ہے۔

(۲) اگر ہمزہ مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو چاہے اسی کلمہ میں ہو یا دوسرے کلمہ میں تو ہمزہ کو یاء سے بدلنا جائز ہے جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ کو مُسْتَهْزِيُوْنَ اور بِحَاءٍ خُبءٍ کو بِحَا بِخْبٍ پڑھنا جائز ہے۔

سوال: مَسْؤَلٌ، رُؤُوسٌ اور يُؤْخَذُ میں یہ قانون جاری ہو گیا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: یہاں یہ ہمزہ مکسور نہیں ہے بلکہ مفتوح اور مضموم ہے (جس کا ماقبل مکسور نہیں) اور ساکن ہے لہذا یہ اقانون جاری نہیں ہوگا۔

سوال: سَئِمَ، مُسْتَهْزِءِيْنَ اور يُؤْزِرُ میں یہ قانون جاری کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ اگر ہمزہ مکسور ہو تو اس کا ماقبل حرف مضموم ہونا چاہیے یہاں مفتوح مکسور اور ساکن ہے۔

سوال: أُءِيْبُ میں ہمزہ مکسور اور ماقبل حرف مضموم ہے یہاں ہمزہ کو واؤ سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: قانون یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل ہمزہ نہ ہو یہاں ہمزہ ہے۔

سوال: مِئَرٌ، مُسْتَهْزِءِيْنَ اور مُؤْخَذٌ میں ہمزہ منفردہ ہے پھر یہ قانون جاری کیوں نہیں ہوا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ اگر ہمزہ کا ماقبل مکسور ہو تو ہمزہ مضموم ہونا چاہیے یہاں مفتوح مسکور اور ساکن ہے۔

سوال: لَؤُمَ، رُؤُوسٌ اور يَلْؤُمُ میں ہمزہ مضموم ہے قانون کیوں جاری نہیں ہوا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ اگر ہمزہ مضموم ہو تو ماقبل مکسور ہو اور اگر مسکور ہو تو ماقبل مضموم ہو یہاں ہمزہ مضموم ہے ماقبل مضموم، مفتوح اور ساکن ہے۔

سوال: جَاءِءُ میں ہمزہ مضموم ہے اور اس سے پہلا ہمزہ مکسور ہے دوسرے ہمزہ کو یاء سے اس قانون کے تحت کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: قانون یہ ہے کہ ہمزہ سے پہلے کوئی دوسرا ہمزہ نہ ہو یہاں ہمزہ ہے۔

***

قوانین ابواب مضاعف

قانون نمبر ا (دو ہم جنس حرفوں کا ادغام)

اگر ثلاثی مجرد اور رباعی کے کسی کلمہ کے شروع میں دو ہم جنس حرف اکٹھے ہوں جائیں تو ادغام جائز نہیں ہے اور اگر ثلاثی مزید فیہ کے شروع میں دو ہم جنس حرف اکٹھے ہو جائیں تو مضارع کے علاوہ ادغام جائز ہے مضارع میں اگر ادغام جائز قرار دیا جائے تو ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑتی ہے اسلئے نا جائز ہے۔ اور اگر ہم جنس حروف کلمہ کے شروع میں نہ ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پانچ شرطوں کے ساتھ ادغام واجب ہوگا۔

(۱) دونوں ہم جنس حرف دو ہمزے ایسے کلمہ میں نہ ہوں جو غیر موضوع علی التضعیف ہو جیسے قِرْءٌ یٌ' اصل میں قِرْاْءٌ' تھا۔

(۲) ان دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا حرف ہائے وقف نہ ہو جیسے اُغْزُہْ ھِلَا لًا۔

(۳) مُتَجَانِسَیْن میں سے پہلا حرف ایسا حرف مدہ نہ ہو جو کسی دوسرے حرف سے ابدال جوازی کے ساتھ بدلا ہوا ہو جیسے رِئیًا اور رُیُو ْ یٌ اصل میں رِئیًا اور رُءْو یٌ تھا۔

(۴) متجانسین میں سے پہلا حرف مدہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ قَالُوْ ا وَاللّٰہِ۔

(۵) ادغام کیوجہ سے ایک قیاسی وزن کا دوسرے قیاسی وزن کے ساتھ التباس لازم نہ آئے جیسے قُوْوِلَ اور تُقُوْوِلَ میں اگر ادغام کیا جائے تو قُوِّ لَ اور تُقُوِّلَ کے ساتھ التباس لازم آتا ہے[۱] اگر ہم جنس حرف متحرک ہوں تو نو شرطوں کے ساتھ ادغام واجب ہوگا۔

(۱) ان میں سے پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو جیسے خَبَّبَ رَدَّدَ[۲]

(۲) ان دو حرفوں میں سے کوئی حرف الحاق کیلئے زائد نہ ہو جیسے جَلْبَبَ ، شَمْلَلَ (دوسری باء اور دوسرا لام الحاق کیلئے ہے)۔

---

[۱] قُوْوِلَ باب مفاعلہ کی ماضی مجہول کا باب تفعیل کی ماضی مجہول قُوِّلَ سے اور تُقُوْوِلَ باب تفاعُل کی ماضی مجہول کا باب تفعّل کی ماضی مجہول تُقُوِّلَ سے التباس لازم آتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

[۲] خَبَّبَ میں تین باء ہیں اور دوسرا مدغم فیہ ہے اس طرح رَدَّدَ کا دوسرا دال مدغم فیہ ہے ۱۲ ہزاروی۔

(۳) مُتَجَانِسَین میں سے پہلا حرف تائے اِفتِعَالُ نہ ہو جیسے اِقتَتَلَ

(۴) مُتَجَانِسَین دو واؤ باب اِفعِلَالُ میں نہ ہوں جیسے اِحوَوَی اصل میں اِحوَوَوَ تھا۔

(۵) مُتَجَانِسَین میں تعلیل کا تقاضا نہ ہو جیسے قَوِیَ اصل میں قَوِوَ تھا۔

(۶) ان میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو جیسے اُردُدِ القَومَ۔

(۷) متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں جیسے مَکَّنَنِی۔

(۸) متجانسین دو یاء نہ ہوں جیسے حَیِیَ، رُمَّیَانِ۔

(۹) متجانسین اسم میں ان پانچ وزنوں میں سے نہ ہوں فَعَلٌ، فِعَلٌ، فُعُلٌ، فِعِلٌ، فَعِلٌ۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر دو ہم جنس حرف اکٹھے ہو جائیں تو وہاں ادغام کی کیا صورت ہو گی اس سلسلے میں درج ذیل تفصیل پیش نظر رکھنا ہو گی۔

اگر دو ہم جنس حرف ثلاثی مجرد یا رباعی مطلقاً کے شروع میں جمع ہو جائیں تو ادغام نہیں ہو گا جیسے دَدَنٌ (ثلاثی مجرد) ضَضَرَبَ (رباعی مجرد) تَتَدَحرَجَ (رباعی مزید فیہ)۔

(۲) اگر دو ہم جنس حرف ثلاثی مزید فیہ کے شروع میں مطلقاً واقع ہوں یعنی ہمزہ وصل کی ضرورت ہو یا نہ ہو تو ادغام جائز ہے جیسے تَتَصَرَّفَ اور تَتَصَارَفَ تاء کو صاد سے بدل کر ادغام کیا تَصَّرَّفَ تاء کو صاد سے بدل کر ادغام کیا تَصَّرَّفَ اور تَصَّارَفَ ہو گیا۔

نوٹ

یہ اس ثلاثی مزید فیہ کی مثال ہے جس میں ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں ہے دوسری مثال جس میں ہمزہ وصل کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تَصَرَّفَ، تَصَارَفَ یہاں تاء کو صاد سے بدل کر ادغام کیا اور چونکہ ساکن سے ابتداء محال ہے اس لئے شروع میں ہمزہ وصل لائے تو اِصَّرَّفَ اور اِصَّارَفَ ہو گیا۔

(۳) ثلاثی مزید فیہ کے مضارع کے شروع میں اگر ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں تو وہاں ادغام جائز نہیں ہو گا کیونکہ ادغام کی صورت میں شروع میں ہمزہ وصل کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ مضارع میں نہیں آتا لہٰذا تَتَصَرَّفُ اور تَتَصَارَفُ میں ادغام نہ ہو گا۔

(۴) اگر دو ہم جنس حرف کلمہ کے شروع میں نہ ہوں بلکہ درمیان میں یا آخر میں ہوں اور ان میں سے پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پانچ شرائط کے ساتھ ادغام واجب ہوگا جیسے مَدَّ (مصدر) اصل میں مَدَدَ تھا اس میں دو دال جمع ہوگئیں پہلا دال ساکن اور یہ دونوں کلمہ کے شروع میں بھی لہٰذا دال کا دال میں ادغام کیا مَدَّ ہوگیا۔

شرائط

(الف)

دو ہم جنس حرف غیر موضوع التضعیف کلمہ میں دو ہمزے نہ ہوں جیسے قِـرَءٍ یٌ اصل میں قِـرْءٍ ءٌ تھا یہاں قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ دو ہمزے ایسے کلمہ میں نہیں ہیں جو موضوع علی التضعیف ہو۔

نوٹ

(۱) موضوع علی التضعیف کا مطلب یہ ہے کہ ادغام کبھی جدا نہ ہو سکے جیسے سَئَّلَ۔

(۲) اگر دو ہمزے دو کلموں میں اس طرح آئیں کہ وہ اکٹھے ہوں تو ادغام جائز ہوگا جیسے لَمْ یَقْرَءْ اَبُوْکَ اسی طرح اگر کلمہ موضوع علی التضعیف ہو تو بھی قانون جاری ہوگا جیسے باب تَفْعِیْل میں دو ہمزے جمع ہو جائیں جیسے سَئَّلَ۔

(ب)

ادغام کیلئے دوسری شرط یہ ہے کہ پہلے کلمہ کے آخر میں ہائے وقف نہ ہو جیسے اُغْـزُہْ ھِلَالًا یہاں دو ھاء اکٹھی ہیں لیکن چونکہ پہلی ھاء ہائے وقف ہے اس لئے ادغام نہیں ہوگا۔ اور اگر پہلی ھاء ھائے وقف نہ ہو تو ادغام جائز ہوگا جیسے اِجْبَہْ ھَارِبْ (اے بھاگنے والے اچانک آجا) اِجْبَہْ، جَبَہَ، یَجْبَہُ سے امر کا صیغہ ہے لہٰذا یہ "ہا" لام کلمہ ہے ہائے وقف نہیں ہے۔

نوٹ

یہاں ھاء وقف سے مراد وہ ھاء ہے جو امر حاضر کے صیغہ واحد مذکر حاضر کے آخر میں وقف کیلئے اس صورت میں زیادہ کی جاتی ہے کہ امر بناتے وقت آخر سے حرف علت کو گرایا گیا ہو۔

(ج)

متجانسین میں سے پہلا حرف مدہ کسی دوسرے حرف سے ابدال جوازی کے ساتھ بدلا ہوا نہ ہو جیسے رِئیا اور یُوْوِی اصل میں رِئْیا اور یُئْوِی تھا چونکہ یہاں پہلی یاء اور پہلا واؤ مدہ بھی ہیں اور ہمزہ کے ساتھ ابدال جوازی کے ساتھ بدل کر بھی آئے ہیں لہٰذا ادغام نہیں ہوگا۔

نوٹ

(۱) اگر متجانسین میں سے پہلا حرف مدہ نہ ہو تو قانون جاری ہوگا یعنی ادغام جائز ہوگیا جیسے اُوْ وَزْنُوْ هُمْ میں پہلا واؤ مدہ نہیں ہے لہٰذا اَوْ زَنُوْ هُمْ پڑھنا جائز ہے۔

(۲) اگر پہلا حرف مدہ ہو لیکن کسی دوسرے حرف سے بدل کر نہ آیا ہو تو ادغام جائز ہوگا جیسے مَدْ عُوْ وٌ میں پہلا واؤ مدہ لیکن کسی حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے لہٰذا ادغام کر کے مَدْ عُوٌّ پڑھتے ہیں۔

(۳) اگر پہلا حرف بدلا ہوا ہو لیکن ابدال وجوبی ہو تو قانون جارہ ہوگا جیسے اُوِّنَ اصل میں أءْ وِنَ تھا ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے اُوْ وِنَ ہوگیا ادغام کیا تو اُوِّنَ ہوگیا۔

(د) متجانسین میں سے پہلا حرف مدہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ اور قَالُوْا وَاللّٰهِ میں پہلا یاء اور واؤ مدہ بھی ہیں اور کلمہ کے آخر میں بھی لہٰذا یہاں قانون جاری نہیں ہوگا۔

نوٹ

اگر متجانسین میں سے پہلا حرف کلمہ کے آخر میں ہو لیکن مدہ نہ ہو یا مدہ تو ہو لیکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو ان صورتوں میں قانون جاری ہوگا جیسے اَوْ زَنُوْ هُمْ، مَدْ عُوٌّ پہلی مثال میں واؤ مدہ نہیں اور دوسری مثال میں پہلا واؤ مدہ تو ہے لیکن کلمہ کے آخر میں نہیں۔

(ہ) پانچویں شرط یہ ہے کہ ادغام کی وجہ سے ایک قیاسی وزن کا دوسرے قیاسی وزن کے ساتھ التباس لازم نہ آئے جیسے قُوْوِلَ اور تُقُوْوِلَ میں ادغام کیا جائے تو قُوِّلَ اور تُقُوِّلَ کے ساتھ التباس لازم آتے ہے۔

نوٹ

قُوْوِلَ اور تَقُوْوِلَ بابِ مُفَاعَلَة اور تَفَاعُلُ سے ہیں جبکہ قُوِّلَ اور تَقُوِّلَ بابِ تَفْعِیْل اور تَفَعُّلُ سے ہیں۔ اگر متجانسین دونوں متحرک ہوں تو نو شرطوں کے ساتھ ادغام واجب ہوگا۔

(الف) متجانسین میں سے پہلا مدغم فیہ نہ ہو جیسے خَبَبَ اور رَدَدَ

(ب) متجانسین میں سے کوئی حرف الحاق کیلئے زائد نہ ہو جیسے جَلْبَبَ ، دَخْرَجَ سے ملحق ہے اگر یہاں باء کا باء میں ادغام کیا جائے تو الحاقی صورت باقی نہیں رہے گے۔

(ج) متجانسین میں سے پہلا حرف تاء افتعال نہ ہو جیسے اِقْتَتَلَ۔

نوٹ

یہاں ادغام کرنا واجب نہیں بلکہ جائز ہے یعنی ادغام اور اظہار دونوں صورتوں میں پڑھ سکتے ہیں۔

(د) متجانسین بابِ اِفْعِلَالُ میں دو واؤ نہ ہوں جیسے اِجْوَوٰی جو اصل میں اِجْوَوَیَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح، الف سے بدلا اِجْوَوٰی ہوگیا یہاں بھی ادغام جائز ہے واجب نہیں۔

(ہ) متجانسین میں تعلیل کا تقاضا نہ پایا جاتا ہو جیسے قَوِیَ اصل میں قَوِوَ تھا یہاں تعلیل کا تقاضا ہے کہ دوسری واؤ کو ماقبل کے کسرہ کیوجہ سے یاء سے بدل دیا جائے۔

(و) متجانسین میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو جیسے اُرْدُدِ الْقَوْمَ یہاں اصل میں اُرْدُدْ تھا دوسرا دال ساکن ہے۔

نوٹ

یہ شرط اہلِ حجاز کے نزدیک ہے بنو تمیم کے نزدیک ادغام واجب ہے۔

(ز) متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں جیسے مَكَّنَنِیْ یہاں دوسرا نون وقایہ ہے پہلے کلمہ کا حصہ نہیں ہے۔

نوٹ

اگر دو ہم جنس حرف دو کلموں میں ہوں لیکن دو ہمزے نہ ہوں کیونکہ اگر دو ہمزے ہوں تو ادغام نہیں کریں گے جیسے قَرَءَ ا یَۃً پھر دیکھیں گے اگر دونوں حرفوں میں سے پہلا حرف متحرک یا لین ہو تو ادغام جائز ہوگا ورنہ ممنوع۔

متحرک کی مثال ثَوْبُ بَکْرٍ

لین کی مثال اُوْ وَزَنُوْ ھُمْ[1]

(ح) وہ دونوں ہم جنس حرف دو "یاء" نہ ہوں اگر دو یاء ہوں تو دیکھا جائے گا کہ دوسری یاء کی حرکت تاء تانیث الف نون زائدتان یا کسی ناصب جازم کی وجہ سے تو ادغام ممنوع ہو گیا جیسے رُمَیَّیَانِ ورنہ ادغام جائز ہو جیسے حَيَّ۔

(ط) متجانسین درج ذیل پانچ اوزان والے اسماء میں سے کسی اسم میں نہ ہوں جیسے فَعَلٌ (سَبَبٌ) فِعِلٌ (رِدِدٌ) فُعُلٌ (سُرُرٌ) فِعَلٌ (عِلَلٌ) فُعَلٌ (دُرَدٌ)[2]

نوٹ

اگر دونوں ہم جنس حرف متحرک ہوں تو ادغام کرتے وقت دیکھیں گے اگر ان میں سے پہلا حرف متحرک یا لین زائدہ ہو تو پہلے ہم جنس حرف کی حرکت حذف کر دیں گے ورنہ حرکت کو اس پہلے حرف کی طرف نقل کریں گے البتہ متحرک حرف کی طرف حرکت کو بہت کم نقل کیا جاتا ہے۔

قانون نمبر ۲ (مدغم حرف کو یاء سے بدلنا)

جو اسم اِفِعَّالٌ کے وزن پر ہو لیکن مصدر نہ ہو تو اس کے مشدد حرفوں میں سے پہلے حرف کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے دِنَّارٌ اور شِرَّازٌ میں پہلے نون اور راء کو یاء سے بدل کر دِینَارٌ اور شِیرَازٌ پڑھنا واجب ہے۔

---

[1] یہ مثال لیکن کی بھی اور کلمہ کے آخر میں غیر مدہ کی بھی ہے لہٰذا ادغام جائز ہے ۱۲ ہزاروی۔

[2] ادغام کی صورت میں سَبٌّ، رِدٌّ، سُرٌّ، عِلٌّ اور دُرٌّ سے التباس لازم آتا جو دوسرے معانی پر دلالت کرتے ہیں اس لئے ادغام نہیں کرتے ۱۲ ہزاروی۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اسم 'فِعّالٌ' کے وزن پر ہو تو مشدد حرفوں میں سے پہلے حرف کو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے 'دِنَّارٌ' میں دو نون ہیں پہلے نون کو یاء سے بدل دیا اور 'شِرَّازٌ' میں ایک جنس کے دو حرف یعنی دو راء میں سے پہلے راء کو یاء سے بدل کر 'دِیْنَارٌ' اور 'شِیْرَازٌ' پڑھنا ضروری ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اسم مصدر نہ ہو۔

سوال: کِذّابٌ 'فِعّالٌ' کے وزن پر ہے ایک جنس کے دو حرف یعنی ذال جمع ہیں یہاں قانون کیوں جاری نہیں ہوتا؟

جواب: کِذّابٌ مصدر ہے اور مصدر میں یہ قانون جاری نہیں ہوتا۔

سوال: غُفّارٌ میں پہلے فاء کو حرف علت سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: غُفّارٌ 'فُعّالٌ' کے وزن پر ہے جبکہ قانون 'فِعّالٌ' کے وزن سے متعلق ہے۔

قانون نمبر ۳ (دو ہم جنس حرف پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ادغام کرنا)

اگر کسی کلمہ میں دو ہم جنس حرف اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا حرف متحرک اور دوسرا سکون لازمی کے ساتھ ساکن ہو تو ادغام ممنوع ہے اور اگر سکون عارضی کے ساتھ ساکن ہو تو ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں۔ اگر دوسرا حرف وقف کی وجہ سے ساکن ہو تو وہاں ادغام کرنا زیادہ مشہور ہے اور حذف کرنے پر بہت کم عمل ہوتا ہے۔ فعل تَعَجُّبْ میں بالاتفاق ادغام ممنوع ہے۔

وضاحت

یہ قانون چند صورتوں پر مشتمل ہے۔
اگر کسی کلمہ میں دو ہم جنس حرف اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو اس کی تین صورتیں ہوں گی۔

(الف)

دوسرے حرف کا سکون لازمی ہو تو ادغام ممنوع ہو گیا جیسے مَدَدْنَ اور مَدَدْتُ

میں ادغام نہیں کرتے البتہ بنو بکر بن وائل کی بعض شاذ لغات میں ادغام کرتے ہیں اس کی ایک صورت یہ ہے کہ پہلے حرف کو ساکن کر کے ادغام کرنے کے بعد فتحہ دے دیتے ہیں جیسے مَدَّنَ بعض حضرات دوسرے دال کے بعد الف کا اضافہ کر کے مَــدّان پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ الف کے بجائے نون کا اضافہ کر کے مَدَّنَ پڑھتے ہیں۔

(ب)

اگر دوسرے حرف کا سکون عارضی ہو تو ادغام اور اظہار دونوں طرح جائز ہے جیسے لَمْ یَمْدُدْ میں دوسرے کا سکون عارضی ہے کیونکہ یہ لَمْ جازمہ کیوجہ سے پیدا ہوا ہے اگر اظہار کے طور پر پڑھیں تو لَمْ یَمْدُدْ پڑھیں گے اور اگر ادغام کریں تو دوسرے حرف کو فتحہ اور کسرہ بھی دے سکتے ہیں اور عین کلمہ کی اتباع میں ضمہ بھی دے سکتے ہیں اس طرح اسے لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَعُدِّ، لَمْ یَمُدُّ پڑھیں گے اس طرح امر میں بھی مُدَّ، مُدُّ، اُمْدُدْ پڑھ سکتے ہیں۔

(ج)

اگر دوسرا حرف وقف کیوجہ سے ساکن ہو تو اس صورت میں اُدغام زیادہ مشہور ہے مثلاً یفِرّْ اور بعض اوقات ایک حرف کو حذف کر دیتے ہیں جیسے یفِرْ۔

❁ ❁ ❁